خدا کی کتاب
پال ارنسٹ

مُصنّف

پال ارنسٹ

•

مؤلّف

عیمانوئیل عاصی

ناشر کیٹیکیٹیکل سنٹر کراچی پاکستان

مطبع :- احباب پرنٹرز ۳ ۲/۶۴۳-لیاقت آباد کراچی نمبر ۱۹

کتابت :- منور قریشی

تعداد :- ایک ہزار

باراوّل :- اپریل ۱۹۸۵ء

ہدیہ :- ۱۸ روپے

مقامِ اشاعت

کیٹیکٹیکل سنٹر

۱۰۴- موہن ٹیرس - پارا سٹریٹ صدر

کراچی نمبر ۳

فہرست

YOUTH ON MISSION
ΙΧΘΥΣ
ΙΧΘΥΣ
Ichthus Youth Fellowship
Ιησους Χριστος Θεος Υιος Σωτηρ
Jesus Christ, God's Son, Savior
+923081689203.

مُصنّف کے قلم سے

علم البائبل پر اصلیتِ بائبلِ مقدس
کے عنوان سے کیتھولک نقیب اور ماہنامہ اُخوّت میں مضامین شائع
ہوتے رہے ہیں۔ کیتھولک نقیب میں چھ باب اور اُخوّت میں سات باب
شائع ہوئے ہیں۔ اس سے کُل بارہ ۱۲ باب ہیں۔ چونکہ چار بابوں کے سوا
باقی سب باب بڑے بڑے ہیں۔ اس لئے ان کو ایک کتاب کی صورت
میں طبع کرنے سے ضخیم کتاب ہو جاتی اس لئے ان بارہ ۱۲ بابوں کو تین ۳
کتابوں میں بنا دیا گیا ہے۔ پہلی کتاب کا نام "خُدا کی کتاب" ہے اور اس
میں چار ۴ باب ہیں۔ دوسری کتاب کا نام "خدا کا قلم" ہے یہ تین ۳ بابوں پر مشتمل
ہے اور یہ بائبل مقدس کے الہام کے بارے میں ہے۔ اور تیسری کتاب کا
نام "ابدی کلام" ہے۔ اس میں پانچ ۵ باب پائے جاتے ہیں اور یہ اس بارے
میں ہے کہ بائبل دائماً قائم ہے۔

"خُدا کی کتاب" چار ابواب پر مشتمل ہے۔
پہلے باب کا عنوان بائبل مقدس ہے اور اس میں بائبل مقدس کے بارے
میں متعدد اہم اور ضروری باتوں کو بیان کیا گیا ہے۔ اور اس کتاب میں اس
باب کے شامل کرنے کی غرض یہ ہے کہ جو مقررین بائبل مقدس پر
تقریر کرنا چاہیں اُن کے پاس ضروری باتوں کا مواد موجود ہو۔ یہ باب اُن
کی معاونت کے لئے ہے۔ اور اس میں کوزے میں دریا بند کر دیا گیا
ہے۔ اس میں لفظ بائبل کے معنیٰ۔ بائبل کا خُدا کی کتاب ہونا۔ اس میں
خُدا کے دئے ہُوئے مذہب کا ہونا۔ مذہب کے معنی اور اس کی غرض
بیان کی گئی ہے۔ نیز اس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ بائبل کے دو بڑے
حصے ہیں جن میں دو عہد پائے جاتے ہیں۔ اُن عہدوں کا بیان کیا گیا ہے
کہ وہ عہد کیا ہیں۔ اور ان دو بڑے حصوں کو عہد نامے کیوں کہتے ہیں۔
بائبل کے خُدا کا کلام ہونے کے چار ثبوت دیئے گئے ہیں۔ اس امر
کی بھی وضاحت کی گئی ہے کہ اسے کیوں پڑھنا چاہیئے۔ بائبل کی تعلیم
کے اعلیٰ پایہ کی ہونے کے چند نمونے اور بائبل مقدس کا مطالعہ کرنے
کے طور طریقے بیان کئے گئے ہیں۔

دوسرے باب کا عنوان بائبل مقدس
کی کتابیں ہے۔ اس میں بیان کیا گیا ہے کہ بائبل میں کون کون سی کتابیں
شامل ہیں اور ان کے بائبل میں رکھے جانے کی مختلف ترتیبوں کا مفصل
بیان کیا گیا ہے۔ تیسرے باب کا عنوان بائبل کا قانون یا بائبل کی مستند
کتابیں ہے۔ اس میں پرانے عہد نامے اور نئے عہد نامے کی کتابوں کے
الہامی تسلیم کئے جانے کی مفصل کیفیت اور تاریخ مندرج ہے پرانے

عہد نامے اور نئے عہد نامے کے دو دو قانون ہیں۔ پہلا قانون اور دوسرا قانون اس میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ پُرانے عہد نامے کا پہلا قانون کیا ہے اس میں کون کونسی کتابیں شامل ہیں۔ اور اسے کون کون مانتے ہیں! اس کا دوسرا قانون کیا ہے اس میں کون کون سی کتابیں شامل ہیں اور اُسے کون کون مانتے ہیں۔ پہلے قانون کو پہلا اور دوسرے قانون کو دوسرا کیوں کہتے ہیں۔ نئے عہد نامے کے دونوں قانونوں کے بارے میں بیان کیا گیا ہے کہ ان میں کون کون سی کتابیں شامل ہیں اور یہ بھی کہ نئے عہد نامے کے دونوں قانونوں کو سب مسیحی کلیسیائیں مانتی ہیں۔ اس باب میں بائیبل کی کتابوں کے الہامی تسلیم کئے جانے کا مفصّل بیان پایا جاتا ہے۔

چوتھے باب کا عنوان بائیبل مقدس کی حقیقت ہے۔ اس باب میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ بائیبل کیا ہے اور کیسی کتاب ہے۔ اس میں کتاب مقدس کے خُدا کا کلام ہونے کے درجنوں ثبوت پیش کئے گئے ہیں۔ اور بائیبل مقدس کے مقاصد اُسکی خوبیاں اور اس کے بارے میں کتابی معجزے پیش کئے گئے ہیں۔

اس کتاب کے تصنیف کرنے کی غرض یہ ہے کہ مسیحیوں اور غیر مسیحیوں اور خصوصاً سیمنریوں کے طلاب کو معلوم ہو جائے کہ بائیبل کیا ہے۔ اس میں کیا ہے۔ اس کو کیوں تسلیم کیا جاتا ہے اور اس کے مقاصد و اغراض اور اس کی خوبیاں کیا ہیں۔ اس نے دُنیا پر کیا اثر کیا ہے۔ اور دنیا کی کیسی کایا پلٹ دی ہے۔ خُدا میری اس کتاب کے سب پڑھنے والوں کو بائیبل مقدس کے پڑھنے، اُسے ماننے اور اُس پر عمل کرنے کی توفیق بخشے تاکہ کتابِ مقدس

کے بنی نوعِ انسان کو عطا کئے جانے کی غرض و غایت پوری ہو یعنی یہ کہ اس کے سبب ماننے والوں کو ابدی نجات حاصل ہو۔ آمین

پال ارنسٹ
نائیٹ آف سینٹ سلولیسٹر
خوشپور ضلع فیصل آباد

پیش لفظ

سرسری نظر ڈالے تو کوئی آدمی اِس سادہ شخصیت کو عالم تو کیا معمولی پڑھا لکھا ہُوا آدمی بھی نہیں مانے گا۔ سادہ شلوار قمیض، متین چہرے اور حیرت انگیز فروتنی سے لدی ہوئی یہ ہلکی پھلکی شخصیت دراصل علم و ادب کی دُنیا میں ایک نظامِ شمسی ہے جس کے اِرد گرد نہ صرف بے شمار کُتب اور علم پارے محوِ حرکت رہتے ہیں بلکہ اِس وجود کی روشنی اور اُس کا عکس ایک عالم کو تاباں کئے ہوئے ہے۔

ضعیف العمری کے باوجود علامہ پال ارنسٹ سفر کی صعوبتیں برداشت کرتے نہیں تھکتے۔ گذشتہ کئی سالوں سے اِن کی آواز اور قلم، جرائد، جلسوں، میلوں اور بڑے بڑے تہواروں پر کراچی سے پشاور تک مسیحی عوام کو غذائے دانشمندی بہم پہنچا رہے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ اِن کی تحریر و تقریر میں ہر قسم کے وٹامن اور پروٹین شامل ہوتے ہیں۔ علم اِن کی

وساطت سے میسّر آئے تو یقیناً مکمل غذا ہے۔

کئی وجوہات کی بنا پر علامہ کو پاکستانی مسیحی ادباء میں منفرد اور ممتاز مقام حاصل ہے۔ یہ واحد دانشمند ہیں جو کسی بیساکھی کے بغیر اتنا طویل زینہ اپنے پیچھے چھوڑ آئے ہیں۔ آج اگر یہ اِس بلند مقام پر پہنچے ہیں تو صرف اپنی ذاتی جدوجہد اور جانفشانی کے بل بوتے پر پہنچے ہیں۔ ہمیشہ اپنی صلاحیتوں پر بھروسہ کیا اور چپ چاپ تاریک راہوں پر روشنی کے چراغ جلاتے رہے ہیں۔ آج اگر پیچھے نظر دوڑائیں تو ایک چراغاں نظر آئے گا ایک جگمگاتا ہُوا کارواں دکھائی دیگا۔ علم و نور کی دنیا خلق کرنے والی اِس ہستی نے کبھی کسی سے کچھ بھی طلب نہیں کیا۔ کسی کی حوصلہ افزائی کی توقع کئے بغیر یہ آدمی محوِ سفر رہا ہے۔ کسی کا تعاون شاملِ حال نہیں تھا۔ بس یہ ستارہ خود بخود آہستہ آہستہ علم کی دنیا کے اُفق پر اُبھرا اور روشنی بکھیرتا ہُوا ایک کہکشاں بن گیا ہے۔

عشقِ مطالعہ کا یہ عالم ہے کہ جو بھی کتاب ان کی قید میں آئی اُسے بعد از مطالعہ ہی رہائی نصیب ہُوئی۔ کتاب کو دیکھ کر گویا وجد میں آجاتے ہیں اور جب تک پڑھ نہ ڈالیں دم نہیں لیتے۔ موسم خوراک اور وقت کبھی اِن کی راہ کا پتھر نہیں بنا۔ جاڑے کی طویل راتوں میں اگر بجلی بند ہو جائے تو موم بتی جلا لیتے ہیں اور بڑے انہماک سے حرف شناسی کرتے رہتے ہیں۔ سبحان اللہ پُورے کا پُورا انسائیکلو پیڈیا پڑھ لینا علامہ پال ہی کا کام ہے۔ اِتنی بزرگی کے باوجود صبح سویرے اُٹھتے ہی معرکۂ تحریر و خواند میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اپنی کسی کتاب کی اشاعت پر داد وصول کرنے یا توصیفی کلمات کے انتظار کی بجائے آئندہ کتاب کی

اشاعت میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ متعدد سالوں سے علاّمہ پاؔل واحد ادیب ہیں جن کی نگارشات ہر سال ہر ماہ اور بعض اوقات ہر ہفتے شائع ہوتی ہیں۔ کئی بار اُنھوں نے طویل عرصے تک مختلف رسالوں میں سلسلہ وار مضامین بھی لکھتے ہیں۔ کیتھولک نقیب اور کئی دیگر جرائد اِن کے دم سے آباد رہے ہے۔ یہ وہ مسیحی عالم ہیں جن کی نگارشات کا عوام کو انتظار رہتا ہے۔ یعقوب کے کنوئیں کی طرح یہ چاہِ علم بھی کئی سالوں سے ٹھنڈا اور میٹھا پانی فراہم کر رہا ہے۔

قدرت نے اِنہیں دانائی دیتے وقت غالباً سلیمان بادشاہ سے مشورہ کیا تھا یہ ہماری صدی کے سلیمان ہی نہیں بلکہ اِس نگارستان میں یوسف کی دانش مندی اور دانی ایل کی بردباری بھی آشکارا ہے۔ بائبل کے اسرار و رموز کو یہ عام آدمی کے سامنے اِس طرح صاف و شفاف بیان کر دیتے ہیں جیسے کوئی سنگترہ چھیل کر دے رہے ہوں۔ بڑے سے بڑا معترض اِن کے رُوبرو بے بال و پر ہو جاتا ہے۔ سلیقۂ سوال و جواب میں علامہ اپنا ثانی نہیں رکھتے بات بات پہ مزاح پیدا کرنا اور تلخ حقائق کو طربیہ رنگ دینا اِن کے نزدیک ایک فطری امر ہے۔ یہ اِس لحاظ سے بھی یکسر مختلف ہیں کہ گفتگو کے دوران ذہانت تو اِن کے لفظ لفظ سے عیاں ہوتی ہی ہے لیکن اِس سے جنم لینے والا مذاح مقناطیس کی طرح سامعین کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ اِن کا دشمن بھی چند مکالموں کے بعد دوستی کا پرچم لہرانے لگتا ہے۔

علاّمہ اقبالؔ شاعرِ مشرق نے چند ایسے اشعار بھی خلق کر ڈالے جن کی مثال پوری دُنیا کے ادب میں نہیں ملتی مثلاً

اُن کا ایک شعر یہ ہے ؎

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

علاّمہ پاؔل کے بارے میں چند سطور لکھتے وقت یہ شعر بار بار میرے ذہن میں آیا ہے اور مَیں سوچتا ہوں کہ اگر یہ دیدہ ور پاکستان میں پیدا نہ ہوتا تو ہم اہلِ چمن کو کیا مُنہ دکھاتے؟ قدرت نے علاّمہ پاؔل کی صورت میں ہماری جو پذیرائی کی ہے اُس کے لئے ہم صدیوں سر بسجود رہیں گے۔

فادر پرویز عمانوئیل
کرائسٹ دی کنگ سیمنری۔ کراچی

مؤلف کی بات

مُقدسہ مریم کی عقیدت میں علامہ پال ارنسٹ
"کی کنواری سے پیدائش" اور "پُر فضل کنواری" جیسی دو عظیم اور عالمانہ کتابوں کی تالیف کے بعد میں اُنہی کے مسودات کے ایک اور وسیع اور ضخیم حصّہ کو ہاتھ لگانے کی جسارت کر رہا ہوں یہ مسوّدات بائبل کے متعلق ہیں اور اِس میں تین کتابیں شامل ہیں ۔

علامہ پال ارنسٹ کی دو کتابیں تالیف کرنے کے بعد بھی میرے وہی جذبات ہیں کہ اِتنے بڑے جیّد معتبر و مستند عالم و مفکّر کی کتابیں تالیف کرنا اتنا آسان نہیں جتنا بظاہر دکھائی دیتا ہے ۔ آپ اسے مبالغہ آرائی سمجھیں یا میرا احساسِ کمتری !!! میں کہنا یہ چاہتا ہوں کہ علاّمہ پال ارنسٹ علم الٰہیات کے سمندر ہیں ۔ وسیع و عمیق و بے کراں ـــــ اُنہیں پیرایہ بندی میں بند کرنا بحرِ بیکراں کے ساحل

بنانا ہے ـــــ اُن کا نہ ربط ٹوٹتا ہے نہ خیالات کا سلسلہ ہی بکھرتا ہے ۔ اُن کی تحریر میں انتہا درجہ کی ادبی وحدت اور خیالات کی یگانگت ہے ـــــ لیکن پھر بھی میں نے قارئین کی سہولت کیلئے کتاب کی تزئین اور تحریر کو جاذبِ نظر بنانے کے لئے پیرایہ بندی کی ہے اور ہر دوسرے یا تیسرے صفحہ پہ موضوع دیا ہے ۔ ڈر صرف یہ ہے کہ یہ ادبی احسان کی بجائے ناانصافی تصور نہ کی جائے ۔ اور علامہ پال ارنسٹ صاحب کہہ دیں ع

مجھ پہ جو احسان نہ کرتے تو یہ احساں ہوتا

اپنے مشاہیر ، مفکرین ، علما کی عزت کرنے والی قوموں کو تاریخ عزت سے یاد کرتی ہے ۔ علاّمہ پال ارنسٹ کے جیتے جی مسیحی قوم اُن پر جتنا بھی فخر کرے کم ہوگا اور اِنہیں جتنی بھی عقیدت دکھائے ادھوری ہوگی ۔ علامہ پال ارنسٹ بیسویں صدی میں خُدا کی طرف سے ہمارے لئے انمول "فضل" ہیں وہ پاکستان کی کلیسیا کی تاریخ کے تاج میں الٰہی رحمتوں کا مجموعہ اور نایاب گوہر ہیں ۔

پاکستان میں علامہ پال ارنسٹ کے پایہ اور معیار علم الٰہیات علم بائبل اور مسیحی تعلیمات کا کوئی ایسا عالم اور مفکر ابھی تک پیدا نہیں ہُوا جس نے یہ مقام خُداداد بخششوں اور اپنی محنت سے پایا ہو جس نے کسی سیمنری ادارہ و تنظیم کی حوصلہ افزائی اور مالی سرپرستی و معاونت کے بغیر ۔ جس نے بیرون ملک گئے بغیر ۔ وظیفہ کی کثیر رقوم کو خرچے بغیر ۔ عالمی شہرت یافتہ اساتذہ کی قیادت کے بغیر ۔ عُلما میں اِتنا بلند مقام و معیار پایا ہو ۔ وہ خالصتًا مومنین میں سے ہیں اور اپنی نوعیت کے واحد مقامی ثقافت میں رنگے ہوئے عالم و مفکّر ہیں ۔

میں نہ جذبات میں بہکا ہوا باتیں کر رہا ہوں
اور نہ طرفداری کی گرفت میں ہوں میں بخوبی سمجھتا پرکھتا اور جانتا ہوں کہ کیا کہہ رہا ہوں۔ میں تو صرف زبانِ خلق کو الفاظ دے رہا ہوں اور نقارۂ خدا کی ترجمانی کر رہا ہوں آج تک پاکستان کے کاتھولک اور پراٹسٹنٹ کلیسیائی حلقوں میں کوئی مؤمن اپنی مدد آپ کے تحت اِس درجہ تک نہیں پہنچا جہاں علامہ پال ارنسٹ پہنچ چکے ہیں میں جانتا ہوں کیا کہہ رہا ہوں۔ اُن میں خدا کی حکمت ہے یونیورسٹی کا لیبل یا ڈاکٹریٹ کا لبادہ نہیں۔ پندرہ بیس زبانوں کے ماہر۔ درجنوں کتابوں کے مصنف سینکڑوں (شاید ہزاروں) مضامین کے لکھاری۔ بے شمار اعزازات سے مزین ۔ پھر بھی "مٹی کے برتنوں میں خزانہ" (۲۔ قرنتیوں ۴:۷) حد درجہ کی سادگی اور چہرے سے کمال کی روحانیت اور گفتگو میں علم ہی علم۔ قہقہے ہی قہقہے۔ پھول گرتے ہیں جب مُنہ کھولتے ہیں اور حکمت بکھرتی ہے جب قلم جُنبش کرتا ہے۔

بائیبل مُقدس سے متعلق "خدا کی کتاب"۔ "خدا کی زبان"۔ اور "ابدی کلام" تین کتابیں علامہ پال ارنسٹ کے علم کا خزانہ اور ایمان کا مظہر ہیں۔ میری اِس محنت کا اِس سے بڑا اجر وعوضانہ اور کیا ہوسکتا ہے کہ اِن کتابوں کی تالیف کے بہانے مجھے علامہ پال ارنسٹ کی رفاقت نصیب ہوئی۔ مندرجہ بالا میری باتیں کہاں تک حقیقی اور سچی ہیں آپ تینوں کتابیں پڑھ کر فیصلہ دینا۔۔۔۔۔

فادر عیمانوئیل عاصی
کرائسٹ دی کنگ سیمنری کراچی۔

بابِ اوّل

بائیبل مُقدّس

بائیبل مُقدّس کیا ہے؟

لفظِ بائیبل ایک یونانی لفظ کی انگریزی صورت ہے۔ یونانی میں یہ لفظِ ببلاس (βιβλος) ہے اور ببلاس کا معنیٰ کتاب ہے۔ مُقدّس عربی لفظ ہے اور اِس کا معنیٰ پاک ہے۔ پس بائیبل مُقدّس کا معنیٰ پاک کتاب ہے اور اِسکو پاک اس لئے کہتے ہیں کیونکہ یہ خُدا کی کتاب ہے۔ یہ خُدا کا کلام ہے۔
بائیبل مُقدّس ہمارے آسمانی باپ کی چٹھی ہے جو اُس نے ہمارے پاس بھیجی ہوئی ہے۔ اُس نے یہ ہماری ہدایت اور راہنمائی کے لئے بھیجی ہوئی ہے۔ یہ کتاب عام کتابوں جیسی نہیں ہے اور نہ یہ عام کتابوں میں سے ہے۔ یہ ایک خاص کتاب ہے۔

زمین پر انسانوں میں بہت سی غلط جھوٹی اور بُری تعلیمیں پائی جاتی ہیں
اس لئے خُدا نے انسانوں کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے یہ کتاب بخشی
کہ انسان جھوٹی اور بُری تعلیموں سے چھٹکارا پاکر سچی اور نجات بخش
باتوں کو مانیں۔ کفر کی تعلیموں کو چھوڑ کر ایمان کی تعلیموں کو مانیں۔ بداخلاقی
کی تعلیموں اور بداخلاقی کے کاموں کو چھوڑ کر نیکی کی تعلیموں کو جانیں اور
مانیں اور نیکی کے کاموں پر عمل کریں۔

آسمانی باپ نے اپنے بچوں کے پاس
یہ چھٹی اس لئے بھیجی ہُوئی ہے تاکہ وہ اسے پڑھتے اور مانتے رہیں اور
اس پر عمل کرتے رہیں۔ اور اِس کو مان کر اور اِس پر عمل کر کے ابدی
نجات پائیں۔ اِس کتاب میں خُدا نے انسانوں کو وہ مذہب دیا ہے
جو انسان کی نجات کے لئے لازمی اور ضروری ہے۔ انسان کو پیدا کرنے
اور مذہب دینے کا مقصد یہ ہے کہ انسان ابدی نجات پائیں اور ابدی
نجات دلانے والا مذہب اسی کتاب میں پایا جاتا ہے۔

مذہب کیا ہے؟ مذہب عربی زبان کا
لفظ ہے اِس کا معنی ہے راستہ۔ راستہ خُدا کا بنایا ہُوا آدمیوں کے
لئے خُدا کے پاس جانے کے لئے۔ پس مذہب آدمیوں کے لئے خُدا
کے پاس جانے کے لئے خُدا کا بنایا ہُوا راستہ ہے لیکن مذہب
کے لئے انگریزی لفظ رِلجن ہے یہ لاطینی لفظ رے لی گارے سے
آیا ہُوا ہے۔ رے لی گارے کا مطلب ہے پھر بندھ جانا۔ پھر
جُڑ جانا۔ پھر مل جانا یا پھر ملاپ ہو جانا۔ لفظ رِلجن میں مذہب کا
مسیحی تصور پایا جاتا ہے۔ انسان گناہ کر کے خُدا سے جُدا ہو گیا اور جُدا

ہو جاتا ہے۔ خُدا نے انسان کو گناہ اور دوزخ سے بچانے کے لئے
اپنے بیٹے کو بھیجا جس نے ہمارے لئے صلیب پر اپنی جان قربان کی
اور وہ اپنی صلیبی قربانی سے خُدا کے ساتھ ہمارا پھر ملاپ کراتا ہے۔

پس لفظ رِلجن میں غالب خیال خُداوند
یسُوع مسیح کی صلیبی قربانی کے وسیلے سے خُدا کے ساتھ پھر ملاپ ہونا
ہے۔ بائیبل مُقدس وہ کتاب ہے جس میں خُدا کے پاس جانے اور اُس
کے ساتھ پھر ملاپ ہونے کی تعلیم طریقے اور وسیلے پائے جاتے ہیں۔

بائیبل مُقدس کے دو بڑے حصے ہیں۔
اس کا پہلا حصہ پرانا عہد نامہ یا عہدِ عتیق ہے۔ اس حصے کو یہودی اور مسیحی
مانتے ہیں۔ یہ حصہ خُداوند یسُوع مسیح کی آمد سے پہلے قریباً بارہ سو سال
کے عرصے میں لکھا گیا تھا۔ بائیبل مُقدس کا دوسرا حصہ نیا عہد نامہ یا
عہدِ جدید ہے۔ اِس حصے کو مسیحی مانتے ہیں یہ حصہ خُداوند یسُوع مسیح
کی آمد کے بعد پہلی صدی مسیحی میں قریباً ایک سو سال کے عرصے میں لکھا
گیا تھا اور ساری بائیبل مُقدس قریباً تیرہ سو سال کے عرصے میں لکھی
گئی تھی۔

اس کے دو بڑے حصوں کو عہد نامے
کیوں کہتے ہیں؟ عہد نامہ کا مطلب باہمی قول و قرار یا آپس میں وعدے
ہے۔ اِن حصوں کو عہد نامے اِس لئے کہتے ہیں کیونکہ اِن میں دو عہد
پائے جاتے ہیں۔ پہلا عہد یا پُرانا عہد خُدا اور ایک قوم بنی اسرائیل
کے درمیان تھا۔ یہ عہد قوم بنی اسرائیل کی طرف سے اور خُدا کی طرف
سے خُدا کا مقرر کیا ہُوا تھا۔ اور عہد یہ تھا کہ اگر قوم خُدا کی فرمانبرداری

اور اطاعت کرے گی تو خُدا اُسے خوشحال رکھے گا اور اُس کی حفاظت
کرے گا۔ اِس عہد میں خُدا اور بنی اسرائیل کے درمیان حضرت موسیٰ درمیانی
تھا۔ یہ عہد خُداوند یسُوع مسیح کی آمد تک رہا۔ اِس عہد کو عہدِ فرمانبرداری
عہدِ اعمال یا عہدِ وفا کہتے ہیں۔

دوسرا عہد یا نیا عہد خُدا اور بنی نوعِ انسان
کے درمیان ہے۔ کُل انسانوں اور خُدا کے درمیان عہد یہ ہے کہ جو انسان
یسُوع مسیح پر ایمان لائیں گے اور اُسے اپنا نجات دینے والا اور مالک
اور ہادی راہنما اور راہبر مانیں گے خُدا انہیں اپنے فضل سے نجات دیگا
اور جس طرح پہلے عہد کا درمیانی حضرت موسیٰ تھا اسی طرح دوسرے
عہد کا درمیانی خُداوند یسُوع مسیح ہے اور یہ عہد قیامت تک یعنی
دُنیا کے آخر تک ہے۔ اِس عہد کو عہدِ فضل کہتے ہیں۔ اِس عہد کی
رُو سے خُداوند یسُوع پر ایمان لانے سے نجات ملتی ہے اور ایمان
سے زندہ ایمان مراد ہے جو محبت کے کاموں سے کامگار ہے
یعنی جو نیکیاں کرانے اور بدیوں سے بچانے والا ایمان ہے پس ایمان
سے مُردہ ایمان مُراد نہیں بلکہ زندہ ایمان مُراد ہے۔

بائبل مُقدس خُدا کا کلام:۔

بائبل مُقدس کے خُدا کا کلام ہونے
کے ثبوت یہ ہیں:۔

۱۔ بائبل مُقدس میں پیشینگوئیاں پائی جاتی ہیں جو اُن واقعات سے
سینکڑوں ہزاروں سال پہلے کی گئیں جن کے بارے میں وہ

کی گئی تھیں مثلاً مسیح کے کنواری سے پیدا ہونے کی پیشینگوئی
مسیح کی پیدائش سے سات سو سال پہلے کی گئی تھی اور مسیحا
کی آمد کے بارے میں دُنیا کے شروع سے پیشینگوئیاں ہوتی آئی
تھیں۔ اِن کے علاوہ بائبل میں اور بہت سی باتوں کے بارے
میں پیشینگوئیاں پائی جاتی ہیں جن میں سے بہت سی پوری ہو چکی
ہیں اور جو تھوڑی سی باقی ہیں وہ بھی اِن کی طرح اپنے اپنے وقت
پر ضرور پوری ہوں گی۔ اِس حقیقت سے ظاہر ہے کہ بائبل
خُدا کا کلام ہے۔

۲۔ بائبل لکھنے والوں اور اِس کا مذہب ماننے والے نبیوں اور پیغمبروں
نے معجزے کئے۔ مسیح کے رسُولوں اور اُن کے شاگردوں نے
بہت معجزے کئے۔ معجزہ خُدا کی خاص قدرت کا کام ہوتا ہے
پس اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بائبل اور بائبل کا مذہب خُدا
کی طرف سے ہیں۔

۳۔ خُدا نیک، پاک اور عین سچائی ہے یعنی وہ بے حد سچا ہے۔
بائبل کی تعلیم نیک اور پاک بنانے والی اور سچی ہے یہ کتاب
سر تا پا سچی ہے اِس میں شروع سے آخر تک سچائی ہی سچائی پائی
جاتی ہے۔ یہ سچائی سے معمور ہے۔ لہٰذا یہ کتاب نیک پاک
اور سچے خُدا کی طرف سے ہے۔

۴۔ یہ کتاب اِنسان کی بُری خواہشوں کو بڑی سختی سے رد کرتی ہے
مثلاً انسان میں بدلہ لینے کی خواہش پائی جاتی ہے۔ اِس بات
کے لئے آسمان سے فرشتہ بھیجنے کی کیا ضرورت ہے کہ وہ آکر

کہے کہ بدلہ لے لیا کرو۔ آسمان سے فرشتہ بھیجنے کی یہ بتانے کے
لئے ضرورت ہے کہ بدلہ نہ لیا کرو۔ پس یہ کتاب انسانی خواہشوں
سے نکلی ہُوئی کتاب نہیں ہے بلکہ یہ بے حد پاک چشمے سے نکلی
ہُوئی ہے لہٰذا یہ خُدا کی کتاب ہے یعنی خُدا کا کلام ہے۔

بائیبل مُقدّس کا دوسرا حصہ انجیلِ مُقدّس
یا عہدِ جدید ہے۔ اِس میں یسوعؔ مسیح کی زندگی کے حالات اور اُسکی
تعلیم ہے اور اِس میں اُس نجات کا بیان ہے جو اُس کے وسیلے سے
ملتی ہے۔ پڑھنا تو ساری بائیبل چاہیئے لیکن خاص کر نیا عہد نامہ پڑھنا
چاہیئے۔ پاک ماس کے دَوران میں جب فادر صاحبان انجیلِ مُقدّس کا
وِرد شُروع کرنے لگتے ہیں تو وہ اِس کی تلاوت شروع کرنے سے
پہلے اپنے ماتھے پر صلیب کا نشان کرتے ہیں اور پھر اپنے ہونٹوں
پر اور اِس کے بعد اپنے دِل پر صلیب کا نشان کرتے ہیں اور اُن کی
دیکھا دیکھی ہم بھی اُسی طرح کرتے ہیں۔ ماتھے۔ مُنہ اور دِل پر صلیب کا
نشان کرنے کا کیا مطلب ہوتا ہے۔ جب ہم ماتھے پر صلیب کا
نشان کرتے ہیں تو اِس کی غرض یہ ہوتی ہے کہ اَے خُدا میری عقل
کو برکت دے تاکہ میری عقل تیرے کلام کو سمجھے اور جب ہونٹوں پر
یعنی مُنہ پر برکت دیتے ہیں تو اِس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اَے خُدا
میری زبان کو برکت دے تاکہ میری زبان تیرے کلام کا اقرار کرے تیرا
کلام سیکھے اور اوروں کو تیرا کلام سکھائے اور جب دِل پر صلیب کا
نشان کرتے ہیں تو اِس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اَے خُدا میرے دِل کو
برکت دے تاکہ میرا دل تیرے کلام پر عمل کرے۔ پس ہم کو خُدا کا کلام

صرف اپنے لئے ہی نہیں سیکھنا چاہیئے بلکہ اوروں کو بھی بڑی سرگرمی
اور محنت سے سکھانا چاہیئے۔

اِشعیا کی کتاب کے چھٹے باب میں لکھا
ہے کہ جب خُدا اشعیا کو نبی مقرّر کرنے کو تھا تو خُدا نے ہیکل میں
اُسے اپنے تقدّس اور اپنی پاکیزگی کا رُویا دکھایا۔ اُس نے خُدا کو
ایک بہت اُونچے تخت پر جلوہ افروز دیکھا۔ اُس کے حضور میں سیرافیم
فرشتے موجود تھے۔ جن کے چھ چھ پَر تھے وہ دو پَروں سے اپنے مُنہ
ڈھانپتے تھے اور دو سے اپنے پاؤں ڈھانکتے تھے اور دو سے اُڑتے
تھے۔ اُس وقت یہودی قوم بہت گناہگار ہوگئی ہوئی تھی اِس لئے
خُدا نے اِشعیا کو اپنی پاکیزگی کا رُویا دکھایا کیوں کہ خُدا اُسے قوم کو مُقدّس
اور پاکیزہ بننے کی تعلیم دینے کے لئے مقرر کرنے کو تھا۔ اُس نے
دیکھا کہ سیرافیم فرشتے جو فرشتوں کی سب سے بڑی اور اوّل درجے کی
جماعت ہے اور خُدا کی محبّت سے معمُور ہے وہ خُدا کے تقدّس کے
سامنے اپنا مُنہ چھپاتے ہیں۔

جس قدر کوئی خُدا سے محبّت کرتا ہے
اُسی قدر وہ زیادہ پاکیزہ ہوتا ہے۔ سیرافیم فرشتے جو خُدا کی محبّت کے
فرشتے ہیں وہ بھی اُس کے حضور میں اپنا مُنہ چھپاتے ہیں گویا خُدا کی
پاکیزگی کے مقابلے میں اُن کی پاکیزگی پاکیزگی نہیں بلکہ ناپاکیزگی ہے وہ
اپنا مُنہ چھپاتے ہیں کہ اَے خُدا تُو ایسا پاک ہے کہ تیری پاکیزگی کے
مقابلے میں ہم ناپاک ہیں اور تجھے اپنا مُنہ دکھانے کے لائق نہیں ہیں اور
دو پَروں سے وہ اپنے پاؤں چھپاتے ہُوئے تھے گویا خُدا کی راستی

اور نیکی کے مقابلے میں اُن کی راستی ناراستی ہے اس لئے وہ اُسے اپنے پاؤں یا اپنی چال دکھانے کے لائق نہیں ہیں اور دو پروں سے اُڑکر وہ خُدا کے حکم بجالانے کے لئے جاتے اور آتے ہیں گویا دوسے وہ خُدا کی فرمانبرداری کرتے ہیں۔

خُدا کی پاکیزگی کا الیسارُڈیا اشعیا نے ہیکل میں دیکھا خُدا نے فرمایا کہ مَیں کس کو بھیجوں۔ اشعیا نے کہا مَیں حاضر ہُوں مجھے بھیج۔ دُوسروں کو انجیل سُنانے کے لئے خُدا ہم سب کے سامنے کہتا ہے کہ مَیں کس کو بھیجوں اور ہم میں سے ہر ایک کو اشعیا کی طرح کہنا چاہیئے۔ مَیں حاضر ہُوں مجھے بھیج۔ پہلی صدی مسیحی کے سب مسیحی اوروں کو انجیل کا پیغام سُنایا کرتے تھے ہمیں بھی اُن کے نقشِ قدم پر چلنا چاہیئے اور دُوسروں کو انجیل سُنانا چاہیئے۔

بائیبل کی تعلیمات :-

یہاں بائیبل کی دو ایک تعلیمیں پیش کی جاتی ہیں تاکہ معلوم ہو کہ اس ساری کتاب کی تعلیم کیسی اعلیٰ اور افضل ہے۔ خُدا کے بارے میں بائیبل کی تعلیم یہ ہے کہ خُدا محبّت ہے اس تعلیم کو بڑی شدّ و مد سے دوسرے لفظوں میں یُوں ظاہر کیا گیا ہے کہ خُدا ہمارا باپ ہے اس لئے ہم سب اس کے بچے ہیں اور آپس میں ہم سب بھائی بھائی ہیں۔ بائیبل خُدا کے باپ ہونے اور انسانوں کے باہم بھائی بھائی ہونے کی تعلیم دیتی ہے ؎

یہ پہلا سبق تھا کتابِ ہُدا کا　　کہ ہے ساری مخلوق کنبہ خُدا کا

ہدایت دینے والی کتاب کا اوّل درجے کا سبق یہ ہے کہ سب لوگ خُدا کا خاندان ہیں۔ سب کے سب خُدا کے بچے ہیں۔ مولانا جلال الدین رُومی بڑے اعلیٰ پایہ کا صوفی یا عارف تھا۔ اُس نے ایک اعلیٰ پایہ کی کتاب لکھی ہُوئی ہے جسے مثنوی شریف کہتے ہیں۔ مسلمانوں نے اس کو معرفت کی ایسی اعلیٰ کتاب سمجھا ہے کہ بعض مسلمانوں نے اِس کے بارے میں کہا ہے کہ ؎

مثنویٔ　مولویٔ　معنوی!
ہست قرآں در زبانِ پہلوی

یعنی روحانی اور عارف مولوی کی مثنوی فارسی زبان میں قرآن ہے۔ اُس نے چوٹی کے نیک آدمیوں کے بارے میں یعنی ولیوں کے بارے میں مثنوی شریف میں فرمایا ہے ع

اَولیا پسرانِ حق اند اے پسر

یعنی اَے بیٹا ولی تو خُدا کے فرزند ہوتے ہیں۔

جب وہ عرفان کے کمال کو پہنچا تب وہ یہاں تک پہنچا کہ ولی خُدا کے بیٹے ہوتے ہیں لیکن خُدا کے باپ ہونے کے بارے میں جہاں اُس کا علم ختم ہُوا مسیحی کا علم اس سے آگے شروع ہوتا ہے ہمارے پانچ چھ سال کے بچے جب دُعائے ربانی پڑھتے ہیں تو وہ یہ نہیں کہتے کہ اَے ولیوں کے باپ جو آسمان پر ہے بلکہ وہ یہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے باپ یعنی اے ہم سب کے باپ۔ پس خُدا کے باپ ہونے کے مسیحی تصوّر میں خُدا سب انسانوں کا باپ ہے اور سب انسان خُدا کے بچے ہیں۔ اور سب انسان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اس لئے سب سے محبّت کرنا

چاہیئے اور سب کو فیض پہنچانا چاہیئے ۔ بائیبل میں محبت کا دائرہ اِس قدر
وسیع ہے کہ اِس میں یہ حکم پایا جاتا ہے کہ اپنے دشمنوں سے بھی محبت کرو
خیال کریں کہ بائیبل کی تعلیم کہاں تک اعلیٰ و ارفع ہے ۔

اب بائیبل کی اخلاقی تعلیم کا سَت یا نچوڑ

چکھایا جاتا ہے ۔ اخلاق کی دوڑ میں دُنیا کے دانشور صرف یہاں تک پہنچے
کہ دوسروں کے ساتھ وہ نہ کرو جو تم چاہتے ہو کہ دوسرے تمہارے ساتھ
نہ کریں ۔ پُرانے عہدنامہ میں طوبیاہ کی کتاب کے چوتھے باب کی سولھویں
آیت میں یہی تعلیم دی گئی ہے کہ دوسروں کے ساتھ وہ نہ کرو جو تم
چاہتے ہو کہ دوسرے تمہارے ساتھ نہ کریں ۔ ہم کیا چاہتے ہیں کہ دوسرے
ہمارے ساتھ نہ کریں ۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ دوسرے ہمارے ساتھ بدی
نہ کریں ۔ ہمیں بھی چاہیئے کہ ہم دُوسروں کے ساتھ بدی نہ کریں ۔ دوسروں
کے ساتھ بدی نہ کرنے سے ہم دوسروں کے مال اُن کی جان اور اُن کی
عزت کا نقصان نہیں کرتے وہ جیسے ہیں ہم انہیں ویسا ہی رہنے دیتے
ہیں ۔ اگر ہم پانچ روپوں کی مالیت والے کے پانچ روپوں میں سے کوئی
روپیہ نہ چرائیں تو ہم اُس کے پانچ روپوں کو پانچ ہی رہنے دیتے ہیں لیکن
ہم ایسا کرنے سے اس کے روپوں کی تعداد کو بڑھاتے نہیں ۔ ہم اُس میں
کوئی اضافہ نہیں کرتے پس بدی نہ کرنا یعنی جوں کا توں رہنے دینا اور
نقصان نہ کرنا منفی نیکی کہلاتا ہے ۔ یہ NEGATIVE VIRTVE
ہوتی ہے ۔ خُداوند یسوع نے دانشوروں کے "نہ کرو" کی بجائے "کرو" کی تعلیم
دی ۔ اُس نے فرمایا کہ " جو کچھ تم چاہتے ہو کہ آدمی تمہارے ساتھ کریں وہی
تم بھی اُن کے ساتھ کرو" ۔ (متی ۷: ۱۲)

ہم کیا چاہتے ہیں کہ آدمی ہمارے ساتھ کریں ۔
ہم چاہتے ہیں وہ ہمارے ساتھ نیکی ہی نیکی کریں ۔ ہمیں بھی چاہیئے کہ ہم
ان کے ساتھ نیکی ہی نیکی کریں ۔ خُدا کی کتاب کا ست اور نچوڑ یہی ہے جب
ہم کسی کے ساتھ نیکی کرتے ہیں تو ہم اُسے فیض پہنچاتے ہیں مثلاً جس کے
پانچ روپے ہیں ہم اُسے ایک روپیہ دے کر اس کے پانچ روپوں کو چھ
روپے بنا دیتے ہیں یعنی اُس کو بڑھا دیتے ہیں ۔ فیض پہنچا کر بڑھا دینا
نیکی کرنا ہے ۔ بڑھا دینے والی نیکی کو یا فیض پہنچانے والی نیکی کو مثبت نیکی
یا POSITIVE VIRTUE کہتے ہیں ۔ بائیبل نے صرف منفی نیکی
ہی کی تعلیم نہیں دی بلکہ مثبت نیکی کی تعلیم بھی دی ہے اور اس پر بہت
زور دیا ہے ۔

باب دوم :-

بائبل مُقدّس کی کتابیں

حِصّہ الف :- عہدِ عتیق کی کتابیں

الٰہی مکاشفہ کے دو عہد :-

بائبل مُقدّس کی کتابوں سے کتابوں کا وہ سارا مجموعہ مراد ہے جس میں انسان کے لئے الٰہی مکاشفہ لکھا ہُوا ہے۔ ان کتابوں کے انسانی مصنف تو پچاس سے بھی زیادہ ہیں لیکن ان کا خاص مصنف ایک ہی ہے اور وہ خود خُدا ہے۔ اس سارے مجموعے میں ایک ہی مقصد اور ایک ہی تجویز پائی جاتی ہے۔ وُہ مقصد انسان کی نجات ہے اور وہ تجویز انسان کی نجات کا طریقہ ہے یہ واحد تجویز تار و پود کی طرح اس مجموعے میں اس کے شروع سے لیکر

آخر تک پائی جاتی ہے۔ اور مرورِ زمانہ کے ساتھ زیادہ سے زیادہ ظاہر و واضح اور صاف ہوتی چلی گئی ہے۔

بائیبل مُقدّس بنی نوعِ انسان کے لئے خُدا کا مکاشفہ ہے۔ یہ ہمارے آسمانی باپ کی چٹھی ہے جو اُس نے اپنے بچّوں کے پاس زمین پر بھیجی ہوئی ہے۔ یہ نُور اور ہدایت ہے یہ اس دُنیا کے گمراہوں کو ہدایت بخشنے کے لئے ہے۔ یہ اندھیرے میں چلنے والوں کے پاؤں کے لئے چراغ ہے۔ یہ روشن کتاب ہے جو کُفر کی تاریکیوں کو دُور و دفع کر دیتی ہے۔ یہ روشنی کا وہ مینار ہے جو ہماری زندگی کے جہاز کو خطرات سے بچاتا ہے۔ یہی وُہ کتاب ہے جس کے پیرو سب سے زیادہ ہیں۔ دُنیا کے انسانوں کا تیسرا حصّہ اس کتاب کا مذہب مانتا ہے۔ یہی کتاب سب سے زیادہ مانی جاتی ہے۔ یہی سب سے زیادہ طبع اور شائع ہوتی ہے اور یہی سب سے زیادہ پڑھی جاتی ہے۔ اس کا ترجمہ دُنیا کی ستائیس سو زبانوں میں سے اب تک قریباً ڈیڑھ ہزار زبانوں میں ہو چکا ہوا ہے۔ اور یہ اس کے حق میں کتابی معجزہ ہے۔

بائیبل مُقدّس وہ واحد آسمانی کتاب ہے جس کی مذہب کے دشمنوں نے سب سے زیادہ مخالفت کی ہے اور جسے نیست و نابود کرنے کی کوشش کی جاتی رہی ہے لیکن یہ بدی کی طاقتوں پر ہمیشہ غالب رہی ہے۔ اس کو تصنیف ہوئے ہزاروں سال گزر گئے ہیں لیکن خُدا کی حفاظت اور پروردگاری سے یہ تبدیل نہیں ہوئی۔ یہ تحریف کے داغ سے قطعاً پاک اور مبرّا ہے۔ یہ کتاب

نہ منسوخ ہوئی ہے اور نہ ہو سکتی ہے۔ اس کا مذہب قیامت تک کا مذہب ہے۔ اِس کا مذہب دُنیا کے آخر تک کے لئے ہے اور دنیا کے آخر تک قائم رہنے والا ہے۔ اس کی تعلیم نہایت اعلیٰ و ارفع اور لاثانی و بے نظیر ہے۔ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اِس کتاب نے دُنیا کی کایا پلٹ دی ہے اور جو اِسے پڑھتے ہیں انہیں اس نے دانا اور راستباز بنا دیا ہے اور خدا سے دور و مہجور انسانوں کو خدا کے دوست اور فرزند بنا دیا ہے۔

بائیبل مُقدس کی کتابوں کے دو خاص

حصّے ہیں۔ پہلا حِصّہ پرانا عہد نامہ یا عہدِ عتیق ہے اور دوسرا حِصّہ نیا عہد نامہ یا عہد جدید ہے۔ پرانے عہد نامے کی کتابیں خُداوند یسُوع مسیح کی آمد سے پہلے اور نئے عہد نامہ کی کتابیں اس کی آمد کے بعد لکھی گئی تھیں۔ اِن حِصّوں کو عہد نامے اس لئے کہتے ہیں کیونکہ اِن میں دو عہد پائے جاتے ہیں۔ پُرانے عہد نامے کو پُرانا عہد نامہ اس لئے کہتے ہیں کیونکہ اِس میں پُرانے یا پہلے عہد کی تقرری۔ اُس کی تکمیل کی کیفیت۔ اُس کا مذہب اور اُس عہد کے ماننے والے لوگوں کی تاریخ مذکور ہے اور پُرانا عہد خُدا اور ایک قوم یعنی بنی اسرائیل کے درمیان تھا۔ خُدا کی طرف سے حفاظت کرنے اور خوشحال رکھنے کا اور اسرائیلی قوم کی طرف سے کامل اطاعت کا عہد تھا۔ اِس لئے اس عہد کو عہدِ اعمال یا عہدِ اعمالِ شریعت یا عہدِ وفا کہتے ہیں۔ کیونکہ اس میں عہد یہ تھا کہ اگر قوم خُدا کی وفادار رہے گی تو خُدا اس کی حفاظت کریگا اور اسے خوشحال رکھے گا۔ اس عہد میں خُدا کی خوشنودی کی شرط

تعمیلِ شریعت اور وفاداری ہے یا اطاعت اور فرمانبرداری ہے اور اِس عہد کا درمیانی حضرت موسیٰ ہے۔

نئے عہد نامے کو نیا عہد نامہ اس لئے کہتے ہیں کیونکہ اس میں نئے یا دوسرے عہد کا بیان پایا جاتا ہے اور یہ خُدا اور بنی نوع انسان کے درمیان ہے۔ جس طرح پرانے عہد کا درمیانی حضرت موسیٰ تھا اُسی طرح نئے عہد کا درمیانی خُداوند یسُوع مسیح ہے۔ پُرانا عہد مسیح کی آمدِ اوّل تک تھا۔ لیکن نیا عہد دُنیا کے آخر تک ہے۔ نیا عہد خُدا کا یہ وعدہ ہے کہ جو انسان یسُوع مسیح پر ایمان لاکر اُسے اپنا مالک اور بچانے والا قبول کریں گے خدا اُن لوگوں کو اپنے فضل سے نجات دے گا۔ پس انسانوں کی طرف سے عہد یسُوع مسیح پر ایمان لانا اور اُسے مالک اور نجات دینے والا قبول کرنا ہے۔ اور خُدا کی طرف سے عہد ایمان لانے والوں کو اپنے فضل سے نجات دینا ہے۔

پُرانے عہد میں جو عہد بنی اسرائیل کی طرف سے ہے یہ اُن کے لئے خُدا کا مقرر کیا ہُوا ہے اور نئے عہد میں جو عہد بنی نوع انسان کی طرف سے ہے وہ بھی اُن کے لئے خدا کا مقرر کیا ہُوا ہے۔ بائیبل مُقدس کی کتابوں کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

عبرانی عہدِ عتیق کی کتابیں:۔

عبرانی عہدِ عتیق کی کتابیں تین مجموعوں میں ہیں اُن مجموعوں کے نام توریت انبیاء اور نوشتے ہیں۔

۱۔ توریت:۔

شریعت یا اسفارِ خمسہ یا پانچ کتابیں۔

توریت یا شریعت کی کتاب کو پانچ کتابوں میں تقسیم کیا گیا ہے وہ کتابیں یہ ہیں:۔ تکوین یا پیدائش۔ خروج۔ احبار۔ عدد یا گنتی اور تثنیہ شرع یا استثنا۔ عبرانی عہدِ عتیق میں ان کو ایک ہی کتاب شمار کیا گیا ہے۔

۲۔ انبیاء:۔

اس مجموعے کے دو حصے ہیں پہلے انبیاء اور پچھلے انبیا۔ پہلے انبیاء میں چھ کتابیں ہیں جو یہ ہیں:۔ یوشع۔ قضات۔ ۱۔سموئیل۔ ۲۔سموئیل۔ ۱۔ملوک اور ۲۔ ملوک۔ پچھلے انبیا میں چار کتابیں ہیں وہ یہ ہیں:۔ اشعیا۔ ارمیا۔ حزقیال اور بارہ یعنی بارہ چھوٹے انبیا کی ایک کتب۔ ان بارہ کتابوں کو ایک کتاب شمار کیا جاتا ہے۔ اور بارہ چھوٹی کتابوں کے اس مجموعے کا نام بارہ تھا۔ یہ پچھلے انبیاء کی چار کتابیں اصل میں پندرہ کتابیں ہیں اور پہلے اور پچھلے انبیا کی دس کتابیں اصل میں اکیس[۲۱] کتابیں ہیں مگر ان کو صرف دس شمار کیا جاتا تھا چھ پہلے انبیا کی اور چار پچھلے انبیا کی۔

یاد رہے کہ یہاں انبیا سے آدمی انبیا مراد نہیں بلکہ کتابیں انبیا مراد ہیں۔ مُلہم اشخاص کو بھی انبیا کہتے تھے اور عبرانی عہدِ عتیق کے دوسرے حصے کی کتابوں کے مجموعے کو بھی انبیا

کہتے تھے۔ پس عبرانی عہدِ عتیق کی کتابوں کی تقسیم کے بیان میں انبیا سے کتابیں مراد ہیں نہ کہ آدمی۔ مثلاً "یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا انبیا کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں"۔ (متی ۵: ۱۷) "توریت اور انبیا کی تعلیم یہی ہے"۔ (متی ۷: ۱۲) "انہیں دو حکموں پہ تمام توریت اور انبیا کا مدار ہے"۔ (متی ۲۲: ۴۰) "شریعت اور انبیا یوحنا تک رہے"۔ (لوقا ۱۶: ۱۶) "ان کے پاس موسیٰ اور انبیاء تو ہیں۔ ان کی سنیں" (لوقا ۱۶: ۲۹) یہاں موسیٰ سے موسیٰ کی توریت اور انبیا سے انبیا کے صحائف مراد ہیں۔ "جب وہ موسیٰ اور انبیا ہی کی نہیں سنتے تو اگر کوئی مُردوں میں سے جی اُٹھے تو اس کی بھی نہیں مانیں گے"۔ (لوقا ۱۶: ۳۱) "ضرور ہے کہ جتنی باتیں موسیٰ کی توریت اور انبیا اور زبوروں میں میری بابت لکھی ہیں پوری ہوں"۔ (لوقا ۲۴: ۴۴) "موسیٰ سے اور سب انبیا سے شروع کر کے سب نوشتوں میں جتنی باتیں اس کے حق میں لکھی ہوئی ہیں وہ ان کو سمجھا دیں"۔ (لوقا ۲۴: ۲۷) "انبیا میں یہ لکھا ہے کہ وہ سب خدا سے تعلیم یافتہ ہوں گے"۔ (یوحنا ۶: ۴۵) "توریت اور انبیا کے پڑھنے کے بعد عبادت خانے کے سرداروں نے انہیں کہلا بھیجا کہ اے بھائیو! اگر لوگوں کی نصیحت کے واسطے تمہارے دل میں کوئی بات ہو تو بیان کرو"۔ (اعمال ۱۳: ۱۵) "خبردار! ایسا نہ ہو کہ جو انبیا میں کہا گیا ہے وہ صادق آئے"۔ (اعمال ۱۳: ۴۰) "اب شریعت کے بغیر خدا کی ایک راستبازی ظاہر ہوئی ہے جس کی گواہی شریعت اور انبیا سے ہوتی ہے"۔ (رومیوں ۳: ۲۱)

پہلے انبیا کی کتابیں تاریخی ہیں۔ پہلی نظر میں

ان کتابوں کو انبیا کا نام دینا کچھ عجیب سا معلوم ہوتا ہے لیکن دراصل اس سے بائیبل کی کتابوں کی خاصیت کا پتہ چلتا ہے کیونکہ تاریخ کی کتابوں کے لئے محض بطور تاریخ کی کتابوں کے اس میں کوئی جگہ نہیں بلکہ محض بطور الہامی تاریخ کی ایسی کتابیں جن میں آدمیوں کے ساتھ خدا کے سلوک کا مکاشفہ پایا جاتا ہو۔ انہیں معنوں میں عبرانی لوگ ان کتابوں کو انبیا میں شامل کرتے تھے۔

پہلے انبیا سے یہ مُراد نہیں ہے کہ ان کتابوں کے مصنف نبی بلحاظِ زمانہ پہلے گذرے ہیں اور پچھلے انبیا کے مصنف نبی اِن سے بعد کے زمانے میں ہُوئے۔ یہ مطلب نہیں ہے بلکہ اِس کا مطلب یہ ہے کہ پہلے انبیا کی کتابیں پچھلے انبیا نامی حصّے سے عبرانی بائیبل کی ترتیب میں پہلے رکھی ہُوئی ہیں۔ عبرانی بائیبل میں کتابوں کے رکھنے کی ترتیب میں سب سے پہلے توریت رکھی گئی ہے۔ توریت کے بعد پہلے انبیا کی چھ تاریخی کتابیں رکھی ہوئی ہیں اور ان چھ کتابوں کے بعد پچھلے انبیا کی کتابیں ہیں اور پچھلے انبیا کے بعد نوشتوں کی تیرہ کتابیں ہیں۔ پس پہلے اور پچھلے سے کتابوں کے رکھے جانے کی ترتیب میں پہلے اور پچھلے مُراد ہیں نہ کہ زمانے کے لحاظ سے پہلے اور پچھلے۔

یہ بھی ملحوظِ خاطر رہے کہ ولگیٹ اور سیپٹوا جنٹ کی تقسیم کے مطابق اِشعیا۔ ارمیا۔ حزقیال اور دانیال کو بڑے انبیا کہا گیا ہے اور دوسرے بارہ انبیا کو چھوٹے انبیا۔ بڑے انبیا سے یہ مُراد نہیں ہے کہ جن آدمیوں نے بڑے انبیا کو لکھا وہ درجۂ نبوّت میں دوسرے انبیا سے بڑے تھے اور دوسرے چھوٹے

انبیا کا درجۂ نبوّت اِن کے درجۂ نبوّت کے مقابلے میں چھوٹا تھا۔ نہیں بلکہ اس سے یہ مراد ہے کہ جو کتابیں بڑے انبیا کہلاتی ہیں وہ اپنی ضخامت اور اپنے حجم میں بڑی بڑی ہیں اور جو کتابیں چھوٹے انبیا کہلاتی ہیں وہ اپنی جسامت میں چھوٹی چھوٹی ہیں پس بڑے انبیا سے نبوّت کی بڑی بڑی کتابیں اور چھوٹے انبیا سے نبوّت کی چھوٹی چھوٹی کتابیں مراد ہیں۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ عبرانی بائیبل کی تقسیم کے مطابق دانیال کی کتاب دوسرے حصّے میں یعنی حصّۂ انبیا میں نہیں ہے بلکہ یہ تیسرے حصّے یعنی نوشتوں میں ہے۔ لیکن ولگیٹ اور سیپٹوا جنٹ کی تقسیم کی رو سے یہ بڑے انبیا میں ہے۔

۳۔ نوشتے:۔

اِس حصّے میں کُل تیرہ کتابیں ہیں۔ اِس حصّے کے مزید چار حصّے کئے گئے ہیں:۔

ا:۔ شاعرانہ کتابیں مزامیر۔ امثال اور ایُّوب۔

ب:۔ طوامیرِ خمسہ یا پانچ طوُمار۔ غزل الغزلات۔ راعوت۔ مرثیے جامع اور استیر۔

ج:۔ ایک نبوی کتاب۔ دانیال کی کتاب۔ یہ نبوی کتاب مکاشفائی کتاب ہے۔

د:۔ تاریخی کتابیں۔ عزرا۔ نحمیاہ۔ ۱۔ اخبار۔ ۲۔ اخبار

عبرانی بائیبل کی کتابوں کی تعداد ۲۴ شمار کی جاتی تھی اور وہ اِس طرح کہ توریت کی کتاب ایک۔ انبیا کی دس اور نوشتوں کی تیرہ پس ۱ + ۱۰ + ۱۳ = ۲۴ ہُوئیں اور اس وجہ سے

ربیوں کی کتابوں میں عبرانی پرانے عہدنامے کا نام "توریت انبیا اور نوشتے"
کے علاوہ "چوبیس" بھی تھا۔ اگر کوئی ربی کسی کو یہ کہتا کہ میرے کمرے میں
سے چوبیس اٹھا لاؤ تو اِس کا مطلب یہ ہوتا تھا کہ میرے کمرے میں
سے عبرانی عہدِ عتیق اٹھا لاؤ۔ اُن کی کتابوں میں اِس کا ایک اور نام ہمِقرا
بھی تھا۔ اِس کا مطلب القرأت یا وِرد یا لیکشنری ہے۔

کتابوں کے نام اور ترتیب:۔

عبرانی عہدِ عتیق میں کتابوں کے نام اور اُن
کی ترتیب یوں ہے:۔

۱۔ **توریت:۔**
تکوین۔ خروج۔ احبار۔ عدد اور تثنیہ شرع۔ یہ پانچ کتابیں ایک شمار
ہوتی تھیں۔

۲۔ **انبیا:۔**
یوشع۔ قضات۔ ۱۔ سموئیل۔ ۲۔ سموئیل۔ ۱۔ ملوک۔ ۲۔ ملوک۔ اشعیا۔
اِرمیا۔ حزقیال۔ ہوسیع۔ یوئیل۔ عاموس۔ عوبدیاہ۔ یونس۔
میکا۔ نحوم۔ حبقوق۔ صفن یاہ۔ حجائی۔ زکریاہ۔ ملاکی۔

۳۔ **نوشتے:۔**
مزامیر۔ امثال۔ ایوب۔ نشید الاناشید۔ راعوت۔ مرثئے۔
جامع۔ استیر۔ دانیال۔ عزرا۔ نحمیاہ۔ ۱۔ اخبار۔ ۲۔ اخبار۔

اِن کی تعداد ۵+۲۱+۱۳ = ۳۹ ہے۔ اِن
کی تعداد ۳۹ اِس طرح ہے کہ توریت کی پانچ۔ انبیا کی اکیس (۲۱) اور نوشتوں

کی تیرہ ہیں۔ ان کتابوں کو ۲۴ کہنا یا ۳۹ کہنا ایک ہی بات ہے۔ ۲۴ کی
تعداد کو کبھی کبھی ۲۲ بھی شمار کرتے تھے۔ جمنیا کی یہودی کونسل جو تقریباً
سنہ ۱۰۰ء میں منعقد ہوئی وہ عبرانی عہدِ عتیق کی کتابوں کی تعداد ۲۲ بیان
کرتی ہے۔ یوسیفس فلاویوس جو پہلی صدی مسیحی میں مشہور یہودی
مورخ ہوا ہے وہ بھی ان کی تعداد ۲۲ ہی بیان کرتا ہے۔ یہ دونوں تقریباً
ایک ہی وقت کے بیانات ہیں کیونکہ جمنیا کی کونسل پہلی صدی مسیحی
کے آخر میں ہوئی اور یوسیفس فلاویوس نے کتابوں کی تعداد کا بیان
پہلی صدی کے آخر میں لکھا۔

بعض علماء کہتے ہیں کہ ۲۲ کا شمار عبرانی
کے حروفِ تہجی کے شمار کے برابر کرنے کے لئے بنایا گیا۔ عبرانی الف
بے یا حروفِ ہجا ۲۲ ہیں۔ مُقدس کتابوں کی تعداد آسانی سے یاد رکھنے
کے لئے ان کی تعداد کو اُتنا ہی بنایا گیا جتنے عبرانی حروفِ ہجا یا عبرانی
الف بے کے حروف ہیں اور یہ تعداد اِس طرح بنائی گئی تھی کہ نوشتوں
کی تیرہ کتابوں میں سے دو کتابیں راعوت اور مرثئے نکال کر انبیا میں شمار
کرتے تھے۔ راعوت کو انبیا کی کتاب قضات کے ساتھ ملا کر قضات
اور راعوت کو ایک کتاب شمار کرتے تھے اور مرثیوں کی کتاب کو ارمیا
کے ساتھ ملا کر ایک ہی کتاب شمار کرتے تھے اور یوں انبیا کی کتابوں کی
تعداد دس ہی شمار کی جاتی تھی۔ لیکن اِس صورت میں نوشتوں کی تعداد
گیارہ رہ جاتی تھی۔ اور اِس طرح عبرانی بائیبل کی کتابوں کی تعداد ۲۲ بن
جاتی تھی یعنی ۱+۱۰+۱۱ = ۲۲۔

عبرانی کتابوں کی تعداد ۲۴ اِس طرح ہے۔

توریت[۱]۔ یوشع[۲]۔ قضات[۳]۔ ۱۔سموئیل[۴]۔ ۲۔سموئیل[۵]۔ ۱۔ملوک[۶]۔ ۲۔ملوک[۷]۔ اشعیا[۸]۔ ارمیا[۹]۔ حزقیال[۱۰]۔ بارہ[۱۱]۔ مزامیر[۱۲]۔ امثال[۱۳]۔ ایوب[۱۴]۔ نشید الاناشید[۱۵]۔ راعوت[۱۶]۔ مرثیے[۱۷]۔ جامع[۱۸]۔ استیر[۱۹]۔ دانیال[۲۰]۔ عزرا[۲۱]۔ نحمیاہ[۲۲]۔ ۱۔اخبار[۲۳]۔ ۲۔اخبار[۲۴]۔

عبرانی عہدِ عتیق کی کتابوں کی تعداد ۲۲ اِس طرح ہے:۔

توریت[۱]۔ یوشع[۲]۔ قضات[۳]۔ ۱۔سموئیل[۴]۔ ۲۔سموئیل[۵]۔ ۱۔ملوک[۶]۔ ۲۔ملوک[۷]۔ اشعیا[۸]۔ ارمیا[۹] بمع مرثیے۔ حزقیال[۱۰]۔ بارہ[۱۱]۔ مزامیر[۱۲]۔ امثال[۱۳]۔ ایوب[۱۴]۔ نشید الاناشید[۱۵]۔ جامع[۱۶]۔ استیر[۱۷]۔ دانیال[۱۸]۔ عزرا[۱۹]۔ نحمیاہ[۲۰]۔ ۱۔اخبار[۲۱]۔ ۲۔اخبار[۲۲]۔

تلمودی و مسورائی ترتیب:۔

نوشتے تلمودی فہرست میں اِس طرح ترتیب دئے گئے ہیں کہ حضرت داؤد کو عزت کا مقام دیا گیا ہے اور یہ اِس طرح ہے کہ نوشتوں میں پہلے وہ کتاب رکھی گئی ہے جس میں حضرت داؤد کا نسب نامہ پایا جاتا ہے۔ یعنی راعوت کی کتاب۔ اس کے بعد وہ کتاب ہے جو اُس کے نام سے منسوب کی جاتی ہے۔ یعنی مزامیر کی کتاب اور باقی کتابوں کو زمانی ترتیب میں رکھا گیا ہے۔ اور وہ ترتیب یوں ہے ایوب۔ سلیمان کی کتابیں یعنی امثال۔ نشید الاناشید اور جامع۔ اِن کے بعد ارمیا کی وہ کتاب جس کا نام مرثیے ہے۔ دانیال۔ استیر۔ عزرا (یعنی عزرا۔ نحمیاہ) اور آخر میں اخبار کی کتابیں ہیں۔

مسورائی ترتیب کا تلمودی ترتیب سے خاص فرق یہ ہے کہ مسورائی ترتیب میں پانچ طوامیر کا ایک مجموعہ پایا جاتا

ہے اُس کو میگی لوتھ کہتے ہیں۔ یہ پانچ طومار یہ ہیں۔ نشید الاناشید کا طومار۔ راعوت کا طومار۔ مرثیے نامی کتاب کا طومار۔ جامع کا طومار اور استیر کا طومار اور یہ طومار خاص خاص پاک دنوں کو پڑھے جاتے تھے۔ نشید الاناشید کا طومار عیدِ فسح کو۔ راعوت کا طومار عیدِ پنتیکوست کو۔ مرثیوں کا طومار ہیکل کی بربادی کی برسی کے دن کو یعنی آب کے مہینے کی نویں[۹] تاریخ کو۔ جامع کا طومار عیدِ خیام یعنی خیموں کی عید کو اور استیر کا طومار عیدِ پوریم کو پڑھا جاتا تھا پس میگیلوتھ کے پانچ طومار یا پانچ کتابیں یہ ہیں۔ نشید الاناشید۔ راعوت۔ مرثیے جامع اور استیر۔

دونوں ترتیبوں کی فہرستوں میں یعنی تلمودی اور مسورائی ترتیبوں میں اخبار یا تواریخ کی کتابیں عبرانی ترتیب کی آخری کتابیں ہیں۔ عبرانی کتابوں کا یونانی ترجمہ شروع ہی سے نفسِ مضمون کے مطابق ترتیب دیا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اس بارے میں یونانی ترجمے کی ترتیب کے فلسطینی ترتیب سے متفرق ہونے کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ یونانی ترجمہ آہستہ آہستہ غالباً اُس ترتیب میں ہوتا رہا جو ترتیب یونانی ترجمے میں پائی جاتی ہے اور اِس کی وجہ یہ معلوم نہیں ہوتی کہ اسکندروی یہودیوں نے خود مختار ہوکر یہ ترتیب قائم کردی۔ سیپٹواجنٹ یعنی ترجمۂ سبعینیہ کے جو مخطوطات یا قدیمی قلمی نسخے اب موجود ہیں اُن میں کتابوں کی ترتیب میں بڑا فرق پایا جاتا ہے۔ کسی میں ترتیب کچھ ہے کسی میں کچھ۔

لیکن عبرانی ترتیب سے ان کا عام فرق یہ ہے کہ راعوت قضات کے بعد رکھی گئی ہے۔ اور مرثیے نامی کتاب ارمیا کے بعد رکھی گئی ہے۔ اخبار۔ عزرا اور نحمیاہ کی کتابیں ملوک کی کتابوں کے بعد

رکھی ہوئی ہیں۔ ایوب کی کتاب مزامیر اور امثال کی کتابوں سے پہلے ہے۔
چھوٹے انبیا بڑے انبیا سے پہلے ہیں۔ دانیال کی کتاب حزقیال کی کتاب کے
بعد ہے۔ چھوٹے انبیا کی ترتیب یہ ہے۔ ہوشیع۔ عاموس میکا۔ یوئیل۔
عوبدیاہ۔ یونس۔ نحوم۔ حبقوق۔ صفن ۔ حجّائی۔ زکریا اور ملاکی۔ اسکندری
قانون یا دوسرے قانون کی کتابوں میں سے طوبیاہ اور یہودیت کو عام طور پر
استیر کے بعد رکھا گیا ہے۔ حکمت اور یشوع بن سیراخ نشید الاناشید
کے بعد ہیں۔ بارو ک کی کتاب جس میں ارمیا کا خط بھی ہے وہ مرثیے
نامی کتاب کے بعد ہے۔ سوسن کی کہانی۔ تین جوانوں کا گیت۔ بعل کی
کہانی اور اژدہا کی کہانی دانیال کی عبرانی کتاب کے بعد ہیں مکابیین کی پہلی
اور دوسری کتابیں آخر میں ہیں۔

الفریڈ راہلفس کے سپٹواجنٹ کے
ایڈیشن میں ترتیب کچھ مختلف ہے۔ اس ایڈیشن میں نشید الاناشید
کے بعد ایوب ہے اور ایوب کے بعد حکمت اور حکمت کے بعد یشوع
بن سیراخ ہے۔ ارمیا کے بعد بارو ک اور بارو ک کے بعد مرثیے اور مرثیے
نامی کتاب کے بعد ارمیا کا خط ہے جو ہماری اردو بائبل میں بارو ک کی کتاب
کا چھٹا باب ہے۔ اس کو الگ اس لئے رکھا گیا ہے کیونکہ حقیقت میں
یہ باب بارو ک کی کتاب کا حصہ نہیں ہے۔ بارو ک کی کتاب پانچویں باب
کے ساتھ ختم ہو جاتی ہے۔ یہ خط ایک جدا تصنیف ہے اور الہامی
اور قانونی ہے۔ حزقیال کے بعد سوسن کا تذکرہ ہے۔ سوسن کی کہانی کے
بعد دانیال کی عبرانی کتاب کا یونانی ترجمہ ہے۔ اور تین جوانوں کا گیت
جو دانیال کی عبرانی کتاب کا جزو نہیں ہے بلکہ یونانی حصہ ہے وہ عبرانی

کے یونانی ترجمے کے تیسرے باب میں درج کیا گیا ہے۔
اردو بائبل میں یہ حصہ تیسرے باب کی
چوبیسویں آیت سے لے کر نوے ویں آیت کے آخر تک ہے۔ دانیال
کے بعد دانیال کے دو یونانی حصے ہیں پہلے بعل کی کہانی ہے اور پھر
اژدہا کی کہانی ہے۔ اس ایڈیشن کی ترتیب میں مکابیین کی کتابیں سپٹواجنٹ
کی آخری کتابیں نہیں ہیں بلکہ یونانی حصوں سمیت دانیال کی کتاب آخری
کتاب ہے اور سپٹواجنٹ کا بالکل آخری حصہ دانیال کی کتاب کا وہ
یونانی حصہ ہے۔ جو اژدہا کی داستان پر مشتمل ہے۔ یاد رہے کہ سوسن
کی کہانی۔ تین جوانوں کا گیت۔ بعل کی کہانی اور اژدہا کی کہانی عبرانی دانیال
کے حصے نہیں ہیں۔

مُقدّس جیروم کی ترتیب :-

مُقدّس جیروم عبرانی کتابوں کی یہودی
ترتیب کے مندرجہ ذیل ترتیب ہونے کا دعویٰ دار ہے۔

الف :- **تورات** :-

ب :- **انبیا** :-

یوشع[1]۔ قضات بمع راعوت[2]۔ سموئیل[3]۔ ملوک[4]۔ اشعیا[5]۔ ارمیا بمع مرثیے[6]۔
حزقیال[7]۔ بارہ چھوٹے انبیا[8]۔

ج :- **پاک نوشتے** :-

ایوب[1]۔ مزامیر[2]۔ امثال[3]۔ جامع[4]۔ نشید الاناشید[5]۔ دانیال[6]۔ اخبار[7]
عزرا (عزرا۔ نحمیاہ)[8] استیر[9]۔

راعوت۔ مرثیئے۔ ایوب۔ دانیال اور اخبار کے رکھے جانے کے مقاموں میں سیپٹواجنٹ کے اثر کا عکس پایہ جاتا ہے یعنی اِن کتابوں کے رکھے جانے کی جگہیں مُقدّس جیروم نے اُس اثر کے باعث اِس طرح بیان کی ہیں جو سیپٹواجنٹ میں ہیں۔

اگر اِن عبرانی کتابوں کی جماعت بندی

نفسِ مضمون کے لحاظ سے ہو تو وہ یُوں ہے:۔

الف:۔ تواریخی:۔

۱۔ توریت اور یوشع میں اُمّت کے آغاز۔ اسرائیلی حکومت کی بنیاد اور فلسطین میں قیام پذیر ہونے کی تاریخ ہے۔ ان کتابوں کے اس مجموعے کا نام نفسِ مضمون کے لحاظ سے علما نے قوم اور مُلک بھی تجویز کیا ہے۔ توریت یا پہلی پانچ کتابوں کا نفسِ مضمون قوم کا بننا اور اُس سے مُلکِ فلسطین کے ملنے کا وعدہ کیا جانا اور یوشع کی کتاب کا نفسِ مضمون قوم کو مُلکِ موعود کا مل جانا ہے۔

۲۔ قضات۔ سموئیل اور ملوک میں اُمّت کی تاریخ بادشاہی کی بربادی تک ہے۔

۳۔ عزرا اور نحمیاہ میں بابلی جلاوطنی سے واپسی کے حالات اور واپسی کے زمانے کے شخصی تذکرے بھی پائے جاتے ہیں۔

۴۔ راعوت۔ استیر اور اخبار میں خاص تاریخی واقعات اور تاریخی صورتیں پائی جاتی ہیں۔

ب:۔ نبوی:۔

اشعیا۔ ارمیا۔ حزقیال اور یونس کے سوا چھوٹے انبیا۔

ج:۔ شاعرانہ:۔

۱۔ مزامیر اور مرثیئے مُوسیقانہ ہیں یعنی اِن میں ایسی شاعری پائی جاتی ہے جو ساز کے ساتھ گائی جا سکے۔

۲۔ نشید الانشاد میں چوپانی یا دیہاتی شاعری پائی جاتی ہے۔ یہ ایسی شاعری ہوتی ہے جو گوالے چوپان اور دیہاتی گاتے ہیں۔

د:۔ معلمانہ یا تعلیمی:۔

۱۔ ایوب۔ یہ کتاب ڈرامائی ہے یعنی یہ ڈرامے کی صورت میں ہے۔

۲۔ یونس۔ یہ تمثیلی ہے یعنی یہ تمثیل کی صورت میں ہے۔

ہ:۔ حکیمانہ:۔

۱۔ امثال۔ یہ کتاب امثالی ہے اس میں امثال بیان کی گئی ہیں۔

۲۔ جامع۔ یہ کتاب تصورانہ یا فکریہ ہے۔ اس میں غور و خوض کیا ہُوا کلام پایا جاتا ہے۔

و:۔ مکاشفائی:۔

۱۔ دانیال کی ساری عبرانی کتاب۔ حزقیال باب ۴۰ سے باب ۴۸ کے آخر تک۔

۲۔ زکریاہ پہلے باب سے چھٹے باب کی آٹھویں آیت تک اور نویں باب سے چودھویں باب کے آخر تک۔

یہ مکاشفہ ہیں کیونکہ اِن میں مکاشفائی طرز کلام پایا جاتا ہے۔ دانیال کی کتاب مکابی زمانے کا مکاشفہ ہے۔

عبرانی بائبل کی ترتیب :-

عبرانی بائبل میں کتابوں کی ترتیب اور شمار وقتاً فوقتاً بدلتے رہے ہیں مثلاً کبھی مرثئیے اور راعوت انبیا کے مجموعے میں شامل کی جاتی تھیں اُس وقت راعوت کو قضات کی کتاب کے ساتھ ملا کر ایک کتاب شمار کیا جاتا تھا اور مرثئیے ارمیا کی کتاب کے ساتھ شامل کر کے اِن دونوں کتابوں کو ایک کتاب سمجھا جاتا تھا اور یُوں نوشتوں کی کتابیں جو عموماً تیرہ ہوتی تھیں تعداد میں گیارہ رہ جاتی تھیں اور انبیا میں دو تصانیف کا یعنی راعوت اور مرثیوں کی کتاب کا اضافہ ہو جاتا تھا مگر انبیا کی کتابوں کا شمار نہیں بڑھتا تھا وہ دس ہی شمار ہوتی تھیں۔ آج کل عبرانی بائبل میں روایتی یا مسورائی ترتیب پائی جاتی ہے جسے وسطی زمانوں کے بڑے بڑے یہودی علما نے اختیار کیا۔

توریت یا شریعت اسفارِ خمسہ پر مشتمل ہے۔ پانچ کتابوں کے اس مجموعے میں ہر کتاب کا عبرانی نام کتاب کے پہلے عبرانی لفظ یا پہلے عبرانی الفاظ پر رکھا گیا ہے۔ یہاں ان عبرانی الفاظ یا عبرانی ناموں کا ترجمہ لکھا جاتا ہے۔ مثلاً تکوین کے عبرانی نام کا مطلب ہے "ابتدا میں"۔ خروج کے عبرانی نام کا مطلب ہے" اور یہ ہیں نام"۔ احبار کا" اور بلایا"۔ عدد کا "بیابان میں" اور تثنیہ شرع کے نام کا ترجمہ ہے کہ "یہ وہ باتیں ہیں"۔

دانیال۔ عزرا۔ نحمیاہ ۱۔ اخبار ۔۲۔ اخبار

متفرق حصہ ہے اور یہ بعض اوقات پچھلے نوشتے کہلاتا ہے کیونکہ مزامیر

امثال اور ایوب کی کتابیں جو شاعرانہ ہیں کبھی کبھی پہلے نوشتے بھی کہلاتی ہیں اور نشید الانشاد۔ راعوت۔ مرثئیے۔ جامع اور استیر کی کتابیں پانچ طومار یا طوامیر خمسہ کہلاتی ہیں۔

ان مُقدّس کتابوں کی تہری تقسیم محض ذہنی اور خیالی نہیں اور نہ اس سے الہام کے تین درجے مراد ہیں یعنی اس سے یہ مراد نہیں کہ توریت اوّل درجے کی الہامی ہے۔ انبیا کے صحائف دوسرے درجے کے الہامی ہیں اور نوشتے تیسرے درجے کے الہامی ہیں۔ تہری تقسیم کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ تہری تقسیم ایک حقیقت پر مبنی ہے اور وہ حقیقت یہ ہے کہ پہلے توریت الہامی تسلیم کی گئی یعنی قانونی مانی گئی پھر انبیا یعنی صحائفِ انبیا الہامی تسلیم کئے گئے یا قانونی قرار پائے اور اس کے بعد نوشتے الہامی تسلیم کئے گئے یعنی قانونی ماننے گئے۔

تلمود کے حصے بابا بتھرا میں زیادہ قدیم ترتیب پائی جاتی ہے۔ اور وہ یہ ہے :-

الف: توریت۔

ب :- انبیا۔ یوشع۔ قضات۔ سموئیل۔ ملوک۔ ارمیا۔ حزقیال۔ اشعیا اور چھوٹے انبیا۔

ج :- نوشتے۔ راعوت۔ مزامیر۔ ایوب۔ امثال۔ جامع نشید الانشاد۔ مرثئیے۔ دانیال۔ استیر۔ عزرا (عزرا۔ نحمیاہ) اور اخبار۔

بابا بتھرا کی ترتیب کی رُو سے پچھلے انبیا [illegible] ارمیا ہے اور یُوں پچھلے انبیا کا سارا مجموعہ ارمیا بھی کہا جاتا ہے۔

کبھی کوئی سارا مجموعہ اُس مجموعے کی پہلی کتاب کے نام پر بھی کہلاتا تھا۔ اُس مجموعے کی خواہ کسی کتاب کا حوالہ ہوتا لیکن وہ پہلی کتاب کے نام پر پیش کیا جاتا تھا مثلاً متی ۲۷: ۹ میں آیا ہے کہ "تب جو ارمیا نبی کی معرفت کہا گیا تھا پورا ہوا" مگر یہ پیشینگوئی زکریاہ نبی کی کتاب میں ہے پس "جو ارمیا کی معرفت کہا گیا تھا" کا مطلب یہ ہے کہ جو مجموعہ ارمیا کی معرفت کہا گیا تھا یعنی جو اُس مجموعے میں کہا گیا تھا جس کی پہلی کتاب ارمیا ہے پس وہ مجموعہ یا وہ جلد ارمیا کہلاتی تھی اور اگر اِس مجموعے کی کسی کتاب کا کوئی مقام ارمیا سے منسوب کیا جاتا تو اِس کا مطلب یہ نہیں ہوتا تھا کہ وہ بات لازمی طور پر اِس مجموعے کی پہلی کتاب یعنی ارمیا کی کتاب ہی سے ہے بلکہ یہ کہ اِس ارمیا نامی مجموعے یا ارمیا نامی جلد میں سے ہے پس متی ۲۷: ۹ میں ارمیا سے جلد ارمیا یا مجموعہ ارمیا مراد ہے کتاب ارمیا مراد نہیں ہے۔

عبرانی عہدِ عتیق کی تہری تقسیم مکاشفۂ الٰہی

کا عام خاکہ پیش کرتی ہے چنانچہ تورات حکومتِ الٰہی کا بنیادی تصور پیش کرتی ہے۔ صحائفِ انبیا اُس کی ترقی کو ظاہر کرتے ہیں انبیا کی کتابیں ایک تو تاریخ کی روشنی میں حکومتِ الٰہی کی ترقی کو ظاہر کرتی ہیں اور دوسرے اِن کا الٰہی صلاحوں کے ساتھ تعلق ہونے سے یعنی الٰہی صلاحوں کے ذریعے سے حکومتِ الٰہی کی ترقی کو ظاہر کرتی ہیں۔ نوشتوں میں اہلِ الٰہی حکومت کی سوچ بچار اور باطن بینی کے خیال کو محفوظ رکھا گیا ہے یعنی حکومتِ الٰہی کے بارے میں سوچ بچار اور اپنے آپ کو پڑھ کر یا اپنے خیالات احساسات اور جذبات کو جاننے کے ذریعے سے حکومتِ الٰہی کے تصور کو محفوظ

رکھا گیا ہے پس نوشتوں میں حکومتِ الٰہی کا خیال باطن بینی اور سوچ بچار کی بنا پر قائم اور محفوظ ہے۔

سموئیل۔ ملوک۔ اخبار اور عزرا کی عبرانی

کتابیں یہودیوں نے پندرھویں صدی مسیحی سے پہلے دو دو حصوں یا دو دو کتابوں میں تقسیم نہیں کی تھیں۔ سموئیل کی کتاب ۱۔سموئیل اور ۲۔سموئیل میں ملوک کی کتاب ۱۔ملوک اور ۲۔ملوک میں تواریخ یا اخبار کی کتاب ۱۔اخبار اور ۲۔اخبار میں اور عزرا کی کتاب عزرا اور نحمیاہ میں تقسیم کی گئی۔ ان عبرانی کتابوں کی دو دو کتابوں میں تقسیم پندرھویں صدی مسیحی میں کی گئی تھی۔ سیپٹواجنٹ میں تو اِن کی تقسیم مسیح کی آمد سے پہلے کی گئی تھی لیکن عبرانی میں اِن کی تقسیم پندرھویں صدی مسیحی میں کی گئی تھی۔ ولگیٹ میں چوتھی صدی مسیحی میں اِس تقسیم کو قبول کیا گیا تھا۔ اِس لاطینی ترجمے میں بھی یہ کتابیں دو دو کتابوں میں تقسیم کی ہوئی ہیں۔

تلمود میں اِشعیا کا مقام خاص ہے۔ تلمودی

ترتیب کے مطابق اِس کا مقام حزقیال کے بعد ہے۔ پہلے ارمیا پھر حزقیال اور پھر اِشعیا ہے۔ یہودی مفسرین کہتے تھے کہ یہ ترتیب نفسِ مضمون کی بنا پر ہے لیکن یہ وجہ خیالی یا قیاسی ہے۔ آج کل بعض علما نے اس ترتیب کو اس بات کا ثبوت سمجھا ہے کہ اشعیا کی کتاب کا دوسرا اور تیسرا حصّہ بابلی جلاوطنی اور اُس کے بعد کے زمانے کے ہیں۔ اشعیا کی کتاب کا دوسرا حصّہ چالیسویں باب کے شروع سے پچپنویں[۵۵] باب کے آخر تک ہے۔ اس حصّے میں ۱۶ باب ہیں اور یہ حصّہ جلاوطنی کے زمانے کا ہے اور تیسرا حصّہ چھپنویں باب سے لے کر چھیاسٹھویں[۶۶] باب

کے آخر تک ہے اور یہ گیارہ بابوں پر مشتمل ہے۔ اور یہ جلاوطنی
سے واپسی کے زمانے کا ہے۔

وہ علماء یہ کہتے ہیں کہ اشعیا کی کتاب کو
تیسری جگہ میں رکھنا ترتیبِ زمانی کی بنا پر ہے۔ یعنی یہ ترتیب زمانے
کے لحاظ سے ہے۔ چونکہ اشعیا کے دوسرے اور تیسرے حصوں کا زمانہ
ارمیا اور حزقیال کے بعد ہے اس لئے تلمودی ترتیب میں اشعیا کو ارمیا
اور حزقیال کے بعد رکھا۔ ہوسکتا ہے کہ یہ ترتیب اِن کتابوں کی محض ضخامت
کی بنا پر ہو۔ مسوراتی ترتیب ناموں کی زمانی ترتیب کے مطابق ہے۔
کیونکہ زمانے کے لحاظ سے پہلے اشعیا ہُوا ہے پھر ارمیا اور پھر حزقیال۔
مسوراتی عہدِ عتیق میں یہی ترتیب ہے یعنی پہلے اشعیا کی کتاب ہے
پھر ارمیا کی ہے اور پھر حزقیال کی ہے۔

یونانی اور لاطینی عہدِ عتیق:-

عہدِ عتیق کے یونانی ترجمے سیپٹواجنٹ
اور لاطینی ترجمے ولگیٹ کی کتابیں اس ترتیب سے ہیں۔ یونانی اور لاطینی
بائبلوں اور اُن کے تمام کیتھولک تراجم میں کچھ ایسی کتابیں پائی جاتی ہیں۔
جو نہ تو عبرانی بائبل میں پائی جاتی ہیں اور نہ اُن تراجم ہی میں پائی جاتی
ہیں جن کی رُو سے پرانے عہدنامے کے الہامی نوشتے کا واحد چشمہ عبرانی
بائبل ہی ہے۔ عبرانی بائبل انتالیس ۳۹ کتابوں کا مجموعہ ہے۔ پانچ ۵
توریت کی۔ اکیس ۲۱ انبیا کی اور تیرہ ۱۳ نوشتوں کی۔ یہ کُل انتالیس ہوئیں۔
پراٹسٹنٹ پرانا عہدنامہ انہیں ۳۹ کتابوں پر مشتمل ہے اور جو تراجم

پراٹسٹنٹ مسیحیوں نے کئے ہیں عہدِ عتیق کے ان تراجم میں یہ ۳۹ کتابیں ہی
ہوتی ہیں مگر یونانی اور لاطینی بائبلوں میں اِن ۳۹ کتابوں کے علاوہ سات
اور کتابیں بھی پائی جاتی ہیں وہ یہ ہیں۔ طوبیاہ۔ یہودیت۔ حکمت۔ یشوع
بن سیراخ۔ باروک۔ ۱۔ مکابیین اور ۲۔ مکابیین۔ اور استیر اور دانیال کے
یونانی حصے۔ وہ حصے یہ ہیں۔ استیر کے دسویں باب کی چوتھی آیت سے
لیکر سولھویں باب کے آخر تک یعنی چوبیسویں آیت کے آخر تک اور
دانیال کے تیسرے باب کی چوبیسویں آیت سے لے کر نوّے ویں آیت
کے آخر تک اور یہ سڑسٹھ آیات ہیں اور تیرھواں اور چودھواں دو ابواب
پورے پورے۔

یہ کتابیں اور حصص دوسرے قانون کی الہامی
تصانیف ہیں اور یہ دوسرے قانون کی اس لئے کہلاتی ہیں کیونکہ یہ دوسرے
قانون یعنی اسکندروی یہودیوں کے قانون سے ماخوذ ہیں فلسطینی یہودیوں
کے قانون سے نہیں۔ پہلے قانون کو فلسطینی قانون اور دوسرے کو اسکندروی
قانون کہتے ہیں۔ پرانے عہدنامے کے دونوں قانونوں کی کُل کتابیں
۳۹ + ۷ = ۴۶ ہیں۔

عہدِ عتیق میں اِن کتابوں کے رکھے جانے کی ترتیب یوں ہے۔
نحمیاہ کے بعد طوبیاہ اور طوبیاہ کے بعد یہودیت اور یہودیت کے بعد
استیر ہے۔ پھر نشید الانشاد (غزل الغزلات) کے بعد حکمت اور حکمت
کے بعد یشوع بن سیراخ اور یشوع بن سیراخ کے بعد اشعیا ہے۔ پھر
مرثیے کے بعد باروک اور باروک کے بعد حزقیال ہے۔
پھر ملاکی کے بعد ۱۔ مکابیین اور ۱۔ مکابیین کے بعد ۲۔ مکابیین ہے۔

کیتھولک اور پراٹسٹنٹ اردو عہدِ عتیق کی جن چند کتابوں کے ناموں اور ہجوں میں فرق پایا جاتا ہے وہ یہ ہیں۔

کیتھولک عہدِ عتیق		پراٹسٹنٹ عہدِ عتیق
تکوین : پیدائش		نشید الاناشید = غزل الغزلات
عدد = گنتی		اشعیا : یسعیاہ
تثنیہ شرع = اِستثنا		ارمیا : یرمیاہ
یوشع = یشوع		مرثیے : نوحہ
قضات = قضاۃ		حزقیال : حزقی ایل
راعوت = رُوت		دانیال = دانی ایل
۱۔ملوک = ایسلاطین		ہوشیع : ہوسیع
۲۔ملوک = ۲۔سلاطین		یوئیل = یوایل
۱۔اخبار = ۱۔تواریخ		عوبدیاہ : عبدیاہ
۲۔اخبار = ۲۔تواریخ		یونس = یوناہ
استیر = آستر		میکا = میکاہ
مزامیر = زبور		نحوم = ناحوم
جامع = واعظ		حجائی = حجیؔ

حصہ ب:۔ عہدِ جدید کی کتابیں

عہدِ جدید کی کل ستائیس ۲۷ کتابیں ہیں پانچ ۵ تاریخی کتابیں ہیں۔ اکیس ۲۱ تعلیمی ہیں اور ایک نبوی ہے۔ تاریخی کتابوں میں سے

چار اناجیل ہیں ان میں خداوند مسیح کا کلام اور کام مرقوم ہے۔ پانچویں تاریخی کتاب اعمال کی کتاب ہے اِس میں مسیحیت کے آغاز مسیحیت کی بنیاد پڑتے اور اس کی ابتدائی اشاعت کا بیان ہے۔ انجیلیں چار ہیں اور انہیں اناجیل اربعہ کہتے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ مُقدس متی کی انجیل۔ مُقدس مرقس کی انجیل۔ مُقدس لوقا کی انجیل اور مُقدس یوحنا کی انجیل۔ انجیل کے معنی خوشخبری ہیں۔ خُداوند یسوع مسیح کی تعلیم انجیل کہلاتی ہے کیونکہ اِس میں خُدا کی بادشاہی کی آمد کی خوشخبری پائی جاتی ہے۔ اور ان چار کتابوں کو بھی انجیل کہتے ہیں کیونکہ ان میں خُدا کی بادشاہت کی آمد اور خُدا کی بادشاہت کے بادشاہ کی آمد کی خوشخبری پائی جاتی ہے۔

عہدِ جدید کے دو قانون:۔

عہدِ عتیق کی طرح عہدِ جدید کے بھی دو قانون ہیں۔ پہلے قانون کی بیس کتابیں ہیں یہ ہمیشہ اور سب جگہ مقبول رہیں اور دوسرے قانون کی سات کتابیں ہیں۔ ان کا ہر جگہ برابر اور یکساں علم نہ ہونے کی وجہ سے یہ کہیں مقبول اور کہیں مشکوک یا زیرِ بحث رہیں۔ چوتھی صدی مسیحی میں پُرانے عہدنامے کی سات کتابوں کی طرح اور پُرانے عہدنامے کی سات کتابوں کے ساتھ ان کتابوں کے بارے میں بھی حتمی مستقل اور پائیدار فیصلہ ہُوا۔ وہ سات کتابیں یہ ہیں۔ عبرانیوں کا خط۔ یعقوب کا خط۔ پطرس کا دوسرا خط۔ یوحنا کا دوسرا خط۔ یوحنا کا تیسرا خط۔ یہوداہ کا خط اور یوحنا عارف کا مکاشفہ۔

ان سات کتابوں کے علاوہ کتابوں کے

حصے بھی دوسرے قانون میں شامل ہیں اور وہ تین ہیں اور یہ ہیں۔ مرقس
کی انجیل کے سولہویں باب کی نویں آیت سے بیسویں آیت کے آخر تک
یعنی اس باب کی آخری بارہ آیات۔ لوقا کی انجیل کے بائیسویں باب کی
۴۳ و ۴۴ دو آیات۔ اور یوحنا کی انجیل کے ساتویں باب کی ترپنویں
اور آٹھویں باب کی پہلی گیارہ آیات یعنی کُل بارہ آیات پس پہلے حصے
میں بارہ آیات ہیں۔ دوسرے میں دو آیات ہیں اور تیسرے میں بارہ
آیات ہیں۔

عہدِ جدید میں سات کتابیں اور تین حصے
دوسرے قانون کے ہیں اور اسی طرح پرانے عہد نامے کی بھی سات کتابیں
اور تین حصے دوسرے قانون میں شامل ہیں۔ پہلے قانون کی
۳۹ + ۲۰ = ۵۹ کتابیں ہیں اور دوسرے قانون کی چودہ کتابیں اور چھ
حصے ہیں۔ چھ حصوں سمیت بائبل کی کُل ۷۳ کتابیں ہیں۔ بعض اوقات
کیتھولک مسیحی بائبل کی کتابوں کی تعداد ۷۲ بیان کرتے ہیں اور اس کی
وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ ارمیا اور مرثیوں کی کتاب کو ایک کتاب شمار کر کے
پرانے عہد نامے کی تعداد ۴۵ شمار کرتے ہیں لیکن ان کو شمار کرنے کا
بہتر اور صحیح طریق انہیں ۴۶ شمار کرنا ہے اور بائبل کی کتابوں کی کُل تعداد
کو ۷۳ کہنا چاہیئے۔ ۷۲ نہیں کہنا چاہیئے۔

عہدِ جدید کے پانچ حصے۔

عہدِ جدید کو پانچ حصوں میں اس طرح
تقسیم کیا جا سکتا ہے کہ اس کے تاریخی حصے کو ایک کی بجائے دو حصے

بنا دیا جائے۔ پہلا حصہ خداوند مسیح کی زندگی کے تذکرات کا اور دوسرا
حصہ مسیحیت کی ابتدائی تاریخ کے تذکرات کا۔ پہلا حصہ چار اناجیل پہ
مشتمل ہے اور دوسرا حصہ رسولوں کے اعمال کی کتاب پہ۔ تیسرا حصہ
مقدس پولس رسول کے خطوں کا ہے۔ یہ حصہ تیرہ خطوط کا ہے۔ ان
میں سے ۹ خطوط کلیسیاؤں کے نام ہیں اور چار خطوط شخصوں کے نام
ہیں۔ ان تیرہ خطوط کے ساتھ چودھواں عبرانیوں کے نام کا خط بھی شامل
کیا جاتا ہے۔

عبرانیوں کے خط کا مصنف یقینی طور پہ
معلوم نہیں کہ کون ہے لیکن اس کا الہامی اور قانونی ہونا یقینی طور پہ
معلوم ہے اس کے مصنف کے بارے میں مختلف آراء ہیں کوئی اسے
مقدس پولس رسول کی تصنیف بتاتا ہے کوئی اپلوس کی۔ کوئی لوقا کی
کوئی برنباس کی اور کوئی اکولہ کی بیوی پرسقلہ کی۔ یہ خط کسی اسکندری ملہم
مسیحی کا لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے جو عہدِ عتیق کا ماہر تھا۔ اسکندریہ کا
ایسا مسیحی اپلوس تھا۔ غالباً یہ خط مقدس اپلوس کا لکھا ہوا ہے۔

چوتھا حصہ خطوطِ عام کا ہے۔ یہ سات خطوط
ہیں ایک خط مقدس یعقوب رسول کا۔ دو مقدس پطرس کے۔ تین مقدس
یوحنا کے اور ایک مقدس یہودہ کا۔ پانچویں حصے میں ایک کتاب ہے یعنی
مکاشفہ کی کتاب۔ یہ ترتیب لاطینی ولگیٹ سے ماخوذ ہے۔

عہدِ جدید کی کتابوں میں تاریخ اور رسولی تعلیم
پائی جاتی ہے۔ رسولی تعلیم تاریخ کے خیالات اور جذبات پہ مبنی ہے۔ الٰہی
زندگی کے حقائق اور الٰہی زندگی کے دنیا کی زندگی میں توسیع کا تذکرہ ترتیب

ہیں رسولی تعلیم سے پہلے ہے۔ تعلیم اور تنظیم تاریخی حقائق کے نتائج کے
طور پر ہیں۔ کتب عہدِ جدید مختلف قسم کی ہیں اور یہ فرق مصنفوں کے
مختلف نقاطِ نگاہ ہونے کے باعث ہیں۔ کسی نے کسی نقطۂ نگاہ سے
لکھا ہے اور کسی نے کسی سے اور اپنی اپنی مختلف شخصی اور مذہبی خصوصیتوں
کے باعث بھی ان کتابوں میں امتیازی صورتیں پیدا ہو گئی ہیں مگر اس
سے ان کی اصلی موافقت میں فرق نہیں پڑا۔ یہ اپنی اصلیت میں موافق
ہی ہیں۔

اناجیلِ متفقہ تین ہیں۔ ان میں مضمون کے
لحاظ سے ایک ہی عام نظریہ پایا جاتا ہے یہ کتابیں عہدِ جدید میں
پہلے رکھی ہوئی ہیں۔ یہ کتابیں مختلف قسم کے قارئین کے لئے یروشلیم
کی تباہی سے پہلے لکھی گئی تھیں۔ یروشلیم کی تباہی ۷۰ء میں ہوئی تھی۔
مقدس متی نے ان یہودیوں کے لئے لکھی تھی جو تبدیل ہو کر مسیحی ہو
گئے ہوئے تھے۔ مقدس مرقس نے رومی مسیحیوں کے لئے اور مقدس
لوقا نے یونانی مسیحیوں کے لئے لکھیں۔ یہ تینوں مصنف مسیح کی تعلیم کا
ایک ہی عام خاکہ پیش کرتے ہیں۔ یہ خاص کر بیرونی تاریخ کو پیش کرتے
ہیں اور ہمارے خداوند کی گلیلی خدمت کا خصوصیت کے ساتھ بیان
کرتے ہیں۔

مقدس یوحنا رسول نے اپنی انجیل یروشلیم
کی بربادی کے بعد لکھی تھی اور وہ اس خدمت کو خصوصیت سے بیان کرتا
ہے جو ہمارے خداوند نے یہودیہ میں کی تھی۔ اس میں مسیح کی تعلیم کا
روحانی خاصہ بیان کیا گیا ہے۔ یہ انجیل اناجیلِ متفقہ کے بعد رکھی ہوئی

ہے۔ چوتھی انجیل کی بلند پروازیاں پہلے سادہ الٰہی تعلیم کے پیش کئے
جانے کا بھی پتہ دیتی ہیں یعنی جہاں مسیح نے ایسی بلند اور روحانی تعلیم
دی وہاں اس نے سادہ تعلیم بھی دی تھی۔ اناجیلِ متفقہ میں سادہ تعلیم کی
موجودگی پائی جاتی ہے اور انجیلِ چہارم مسیح کے سوانح حیات کے ساتھ
پوری واقفیت کی طرف اشارہ کرتی ہے یعنی اس سے یہ ظاہر ہوتا
ہے کہ مسیح کی زندگی کے حالات صرف اُتنی قدر نہیں ہیں جن سے رسول
بخوبی اور کامل طور پر واقف تھے۔

اعمال کی کتاب چونکہ کلیسیا کی بنیاد کی
تاریخ ہے وہ مسیحیت کے بانی کے تذکرات کے بعد رکھی ہوئی ہے
اس کتاب کے پہلے بارہ بابوں میں خاص کر مقدس پطرس کی خدمت کا
ذکر ہے اور آخری سولہ بابوں میں مقدس پولوس کی خدمت کا بیان پایا
جاتا ہے۔ اعمال کی کتاب کے ان دو حصوں میں ایک تو اس مکاشفہ کا
ذکر کیا گیا ہے یعنی اس کلامِ الٰہی کا بیان کیا گیا ہے جو رسولوں نے
یہودی لوگوں کو سنایا پھر یہودی مسیحی کلیسیا کے بننے کا بیان پایا
جاتا ہے اور پھر غیر یہودی دنیا پر آہستہ آہستہ انجیل کا مکاشفہ ہوتا
رہنے کا بیان پایا جاتا ہے۔

خطوط میں سے سب سے پہلے مقدس پولوس
کے خطوط رکھے ہوئے ہیں۔ شاید اس کی وجہ ان کا زیادہ ضخیم ہونا ہے۔ اتفاق
سے وہ خطوط پہلے رکھے گئے ہیں جن کا اختیار بہت جلد تسلیم کر لیا
گیا تھا اور ان میں سے بعض ایسے ہیں جن کا تصنیفِ پولوس ہونا
آج کل بھی قبول کیا جاتا ہے مثلاً جرمنی کے ٹوبنگن مکتب والے بار

جیسے علما جنہوں نے مُقدّس پولوس کے تقریباً سب خطوں کے پولوس کی تصنیف ہونے سے انکار کیا مگر رومیوں اور ۱-۲ قرنتیوں اور غلاطیوں کے مُقدّس پولوس رسول کی تصنیف ہونے کا باؔر نے بھی انکار نہیں کیا۔

مُقدّس پولوس کے خطوط مسیح کی اور کلیسیا کی بنیاد کی تاریخ کے بعد رکھے ہُوئے ہیں اگر زیادہ وضاحت سے بتائیں تو یہ خطوط مُقدّس پولوس کی رومی قید کے بیان کے بعد رکھے گئے ہیں۔ اعمال کی کتاب مُقدّس پولوس کی رومی قید کے بیان کے ساتھ ختم ہوتی ہے اور اس کے بعد مُقدّس پولوس کے خطوط رکھے ہوتے ہیں۔ جو خطوط کلیسیاؤں کے نام ہیں وہ پہلے رکھے گئے ہیں اور عام طور پر ضخامت کے لحاظ سے رکھے گئے ہیں۔ اِن کے بعد وہ خطوط ہیں جو خاص خاص شخصوں کو لکھے گئے۔ عبرانیوں کے نام کا خط مُقدّس پولوس رسول کے خطوں کے آخر میں ہے اِس کی وجہ اِس کے مصنف کے بارے میں غیر یقینی علم اور جن کو یہ خط لکھا گیا اُن کا بھی پتہ نہیں دیا گیا کہ وہ کونسی کلیسیا کے لوگ ہیں۔

عام خطوط کا حِصّہ رسولوں کے خطوط کا چھوٹا سا حِصّہ ہے۔ یہ حِصّہ مُقدّس یعقوب مُقدّس پطرس مُقدّس یُوحنّا اور مُقدّس یہوداہ کے خطوط کا ہے۔ لفظِ عام سے یہ مُراد ہے کہ یہ خطوط کسی ایک ایک کلیسیا یا ایک ایک شخص کی طرف نہیں لکھے گئے تھے بلکہ اِن کا خطاب سب سے ہے مگر اِن خطوط میں سے اِس قسم کے خطوط خاص کر مُقدّس یعقوب کا خط اور مُقدّس پطرس کا پہلا خط ہی ہیں۔ مُقدّس پطرس کے دوسرے خط۔ مُقدّس یُوحنّا کے پہلے خط اور

مُقدّس یہوداہ کے خط سے یہ صاف اور واضح طور پر معلوم نہیں ہوتا کہ یہ خطوطِ عام ہیں یا خطوطِ خاص پس اِن تین خطوں کا خطوط عام ہونا مشکوک ہے اور مُقدّس یُوحنّا کا دوسرا خط اور تیسرا خط ہرگز خطوطِ عام نہیں ہیں کیونکہ دوسرا خط ایک کلیسیا کے نام ہے جس کو برگزیدہ بی بی کہا گیا ہے اور اُس کلیسیا کے شُرکا کو اس برگزیدہ بی بی کے فرزند کہا گیا ہے۔ اور تیسرا خط ایک خاص شخص گیُس کی طرف ہے اس لئے یہ دونوں خطوط قطعاً خطوط عام نہیں ہیں۔

مکاشفہ کی کتاب کا امتیازی خاصہ اور اُس کے آخری الفاظ قدرتی طور پر اس کتاب کو عہدِ جدید کے سارے مجموُعے کی آخری جگہ دیتے ہیں۔ اس کتاب کے آخری الفاظ یہ ہیں کہ "اَے خُداوند یسُوع آ۔ خُداوند یسُوع کا فضل مُقدّسوں کے ساتھ رہے"۔ پس یسُوع کی آخری آمد کو آخر میں بیان کرنے والی کتاب کا عہدِ جدید کے آخر میں ہونا نہایت موزوں ہے۔

عہدِ جدید کے موجودہ قلمی نُسخہ جات:۔

عہدِ جدید کے موجودہ مخطوطات یا قلمی نُسخوں کے مقابلہ سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اِس کی کتابوں کی ابتدائی تقسیم چار حصّوں میں تھی۔ پہلا حصّہ اناجیل اربعہ پر مشتمل تھا۔ دوسرے حِصّے میں رسولوں کے اعمال اور خطوطِ عام پائے جاتے ہیں۔ تیسرے حصّے میں خطوطِ پولوس تھے اور چوتھے حصّے میں مکاشفہ کی کتاب تھی۔

بعض اوقات خطوطِ پولوس دوسرا حِصّہ

اور اعمال اور خطوطِ عام تیسرا حصّہ ہے۔ یعنی مُقدّس پولوس رسول کے خطوط
اعمال اور خطوطِ عام سے پہلے رکھے ہوئے پائے جاتے ہیں اور اِن کو
اِس لئے پہلے رکھا گیا ہے کیونکہ خطوطِ پولوس کو قانونی یا الہامی اختیار
سب سے پہلے حاصل ہُوا تھا۔

اناجیل کی ترتیب بہت مختلف ہے۔
قدیمی مغربی کلیسیا میں عام ترتیب یہ تھی متی۔ یوحنّا۔ لُوقا اور مرقس یعنی
رسولوں کی اناجیل شاگردوں کی اناجیل سے پہلے پائی جاتی تھیں۔

موجودہ مخطوطات میں عبرانیوں کا خط ہمیشہ
اور ہر جگہ مُقدّس پولوس رسول کے خطوں میں پایا جاتا ہے۔ چوتھی صدی
کے یونانی نسخوں میں یہ تیموتاؤس کے پہلے خط سے پہلے پایا جاتا ہے۔
لیکن اس بہت ہی قدیمی قلمی نسخے میں جس سے ویٹیکن نسخہ نقل کیا گیا تھا
یہ ضرور غلاطیوں کے خط کے بعد پایا جاتا ہوگا۔

مغرب میں مُقدّس پطرس کے خطوط خطوطِ
عام کے شروع میں پائے جاتے تھے۔ اگر کتابوں کو ترتیبِ زمانی کے مطابق
تقسیم کیا جائے یعنی اُن کتابوں کو ایک طرف رکھا جائے جو یروشلیم کی بربادی
سے پہلے لکھی گئی تھیں اور اُن کتابوں کو الگ رکھا جائے جو یروشلیم کی بربادی
کے بعد لکھی گئی تھیں تو کتابوں کی تقسیم یوں ہوگی۔

وہ کتابیں جو سنہ ۷۰ء یعنی یروشلیم کی بربادی سے پہلے لکھی گئی تھیں۔

۱۔ تاریخی کتابیں۔ تین اناجیلِ متفقہ یعنی متی مرقس اور لُوقا کی اناجیل اور
رسولوں کے اعمال۔

۲۔ خطوطِ عام۔ یعقوب کا خط۔ مقدس پطرس کا پہلا اور دوسرا خط اور

یہوداہ کا خط۔

۳۔ خطوطِ پولوس۔

(ا) تسالونیکیوں کا پہلا اور دوسرا خط۔
(ب) کرنتھیوں کا پہلا اور دوسرا خط۔ غلاطیوں اور رومیوں۔
(ج) رومی قید کے خطوط۔ فلپیوں۔ کلسیوں۔ افسیوں۔ فلیمون۔
(د) چوپانی خطوط۔ تیموتاؤس کا پہلا اور دوسرا خط۔ طیطس کا خط۔

وہ کتابیں جو یروشلیم کی بربادی کے وقت یا اس کے قریب لکھی گئی تھیں۔

(ا) عبرانیوں کے نام کا خط۔
(ب) مکاشفہ۔ بعض علما کے نزدیک مکاشفہ یروشلیم کی بربادی کے
قریب لکھی گئی تھی لیکن علما کی اکثریت اِسے پہلی صدی کے آخر کی
تصنیف مانتی ہے یعنی یہ کہ یہ سنہ ۹۵ء یا سنہ ۹۶ء میں لکھی گئی تھی۔
اغلب ہے کہ سنہ ۹۶ء میں لکھی گئی تھی۔

وہ کتابیں جو یروشلیم کی بربادی کے بعد لکھی گئی تھیں۔

انجیلِ یوحنّا۔ خطوطِ یوحنّا اور مکاشفہ کی کتاب۔ مقدس یوحنّا رسول
کی یہ پانچوں کتابیں پہلی صدی مسیح کے آخر میں لکھی گئی تھیں۔

عہد جدید کی کتابوں کے نام:۔

نئے عہد نامے کی کتابوں کے نام یہ ہیں:۔

۱۔ تاریخی کتابیں:۔

یہ پانچ ہیں:۔

ا۔ اناجیلِ اربعہ۔ متی مرقس لُوقا اور یُوحنا کی اناجیل۔ یہ تعداد میں چار ہیں۔

ب۔ رسولوں کے اعمال کی کتاب۔

۲۔ تعلیمی کتابیں:۔

یہ تعداد میں ۲۱ ہیں:۔

ا۔ مُقدس پولوس کے تیرہ خطوط۔ رومیوں۔ ۱۔ قرنتیوں۔ ۲۔ قرنتیوں۔ غلاطیوں۔ افسیوں۔ فلپیوں۔ کلسیوں۔ ۱۔ تسالونیکیوں۔ ۲۔ تسالونیکیوں۔ ۱۔ تیموتاؤس۔ ۲۔ تیموتاؤس۔ طیطس اور فلیموں۔

ب۔ عبرانیوں کے نام کا خط۔

ج۔ دوسرے رسولوں کے سات خطوط۔
یعقوب کا ایک خط۔ پطرس کے دو خط۔ یُوحنا کے تین خط اور یہودہ کا ایک خط۔

۳۔ نبوی یا مکاشفائی کتاب:۔

مُقدس یُوحنا رسول کا مکاشفہ۔

کیتھولک اور پروٹسٹنٹ عہدِ جدید کی کتابوں کے تلفظوں اور ہجوں کا فرق درج ذیل ہے۔

(جا کہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ ہو)

ہجوں کا فرق

کاتھولک	پروٹسٹنٹ	کاتھولک	پروٹسٹنٹ
قرنتیوں	کُرنتھیوں	تیموتاؤس	تیمُتھیس
غلاطیوں	گلتیوں	طیطس	ططس
فلپیوں	فلپیوں	یہودہ	یہوداہ
تسالونیکیوں	تھسلُنیکیوں		

حصہ ج:۔ بائیبل مُقدس کے تراجم

پراٹسٹنٹ اُردو تراجم:۔

انجیلِ مُقدس کا جو اردو ترجمہ سب سے [illegible] کیا گیا تھا وہ پادری شلٹز صاحب نے کیا تھا۔ یہ پادری صاحب ڈنمارک [illegible]۔ اور انہوں نے یہ ترجمہ سنہ ۱۷۳۹ء میں شروع کیا اور سنہ ۱۷۴۱ء میں ختم [illegible] انہوں نے انجیلِ مُقدس کے ترجمہ کے علاوہ تکوین کی کتاب کے چند [illegible] اور زبور اور دانی ایل کی کتاب کا بھی اُردو میں ترجمہ کیا۔ پادری شلٹز [illegible] جنوبی ہند میں رہتے تھے۔ لیکن اُردو زیادہ تر شمالی ہند میں مروج تھی [illegible] سے اِس ترجمے کی اُردو نہایت معمولی قسم کی تھی۔

سنہ ۱۸۰۴ء میں پادری ولیم ہنٹر صاحب نے [illegible]ستانی اصحاب کی مدد سے اناجیل کا ترجمہ کیا۔

پادری ہنری مارٹن ۱۸۰۶ء میں ہندوستان
میں آیا اور ۱۸۰۷ء میں مرزا فطرت کی مدد سے انجیل مُقدس کا ترجمہ شروع
کیا اور مارچ ۱۸۰۸ء میں ختم کر لیا۔ یہ ترجمہ بہت اچھے پایہ کا ہے۔ یہ ترجمہ
۱۸۱۷ء میں دیوناگری رسم الخط میں بھی چھاپا گیا اور پادری بولی نے انجیل
کے ہندی ترجمے کی بنیاد اسی ترجمے پر رکھی تھی۔

بنارس کی کمیٹی نے ۱۸۴۱ء میں عہدِ جدید
کی کتابوں کا اُردو میں ترجمہ کیا۔ یہ ترجمہ پادری ہنری مارٹن کے ترجمے پر مبنی
تھا۔ اِس کمیٹی کا صدر ڈاکٹر میتھر تھا اور اِس میں مرزا پور کے دو ہندوستانی
مسیحی بھی شریک تھے اِن میں سے ایک ہری بابو تھے جو برہمنوں میں سے مسیحی
ہُوئے تھے اور دُوسرے جان مسیح تھے جو ایک مسیحی شاعر تھے۔ کبھی کبھی
ڈاکٹر فینڈر بھی اِس کمیٹی کی مدد کیا کرتے تھے۔

۱۸۴۴ء میں عہدِ عتیق کی تمام کتابوں کا
اُردو میں ترجمہ ہو گیا۔ ڈاکٹر میتھر نے عہدِ جدید کے ترجمے کی نظرِ ثانی کرکے
دونوں عہد ناموں کو شائع کرایا۔ اِس ترجمے کو بنارس کا ترجمہ کہہ سکتے ہیں

۱۸۵۷ء سے ۱۸۷۰ء تک ڈاکٹر میتھر
بنارس کے ترجمہ کی نظرِ ثانی کرتا رہا۔ نظرِ ثانی کے بعد ایک نیا ایڈیشن
رومن اور عربی رسم الخط میں ۱۸۷۰ء میں مرزا پور سے شائع کیا گیا اور مدت
تک اُردو خواں پبلک اِس کو استعمال کرتی رہی۔ اِس کو مرزا پور کا
ترجمہ کہہ سکتے ہیں۔

بنارس اور مرزا پور کے ترجموں میں یہ
نقص تھا کہ اِن کی زبان ناقص تھی کیونکہ وہ شمالی ہند کے جنوب مشرقی علاقہ

کی اُردو تھی لیکن دہلی اور لکھنؤ کی زبان ٹکسالی سمجھی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں
اُردو نثر نے ۱۸۷۰ء کے بعد بہت ترقی کی پس متن کی صحیح قرأتوں
کے علاوہ زبان کے لحاظ سے بھی یہ ضرورت پڑی کہ ایک نیا ترجمہ
کیا جائے جس کی اُردو اعلیٰ قسم کی ہو۔

بائیبل سوسائٹی نے اِس غرض کے لئے
ایک کمیٹی مقرر کی جو ۱۸۹۳ء سے ۱۸۹۹ء تک کتبِ عہدِ جدید کی نظرِ ثانی
کرتی رہی۔ یہ کمیٹی پادری ایچ۔ ای۔ پرکنس۔ پادری ایچ۔ یُو وائٹ بریخٹ
سٹینٹسن۔ لالہ چندو لعل۔ پادری آر۔ ہاسکنس۔ پادری سی۔ بی۔ نیوٹن۔
پادری ٹی۔ جے۔ سکاٹ۔ پادری "تارا چند"۔ پادری جے۔ جی۔ ڈین۔ ڈاکٹر
جے سی۔ آر۔ یونگ۔ پادری ڈبلیو ہُوپر۔ پادری سی۔ اے آر جنویر۔
پادری ڈبلیو۔ مانسل۔ اور ڈاکٹر این۔ جے۔ نیوٹن پر مشتمل تھی۔ یہ نیا اُردو
ترجمہ ۱۸۸۱ء کے نئے انگریزی ترجمہ ریوائیزڈ ورشن پر مبنی تھا۔

۱۹۱۰ء کا نیا اُردو ترجمہ اسی صحیح ریوائیزڈ انگریزی ترجمہ پر مبنی ہے۔

۱۹۳۰ء میں عہدِ عتیق کی کتبِ مقدسہ
کا نیا اُردو ترجمہ شائع ہو گیا۔ یہ اُردو ترجمہ مرزا پور کے اُردو ترجمہ کی تصحیح
ہے۔ مترجمین کمیٹی کے صدر پادری جوئیل واعظ لال صاحب دہلوی
تھے لیکن وہ امثال ۱۰ : ۲۸ تک ہی ترجمہ کر سکے۔ جب وہ اِس
آیت کے الفاظ "صادقوں کی اُمید خوشی لائے گی" لکھ چکے تو اُن کے
دل کی حرکت اچانک بند ہو گئی اور اُن کی رُوح قفسِ عنصری سے پرواز کر
گئی اُن کی وفات کے بعد پروفیسر محمد اسماعیل صاحب صدر مترجم ہوئے۔
یہ کمیٹی مختلف اوقات میں پادری ولیم میچن۔ بشپ سی۔ ڈی۔ راکی۔

ڈاکٹر عنایت اللہ ناصر۔ پادری دینا ناتھ دہلوی اور پادری برکت اللہ پر مشتمل تھی اور مترجمین کی کوشش یہ تھی کہ جہاں تک انسانی طاقت سے ہو سکتا ہے اردو ترجمہ زبان اور متن کے لحاظ سے صحیح اور معتبر ہو اور اب اُردو خواں پبلک کے ہاتھوں میں کتبِ مقدسہ کا صحیح ترین متن خُدا کے فضل و کرم سے موجود ہے۔ اِس نعمت کے لئے اس کی حمد و تمجید ابدالآباد ہوتی رہے۔ آمین۔

نوٹ:۔ پراٹسٹنٹ اُردو تراجم کے بارے میں یہ سارا بیان پادری برکت اللہ صاحب کی کتاب صحتِ کتبِ مقدسہ سے ماخوذ ہے۔

کیتھولک اُردو تراجم:۔

پہلا کیتھولک اُردو ترجمہ عہدِ جدید کا ترجمہ تھا۔ یہ آگرہ کے بشپ ہارٹمین صاحب نے لاطینی سے کیا تھا۔ یہ بہت اچھا ترجمہ تھا اور عہدِ جدید کے موجودہ ترجمہ کے طبع ہونے تک یہی ترجمہ اُردو خواں کیتھولک پبلک میں مُروّج رہا۔

عہدِ عتیق کا ترجمہ فادر ولسنٹ۔ اوسی اور ڈاکٹر عطارد نے کیا۔ ڈاکٹر عطارد صاحب کیتھولک عربی ترجمہ سے ترجمہ کرتے تھے اور فادر ولسنٹ صاحب لاطینی ترجمہ سے مدد لیتے تھے۔ پراٹسٹنٹ اُردو ترجمہ سے اِس ترجمے کا مقابلہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اِس ترجمے کے کرنے میں پراٹسٹنٹ اُردو ترجمے سے خاصی مدد لی گئی تھی۔ چونکہ عہدِ عتیق بڑی ضخیم کتاب ہے اس لئے عہدِ عتیق کا یہ ترجمہ چار جلدوں میں شائع ہُوا تھا۔

پہلی جلد۔ تکوین سے راعوت تک ۱۹۲۲ء میں طبع ہوئی۔

دوسری جلد۔ املوک (اسموئیل) سے استیر تک ۱۹۲۳ء میں طبع ہوئی۔

تیسری جلد۔ ایوب سے یشوع بن سیراخ تک ۱۹۲۴ء میں طبع ہوئی۔

چوتھی جلد۔ اشعیا سے مکابیوں تک ۱۹۲۵ء میں طبع ہوئی۔

ہر ایک جلد ایک ایک ہزار کی تعداد میں چھپی تھی۔ پہلی دوسری اور چوتھی جلدوں کی ایک ایک کتاب کا ہدیہ ڈیڑھ ڈیڑھ روپیہ تھا اور تیسری جلد کی ہر کتاب کا ایک روپیہ۔

موجودہ اُردو ترجمہ کرنے والی کمیٹی چار افراد پر مشتمل تھی۔ فادر سلواتر صاحب، فادر ببیر ٹیس پیٹرسن صاحب فادر الورسٹ صاحب اور پال ارنسٹ۔ فادر سلواتر صاحب اس کمیٹی کے صدر تھے اور فادر ببیر ٹیس صاحب چیف مترجم تھے۔ وہ عبرانی اور یونانی زبانوں کے ماہر اور اعلیٰ پایہ کے ادیب تھے۔ یہ ترجمہ ساری بائیبل کا کیا گیا تھا اور اصل زبانوں یعنی عبرانی اور یونانی سے کیا گیا تھا۔ یہ ترجمہ قریباً ایک سال تک ملتان میں ہوتا رہا لیکن ترجمے کا آخری مہینہ یعنی مارچ ۱۹۵۷ء میں ترجمے کی تکمیل کا کام انارکلی لاہور میں کیا گیا۔ سینٹ پال سوسائٹی کی طرف سے روما میں ۱۹۵۸ء میں اِس کا پہلا ایڈیشن طبع ہُوا۔ اب تک اس کے دو ایڈیشن طبع ہو چکے ہیں۔

یہ ترجمہ صحت کے علاوہ زبان کے لحاظ سے بھی اعلیٰ پایہ کا ہے اس ترجمہ میں میری خاص تین باتیں یہ ہیں کہ نئے عہد نامہ میں جہاں جہاں پہلے لفظ نوکر لکھا تھا میں نے وہاں لفظ غلام لکھوایا۔ میں نے فادر صاحبان کو کہا کہ جہاں غلاموں پر اور بہت طرح کے

ظلم کئے جاتے تھے وہاں اِن پہ ایک ظلم مترجمین کی طرف سے یہ بھی ہُوا اور وہ یوں کہ انجیلِ مُقدس میں جو حسن سلوک کی تعلیم غلاموں کے لئے دی گئی ہے اور جو اچھا سلوک مسیح اور رسول غلاموں سے روا رکھتے تھے وہ "نوکر" ترجمہ کرنے سے نوکروں کے لئے روا رکھا گیا۔ یہ نیک سلوک غلاموں کے لئے نہیں بلکہ نوکروں کے لئے سمجھا گیا۔ یہ سُن کر فادر صاحبان نے نوکر کی بجائے غلام ترجمہ کرنا قبول کر لیا۔ دوسری بات عبرانیوں ۵ : ۷ کا ترجمہ ہے۔ اِس آیت کا پروٹسٹنٹ بائیبل میں ترجمہ یہ ہے کہ مسیح نے اس سے دعائیں اور التجائیں کی جو اس کو موت سے بچا سکتا تھا اور خُداترسی کے سبب سے اس کی سُنی گئی۔ فادر لبیرٹیس صاحب بھی یہی ترجمہ کرتے تھے لیکن میں نے کہا کہ مرزائی اس کا مطلب بالکل غلط نکالتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اس نے جو اس کو موت سے بچا سکتا تھا اُس سے دعائیں کیں اور اُس کی دعائیں سُنی گئیں۔ پس وہ موت سے بچایا گیا۔ وہ صلیب پر نہیں مرا تھا بلکہ صرف بیہوش ہو گیا تھا اور پھر وہ ہوش میں آ گیا اور تندرست ہو گیا۔ میں نے کہا کہ جس لفظ کا ترجمہ "سے" کیا گیا ہے اس کا ترجمہ "میں سے" بھی ہے۔ پس اس نے اُس سے دعائیں کیں جو اُسے موت میں سے بچا سکتا تھا یعنی مُردہ کو زندہ کرنے موت سے بچا سکتا تھا۔ خُدا نے اُسے تیسرے دن مُردوں میں سے زندہ کیا اور یوں اُسے موت میں سے یا موت سے بچایا۔ فادر لبیرٹیس صاحب کہتے رہے کہ وہ اسے موت سے بچا سکتا تھا لیکن بچایا نہیں لیکن حق یہ ہے کہ خُدا نے اُسے مُردوں میں سے زندہ کر کے اُسے بچایا تھا۔ فادر سلواتر صاحب نے میرا ترجمہ قبول فرما کر "موت میں سے"

درج کرایا۔ تیسری بات یہ ہے کہ متی ۱ : ۲۳ میں پروٹسٹنٹ بائیبل میں ترجمہ یُوں ہے "دیکھو ایک کنواری" میں نے کہا کہ یونانی میں کنواری کے ساتھ حرفِ تخصیص ہے اس لئے انگریزی میں اس کا ترجمہ اے ورجن نہیں بلکہ دی ورجن ہے اور اُردو میں ایک کنواری نہیں بلکہ کنواری ہے۔ یعنی دیکھو کنواری حاملہ ہوگی۔ اس کی بھی صحت کر دی گئی۔

اِس ترجمہ میں بہت سے الفاظ سخت مشکل ہیں۔ اعلیٰ پایہ کے زبان دانوں کو وہاں آسان الفاظ درج کرنا چاہئیں لیکن اس بات کا لحاظ رہے کہ بعض الفاظ مشکل تو ہیں لیکن اصل زبان سے لفظ کا ترجمہ اِسی لفظ سے ادا ہوتا ہے۔ مثلاً باغبان کے لئے فادر لبیرٹیس نے لفظ کرّام استعمال کیا ہے اور یہ لفظ اصل یونانی لفظ کو ادا کرتا ہے۔ کرّام کا مطلب ہے انگورستان کا مالی یا باغبان۔ باغبان کے لئے فادر لبیرٹیس نے لفظ کرّام استعمال کیا ہے۔ باغبان تو ہر طرح کے باغ کے مالی کو کہتے ہیں لیکن کرّام انگورستان ہی کا مالی ہوتا ہے۔

اِس ترجمہ میں تکوین کے پانچویں باب کی پانچویں آیت میں آدم کی عمر نوسو برس لکھی ہے لیکن یہاں نوسوتیس برس ہونا چاہیئے۔ یہ مترجمین کی غلطی نہیں بلکہ کاتب کی غلطی ہے۔ کتاب کا دوسرا ایڈیشن بھی چھپ چکا ہے لیکن اِس غلطی کی اصلاح نہیں کی گئی۔ تیسری آیت میں ہے کہ شیت کی پیدائش کے وقت آدم ایک سوتیس برس کا تھا چوتھی آیت میں ہے کہ اِس کی پیدائش کے بعد آدم آٹھ سو برس جیتا رہا اور پانچویں آیت میں نوسوتیس برس ہونا چاہیئے لیکن کاتب کی غلطی سے نوسو برس لکھا ہے۔ اگلے ایڈیشن میں کتابت کی غلطیوں کی صحت ضرور ہونا چاہیئے۔

تثنیہ شرع ۳۳ : ۲ کا ترجمہ :-

تثنیہ شرع ۳۳ : ۲ کے پراٹسٹنٹ اور کیتھولک ترجموں کی صحت :

قولِ حق اسلامی مشن سنت نگر لاہور کے

قول فیصل نامی کتابچہ کے مصنفین لکھتے ہیں کہ تحریف کے بارے میں عیسائیوں کی حرکات کا بھی ایک نمونہ و مثال ہم اپنے رسالہ اظہارِ حق بجواب کلام حق کے صفحہ ۴۴ پر دے چکے ہیں اور مثالوں اور تذکروں کی بجائے اسے ہی دوبارہ لکھے دیتے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ آپ اس کی تردید میں ایک لفظ بھی نہیں کہہ سکیں گے۔ وہ مثال یہ تھی۔

اُردو بائیبل مطبوعہ ۱۸۷۰ء میں جس کا نسخہ ہمارے پاس موجود ہے کتاب استثنا ۳۳ : ۲ میں لکھا ہے اور اُس نے کہا کہ خداوند سینا سے آیا اور شعیر میں اُن پر طلوع ہُوا فاران ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہُوا۔ دس ہزار قدسیوں کے ساتھ آیا اور اس کے داہنے ہاتھ میں ایک آتشی شریعت ان کے لئے تھی۔ جب علمائے اسلام نے اس حوالہ سے حضورِ صلعم کی بعثت کا استدلال کیا تو مسیحی مترجمین نے اس کو بدلنا ناگزیر سمجھا چنانچہ اردو بائیبل مطبوعہ ۱۹۶۵ء میں جس کا نسخہ بھی ہمارے پاس موجود ہے دس ہزار قدسیوں کے ساتھ آیا کے جُملے کو یوں تبدیل کر دیا اور لاکھوں قدسیوں میں سے آیا۔ یہ تو تھی پراٹسٹنٹ علما کی کاروائی لیکن رومن کیتھولک علما ان سے بھی بازی لے گئے ہیں۔ انہوں نے اپنے زعم میں اِس کا نام ونشان تک مٹاتے ہوئے اِس کی جگہ لکھ دیا ہے کہ وہ مریبہ کادش سے آیا۔ ان شواہد کے

ہوتے ہُوئے عیسائی لوگ کس منہ سے کہہ سکتے ہیں کہ ہم لوگوں نے تحریف نہیں کی" قولِ فیصل صفحات ۱۹، ۲۰۔

جواب۔ پراٹسٹنٹ بائبل :-

پراٹسٹنٹ بائبل میں دس ہزار کو لاکھوں میں تبدیل کرنے کی وجہ یہ ہے کہ جس عبرانی لفظ کا ترجمہ پہلے دس ہزار اور پھر لاکھوں کیا گیا وہ رِبّووتھ (רבבות) ہے۔ عبرانی بھی اُردو فارسی اور عربی کی طرح دائیں طرف سے پڑھی اور لکھی جاتی ہے۔ یہاں جو لفظ لکھا گیا ہے اس کا پہلا حرف "ر" دوسرا "ب" تیسرا "ب" اور چوتھا "تھ" ہے ב میں جب نقطہ ہو یعنی בּ اِس طرح لکھا ہو تو "ب" کی آواز دیتا ہے لیکن جب اِس میں نقطہ نہ ہو تو "بھ" ہوتا ہے لیکن "و" کی آواز دیتا ہے۔ رِبّووتھ جمع ہے اور اِس کا واحد رِباوا (רבוא) ہے اور ربادا کا معنی دس ہزار ہے اور رِبّووتھ کا معنی ہُوا کئی دفعہ دس ہزار اور اِس لئے یہ لفظ غیر معین کثیر تعداد کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے اور اُس وقت اس کا مطلب لاکھوں کروڑوں ہوتا ہے۔ ایڈورڈ رابنسن کی عہدِ عتیق کی عبرانی انگریزی ڈکشنری کے صفحہ ۹۵۸ میں רבבה کے معنی یہ لکھے ہیں" یہ لفظ مؤنث ہے اور اس کا مادہ רבב (راوَوْ RAVAV) ہے TEN THOUSAND ; A MYRIAD احبار ۲۶ : ۸۔ استثنا (تثنیہ شرع) ۳۲ : ۳۰۔ قضات ۲۰ : ۱۰۔

OFTEN FOR ANY GREAT INDEFINITE NUMBER ..

(اکثر دفعہ کسی بڑی غیر معین تعداد کے لئے) پیدائش (تکوین) ۲۴ : ۶۰۔ غزل الغزلات (نشید الانشید) ۵ : ۱۰۔ زبور ۹۱ : ۷۔ حزقی ایل ۱۶ : ۷۔ جمع רבבות

حالتِ مضافی רִבְבוֹת اور רְבָבָה ہے THE THOUSAND OFTEN FOR ANY GREAT AND INDEFINITE NUMBER زبور ۳: ۷۔ استثنا ۳۳: ۲ و ۱۷۔

پس عبرانی ڈکشنری کی رو سے استثنا ۳۳: ۲ میں یہ لفظ بصیغۂ جمع ہے اور بڑی اور غیر معین تعداد کے معنی میں استعمال ہُوا ہے تو پھر پہلے اُردو ترجمہ میں اس کا ترجمہ دس ہزار کیوں کیا گیا تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ مترجمین کو اُردو میں دس ہزار کے لئے کوئی ایک لفظ نہ ملا جس کو وہ جمع کی صورت میں لکھتے۔ دس ہزار دو لفظ ہیں اُردو میں ایسا ایک لفظ کوئی نہیں جو دس ہزار کے معنی دیتا ہو۔ پس مجبوراً انہوں نے اس کے واحد کے معنی میں ترجمہ کر دیا اور اس کے واحد کا معنی دس ہزار ہے جو لفظ استثنا ۳۳: ۲ میں ہے وہی پیدائش ۲۴: ۶۰ استثنا ۳۳: ۱۷۔ ۱۔ سموئیل ۱۸: ۷ و ۲۱: ۱۲ و ۲۹: ۵۔ اور زبور ۱۴۴: ۱۳ میں ہے اور اس کا ترجمہ لاکھوں کیا گیا ہے۔ کیا ان مقاموں میں بھی بعثت کی پیشنگوئیاں بگاڑی گئی ہیں؟

بعد کے علما نے دیکھا کہ استثنا ۳۳: ۲ کا ترجمہ ناقص اور نادرست ہے اور ترجموں کے ساتھ مقابلہ کرنے سے اور اس لفظ کے معنی کی تحقیق سے انہیں یہ معلوم ہُوا کہ یہ ترجمہ نادرست ہے اور اس لفظ کا لفظی معنی غیر معین بہت بڑی تعداد بھی ہے جو لاکھوں کروڑوں ہوتی ہے۔ بعثت کی پیشنگوئی اڑانے کا کسی کو خیال نہیں تھا۔ مسلم علما بائبل میں بعثت کی بہتیری پیشنگوئیاں بنایا کرتے ہیں۔ مترجمین کو مقامِ زیرِ بحث کو ان کے پیشنگوئی بنانے کی کوئی

پروا نہیں تھی۔ مسلم علما بعثت کی اور بھی بہتیری پیشنگوئیاں بائبل مقدس میں سے نکالا کرتے ہیں۔ انہوں نے انہیں کیوں تبدیل نہ کیا؟ فارسی ترجمہ میں استثنا ۳۳: ۲ کا ترجمہ یہ ہے کہ "او با کرورہا مقدسین آمد" اور پیدائش ۲۴: ۶۰ میں ہے "و رفقہ را برکت داده بوے گفتند۔ تو خواہر ما ہستی۔ مادرِ ہزار کرورہا باش"۔ استثنا ۳۳: ۲ میں جو لفظ ہے عین وہی پیدائش ۲۴: ۶۰ میں ہے اور دونوں جگہ اس لفظ کا ترجمہ کرورہا کیا گیا ہے۔

انگریزی عربی یونانی اور شامی یا آرامی میں عبرانی کی طرح دس ہزار کے لئے ایک ایک لفظ ہے لیکن لاطینی فارسی اردو ہندی اور پنجابی میں دس ہزار کے لئے ایک ایک لفظ نہیں ہے۔ انگریزی میں جو دس ہزار کے لئے ایک لفظ ہے وہ ہے اور اس کی جمع MYRIADS ہے۔ عربی میں رِبْوَہ ہے اور اس کی جمع رِبْوات ہے۔ یونانی میں μυριοι ہے اور جمع اس کی μυριοι ہے اور اس کی مختلف صورتوں میں سے μυριοι اور μυριοι ہیں اور اسی سے انگریزی لفظ MYRIAD آیا ہے یونانی ڈکشنریوں میں اس یونانی لفظ کا مطلب INNUMERABLE اور A MYRIAD اور TEN THOUSAND لکھا ہے۔ وہ انگریزی ڈکشنریاں جن میں انگریزی الفاظ کے معنی انگریزی میں بیان کئے گئے ہیں۔ ان میں MYRIAD کے معنی دس ہزار اور بے شمار بیان کئے گئے ہیں۔

شامی میں واحد رِبُو (ܪܒܘ) اور رِبُوتھا (ܪܒܘܬܐ) ہے اور جمع اس کی رِبوان (ܪܒܘܢ) اور رِبُواتھا (ܪܒܘܬܐ) ہے

آر۔ پین سمتھ ڈی ڈی اور جے پین سمتھ کی شامی ڈکشنری میں صفحہ
۵۲۶ کے پہلے کالم میں لکھا ہے "رِبُو۔ رِبُو تھا۔ جمع رِبْوان۔ رِبْوا تھا
A MYRIAD, TEN THOUSAND متی ۱۸: ۲۴ میں رِبُو بمعنی دس ہزار
آیا ہے۔ عبرانیوں ۱۲: ۲۲ اور یہوداہ ۱: ۱۴ میں رِبْوا تھا بمعنی لاکھوں آیا ہے
اور مکاشفہ ۵: ۱۱ میں رِبُو رِبْوان بمعنی لاکھوں کروڑوں استعمال ہوا ہے۔

پس عبرانی آرامی شامی عربی یونانی اور
انگریزی میں دس ہزار کے لئے ایک ایک لفظ ہے۔ لیکن لاطینی میں
دس ہزار کے لئے کوئی ایک لفظ نہیں ہے لاطینی میں ایک ہزار کو
MILLE ملے کہتے ہیں اس سے انگریزی لفظ MILLION آیا ہے
جس کا معنی دس لاکھ ہے۔ چونکہ لاطینی میں دس ہزار کے لئے ایک لفظ
نہیں ہے اس لئے متی ۱۸: ۲۴ میں لاطینی ترجمہ میں دو لفظ دیکیم ملیا
DECEM MILLIA آئے ہیں لیکن شامی ترجمہ میں یہاں ایک ہی لفظ
رِبُو آیا ہے۔

استثنا (تثنیہ شرع) ۳۳: ۲ میں جو
عبرانی لفظ ہے وہ دس ہزار نہیں بلکہ دس ہزار کی جمع ہے یعنی بہت
دفعہ دس ہزار اور اس لفظ کا معنی بہت دفعہ دس ہزار کی غیر معین
بہت بڑی تعداد بھی ہوتا ہے اس لئے فارسی ترجمہ "کروڑہا" اور
۱۹۶۵ء والا اردو ترجمہ "لاکھوں" لفظی اور بالکل صحیح ترجمہ ہے۔ اور
استثنا ۳۳: ۲ کا ۱۸۷۰ء والا اردو ترجمہ ناقص ہی نہیں بلکہ غلط ہے۔

اب رہا اس مقام میں لعنت کا سوال
تو اس میں لعنت کی پیشگوئی کہاں پائی جاتی ہے؟ دس ہزار قدسیوں

کے ساتھ آیا؟ کون آیا؟ خداوند آیا یعنی یہوہ YAHVEH آیا نہ کوئی
انسان۔ کن کے ساتھ آیا؟ قدسیوں کے ساتھ یعنی فرشتوں کے
ساتھ نہ کہ آدمیوں کے ساتھ۔ کہاں آیا؟ جزیرہ نمائے سینا میں۔
پس اس میں لعنت کی پیشگوئی کہاں ہے؟ یہ ماضی کی باتیں ہیں نہ کہ
مستقبل کی۔ یہ اُس وقت کے واقعات ہیں جب حضرت موسیٰ اپنی
اُمت کے ساتھ بیابان میں سفر کرتے تھے۔

اِس مقام پر ترجمے میں تبدیلی کرنے
کی غرض ترجمے کو درست کرنا تھی جو غرض مصنفین قولِ فیصل نے بتائی
ہے وہ ہرگز نہیں تھی جو دو شخص یسوع کے ساتھ صلیب دئے
گئے تھے انہیں پرانے ترجمے میں چور لکھا ہے۔ لیکن یونانی لفظ کا مطلب
چور نہیں بلکہ ڈاکو ہے۔ پس نئے ترجمے میں چور کی بجائے ڈاکو ترجمہ
کیا گیا۔ ایسا کرنے سے ترجمے کی صحت مقصود ہوتی ہے نہ کہ تحریف۔
پس اسلامی مشن سنت نگر لاہور والوں کا یہ دعویٰ کہ "ہمیں یقین ہے
کہ آپ اس کی تردید میں ایک لفظ بھی نہ کہہ سکیں گے" بالکل غلط اور
جھوٹا دعویٰ ہے اور ان کے اعتراض کا مفصل رد پیش کر کے ان کے
یقین کو غیر یقینی اور باطل ثابت کر دیا ہے اور ان کے اعتراض کے
اس حصے کی کامل تردید کر کے اِس اعتراض کی جان نکال دی ہے۔

نوٹ:- میرا یہ مضمون کلام حق مارچ ۱۹۸۰ء
میں شائع ہوا تھا اور اس مضمون کے بارے میں اس کے نیچے پادری
کے ایل ناصر صاحب، چیف ایڈیٹر کلام حق نے وہ رائے تحریر فرمائی
تھی جو درج ذیل ہے۔

"کلامِ حق۔ علامہ پال ارنسٹ صاحب کا تحقیقی مضمون اُن کی علمی قابلیت کا شاہکار ہے لیکن اسلامی مشن کے کارندے اِس علمی تحقیق کو کیسے سمجھ سکیں گے۔ علمی بحث تو ان کے بس کی بات نہیں ان کی دلچسپی تو دقیانوسی اعتراضات اور گستاخانہ طرزِ تحریر میں ہے (ایڈیٹر)"

کیتھولک اُردو بائیبل:۔

کیتھولک اُردو بائیبل جو ۱۹۵۸ء میں روما میں طبع ہوئی اُس میں استثنا (تثنیہ شرع) ۳۳ : ۲ کا ترجمہ "وہ لاکھوں قُدسیوں میں سے آیا" کی بجائے اور مریبہ، قادش میں آیا ہے! اِس کی وجہ یہ ہے کہ اسرائیل کے قیام کے مقاموں میں سے مریبہ قادش نہایت اہم اور مرکزی مقام تھا۔ یہاں وہ مدتِ مدید تک یعنی قریباً ۳۸ سال تک رہے۔ یہاں خداوند اسرائیل پہ بڑے جلال اور قدرت اور عظمت کے ساتھ ظاہر ہوتا رہا۔ ان کے طویل قیام کا ذکر تثنیہ شرع ۱ : ۴۶ اور ۲ : ۱۴ میں ہے۔ اگرچہ یہاں خداوند کا جلال ظاہر ہوا جب موسیٰ اور ہارون نے خداوند سے دُعا کی اور موسیٰ نے چٹان کو چھڑی مار کر اُس سے پانی نکالا لیکن اِس مقام کا تثنیہ شرع ۳۳ : ۲ میں ذکر نہیں۔ نہ خداوند کے وہاں جلال ظاہر ہونے کا اور نہ وہاں آنے کا ذکر ہے۔ علما کہتے ہیں کہ ان کا ذکر یہاں ضرور تھا لیکن مسورائی علما کے یہاں دو الفاظ پہ غلط اعراب لگانے سے اس کا ذکر نہ رہا۔ اگر مے رِبوتھ قودش کے اِعراب تبدیل کر دیئے جائیں اور ایک "ب" کم کر دیا جائے تو وہ مریبتھ قادش یا مریبوتھ قادش بن جاتا ہے۔

مریبتھ اور مریبوتھ مریبہ کی حالتِ مضافی ہے یعنی مریبتھ اور مریبوتھ مضاف ہے اور قادش مضاف الیہ ہے۔ مریبتھ اور مریبوتھ کا مطلب ہے "کا مریبہ" اور مریبتھ قادش یا مریبوتھ قادش کا مطلب ہے "قادش کا مریبہ" یا "مریبۂ قادش" عدد (گنتی) ۲۷ : ۱۴۔ استثنا (تثنیہ شرع) ۳۲ : ۵۱ اور حزقی ایل (حزقیال) ۴۸ : ۲۸ میں مریبتھ قادش ہے لیکن حزقیال ۴۷ : ۱۹ میں مریبوتھ قادش ہے۔

مسورائی علما نے عبرانی حروفِ صحیح (CONSONANTS) پر اعراب (VOWEL POINTS) یعنی زبر زیر پیش وغیرہ چھٹی صدی مسیحی اور آٹھویں صدی مسیحی کے درمیانی عرصے میں لگائے تھے۔ مسورا کا معنیٰ روایت اور مسورائی کا معنیٰ روایتی ہے پس مسورائی علما نے روایتی قرأت کے مطابق عبرانی الفاظ پر اعراب لگائے تھے۔ مسیحی علما کہتے ہیں کہ انہوں نے چند الفاظ پر غلط اعراب لگائے ہیں یعنی انہوں نے چند الفاظ پہ اعراب لگانے میں غلطی کی تھی۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ باقی سب الفاظ پر انہوں نے روایتی قرأتوں کے مطابق بالکل صحیح اعراب لگائے تھے۔ جن چند مقاموں میں چند الفاظ پر غلط اعراب لگائے گئے تھے اُن میں سے ایک مقام تثنیہ شرع ۳۳ : ۲ ہے جو زیرِ بحث مقام ہے۔ انسائیکلوپیڈیا جلد ۲ کا کالم ۲۹۷۲ میں مسّہ اور مریبہ کا مضمون شروع ہوتا ہے اور کالم ۲۹۷۳ کے نوٹ نمبر ۴ میں ہے کہ استثنا ۳۳ : ۲ کے درست کردہ شدہ متن سے مقابلہ کرو کہ "(یہوہ) مریبہ قادش میں آیا"۔ یہوہ کو بریکٹ میں اس لئے لکھا ہے کیونکہ اس کی بجائے "وہ" ضمیرِ مستتر یا ضمیرِ پوشیدہ

ہے اور اِس کا ترجمہ ہے" وہ مریبہ قادِش میں آیا"۔

عبرانی میں یہاں جو لفظ رِبوتھ ہے

اُس کا مادہ رَاوَو ہے اور اِس کا مطلب بہت ہو جانا اور کثیر ہو جانا ہے یعنی جمع ہونا یا اکٹھے ہونا ہے۔ یروشلیم انگریزی بائیبل میں اس کا ترجمہ قادِش میں اکٹھے ہونا ہے یعنی" وہ قادِش میں اُن کے اکٹھے ہو جانے پر اُن کے پاس آیا"۔

عبرانی عہدِ عتیق میں حروف صحیح پر

چھٹی صدی مسیحی سے پہلے اِعراب نہیں تھے سب حروف بلا اعراب تھے اور حروف پر مختلف اعراب لگانے سے الفاظ مختلف بن جاتے ہیں اور ان کے معنی بھی مختلف ہو جاتے ہیں۔ بعض مسیحی علما کہتے ہیں کہ مختلف یا غلط اعراب لگانے سے متن کے معنی اور ہو گئے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اِس مقام کے حروف کو مریبتھ قادِش یا مریبوتھ قادِش پڑھنا چاہیئے جس کا ترجمہ مریبہ قادِش ہے پس اُنہیں حروف اور اُنہیں الفاظ کو دوسری طرح پڑھنے سے یہ ترجمہ اس طرح کیا گیا ہے۔ اِس مقام کے بارے میں علما کی رائیں مختلف ہیں اور وہ اپنی اپنی رائے کے مطابق ترجمہ کرتے ہیں لیکن اِن میں تحریف کا نام و نشان نہیں کیونکہ عبرانی حروف وہی کے وہی ہیں جنہیں مختلف طرح سے پڑھا جا سکتا ہے۔ ایک طرح پڑھنے سے پراٹسٹنٹ اُردو ترجمہ بالکل صحیح ہے اور دوسری طرح پڑھنے سے کیتھولک اُردو ترجمہ بالکل صحیح ہے پس دونوں ترجمے اپنی اپنی طرزِ قرأت میں صحیح ہیں اور دونوں ترجموں میں جو واقعات بیان کئے گئے ہیں وہ بالکل راست اور درست ہیں۔ مثلاً

"ہزاروں ہزار اُس کی خدمت میں حاضر تھے اور لاکھوں لاکھ اُس کے حضور کھڑے تھے"۔ (دانیال ۷: ۱۰) "تم نے فرشتوں کی معرفت سے شریعت تو پائی پر عمل نہ کیا" (اعمال ۷: ۵۳) "وہ (یعنی شریعت) فرشتوں کے وسیلے سے ایک درمیانی کی معرفت مقرر کی گئی"۔ غلاطیوں ۳: ۱۹" جو کلام فرشتوں کی معرفت فرمایا گیا تھا جب وہ قائم رہا ۔۔۔" (عبرانیوں ۲: ۲) "خداوند اپنے لاکھوں قدسیوں کے ساتھ آیا ہے"۔ (یہوداہ آیت ۱۴) "پھر میں نے نگاہ کی اور تخت اور اُن جانداروں اور بزرگوں کے گرداگرد بہت سے فرشتوں کی آواز سنی جن کا شمار لاکھوں اور ہزاروں ہزار تھا" (مکاشفہ ۵: ۱۱) پس ثابت ہؤا کہ سینا پر فرشتے موجود تھے جن کے وسیلے سے شریعت دی گئی تھی اور اُن کا شمار لاکھوں لاکھ اور ہزاروں ہزار تھا۔

بیابان میں خداوند اسرائیلیوں کے ساتھ ساتھ رہتا تھا جب وہ مسّہ اور مریبہ یعنی مریبہ قادِش میں آئے تو خداوند نے وہاں اُنہیں چٹان سے پانی دیا۔ خداوند وہاں ان کے درمیان تھا دیکھئے "تب بنی اسرائیل کی ساری جماعت خداوند کے حکم کے مطابق سین کے بیابان سے منزل بہ منزل کوچ کیا اور رفیدیم میں ڈیرا لگایا جہاں لوگوں کے پینے کے لئے پانی نہیں تھا۔ لوگوں نے موسیٰ سے جھگڑا کیا اور کہا کہ پینے کے لئے ہم کو پانی دے۔ موسیٰ نے کہا تم میرے ساتھ کیوں جھگڑتے ہو؟ اور کیوں خداوند کو آزماتے ہو؟ اور وہاں لوگ پانی کے پیاسے ہوئے اور موسیٰ پر کڑکڑائے اور کہا۔ تو ہمیں مصر سے یہاں کیوں لایا ہے؟ تاکہ ہم کو اور ہمارے لڑکوں اور ہمارے مواشی کو

پیاس سے ہلاک کرے۔ تب موسیٰ نے خداوند سے فریاد کر کے کہا۔ میں اِن لوگوں سے کیا کروں؟ ابھی تھوڑی دیر میں وہ مجھے سنگسار کریں گے۔ تب خداوند نے اُس سے فرمایا۔ لوگوں کے آگے جا اور اسرائیل کے بزرگوں کو ساتھ لے اور اپنا وہ عصا جو تُو نے دریا پہ مارا تھا اپنے ہاتھ میں لیکر چل دے۔ دیکھ میں وہاں تیرے آگے حوریب میں چٹان پر کھڑا ہوں گا۔ تو اُس چٹان کو مارنا تب اُس میں سے پانی نکلے گا تو لوگ اُسکو پئیں گے چنانچہ موسیٰ نے بنی اسرائیل کے بزرگوں کے روبرو ایسا ہی کیا اور اُس جگہ کا نام مسہ اور مریبہ رکھا کیونکہ بنی اسرائیل نے جھگڑا کیا اور خداوند کو آزمایا یہ کہہ کر کہ آیا خداوند ہمارے درمیان ہے یا نہیں؟" (خروج ۱۷: ۱-۷)

"تم نے کیوں ہم کو مصر سے نکالا ہے؟ کہ ہم کو اِس جگہ لے آئے ہو ایسی خراب جگہ میں جس میں نہ کھیت ہیں نہ انجیر نہ انگور نہ انار بلکہ پینے کا پانی تک نہیں ہے تب موسیٰ اور ہارون جماعت کے سامنے سے حضوری کے خیمہ کے دروازہ پر گئے اور اپنے مُنہ کے بل گرے تب خداوند کا جلال اُن پر ظاہر ہوا اور خداوند نے موسیٰ سے کلام کر کے فرمایا کہ عصا لے اور جماعت کو جمع کر۔ تُو اور تیرا بھائی ہارون اور اُن کی آنکھوں کے سامنے تم چٹان سے کہو تو وہ اپنا پانی دے گی اور چٹان میں سے پانی نکلنے کے بعد جماعت اور ان کے چوپائے پئیں اور موسیٰ نے خداوند کے سامنے سے جیسا اُس کو حکم ہوا تھا عصا کو لیا اور موسیٰ اور ہارون نے جماعت کو چٹان کے سامنے اکٹھا کیا اور اُن سے کہا سنو اے باغیو! کیا ہم تمہارے لئے اِس چٹان میں سے پانی نکالیں؟ اور موسیٰ نے اپنا ہاتھ اوپر اٹھایا اور اپنے عصا سے دو دفعہ چٹان کو مارا
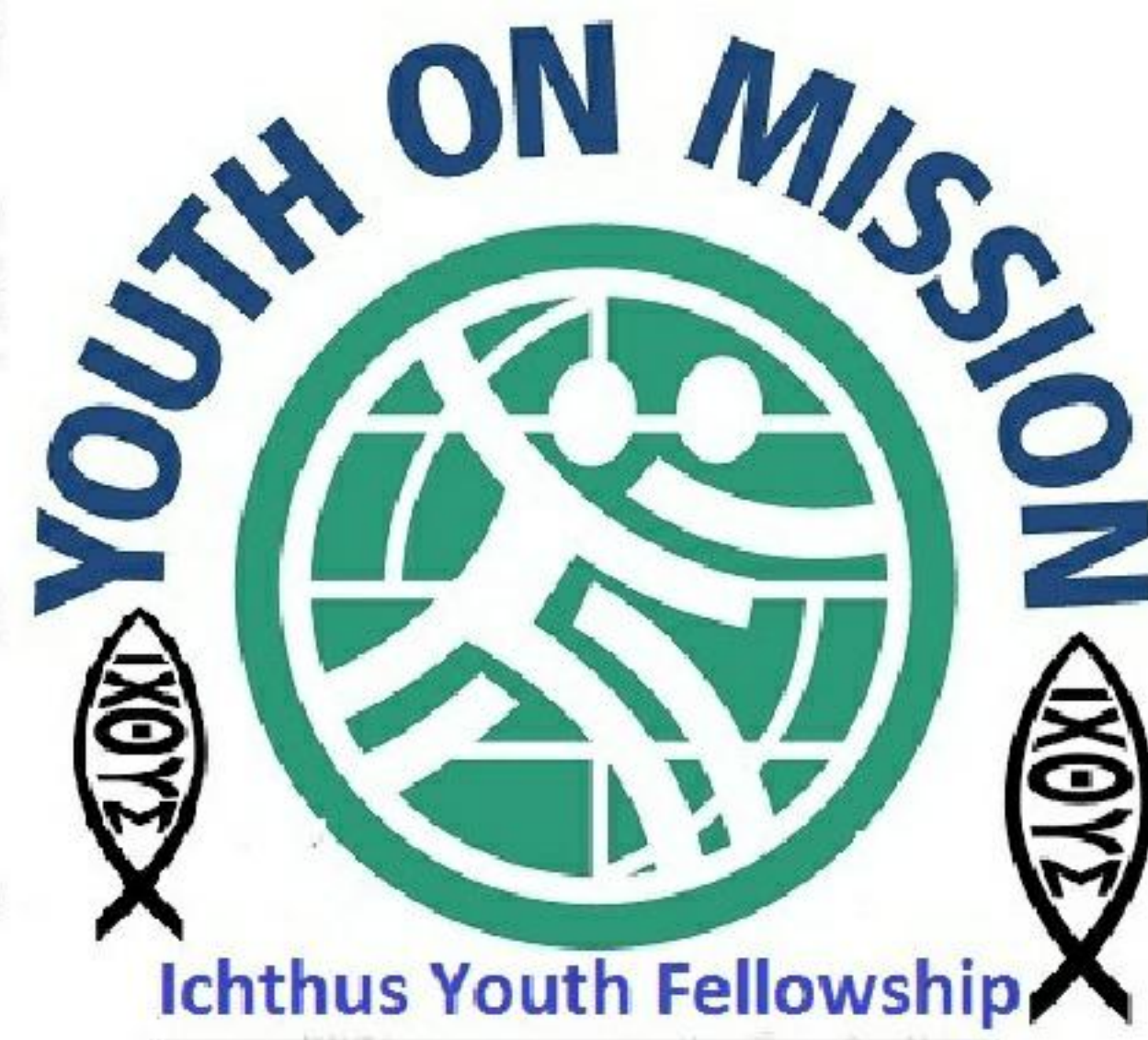
تو اُس میں سے بہت پانی نکلا تو جماعت نے اور اُن کے چوپایوں نے پیا۔" (عدد ۲۰: ۵-۱۱) "تم دونوں نے بنی اسرائیل کے درمیان صین کے بیابان میں مریبہ قادس کے پانی پر میرے خلاف قصور کیا اور بنی اسرائیل کے درمیان میری تقدیس نہ کی" (استثنا ۳۲: ۵۱) "یہ وہی مریبہ کا چشمہ ہے جو دشتِ صین کے قادس میں ہے" (عدد ۲۷: ۱۴)

پس دونوں ترجموں میں جو واقعات بیان کئے گئے ہیں وہ بالکل سچے ہیں اور دونوں ترجمے بھی اپنے اپنے طور پر بالکل صحیح ہیں۔

باب سوم :-

بائبل مُقدّس کی مُستند کتابیں

بائبل مُقدّس کا قانون :-

لفظِ قانون یُونانی ہے۔ بائبل مُقدّس کی الہامی یا مُستند کتابوں کے لئے اِس لفظ کا استعمال مسیحی زمانے میں ہُوا لیکن الہامی کے الہامی ہونے اور اُن کے مُستند سمجھے جانے کے خیال کا آغاز یہودیت میں ہُوا تھا۔

یُونانی لفظ قانون (κανων) یُونانی کے الفاظ καννα اور κανη یا καννη سے متعلق ہے۔ ان الفاظ کے معنی سرکنڈا اور بید ہیں۔ لفظِ κανη لفظ καννα کی شاذونادر استعمال میں آنے والی صورت ہے۔ یہ لفظ شامی زبان سے

ماخوذ ہے یعنی عبرانی کلدانی اور سُریانی وغیرہ سے۔ جس عبرانی لفظ سے یہ یُونانی لفظ ماخوذ ہے وہ عبرانی لفظ קָנֶה (قانیہ) ہے۔ اِس کے معنی چھڑی بھی ہیں جو ناپنے کے لئے استعمال کی جائے اور اِس سے بڑھئی کا پیمانہ بھی مراد ہوتا ہے اور چیز کی بجائے چیز کی صفت یا خاصیت مُراد لینے سے اِس کے معنی قاعدہ معیار اور قانون ہو گئے اور اَور بھی بعد میں اِس کے معنی فہرست ہو گئے یعنی معیاری کتابوں کی فہرست۔

چونکہ سرکنڈے پیمائش کے لئے استعمال کئے جاتے تھے اِس لئے اِس لفظ کے معنی ناپنا اور پیمائش کرنا ہو گئے اور ناپ اور پیمائش کی خاصیت کی وجہ سے اِس کے معنی ناپ میں پُوری بات یعنی قاعدہ معیار اور قانون کے ہو گئے اور پھر یہ لفظ ناپ میں پوری کتابوں کے لئے یعنی معیاری کتابوں کے لئے استعمال ہونے لگا۔ الہامی اور مُستند کتابوں کو معیاری کتابیں تسلیم کیا جاتا تھا اور یوں الہامی کتابوں کو قانونی کتابیں کہتے تھے اور قانونی کتابوں کی فہرست کو قانون کہتے تھے۔

یہودیت کے اُس زمانے میں جو مسیحیت سے پہلے تھا۔ الہامی کتابوں کے لئے لفظ قانون استعمال نہیں کیا جاتا تھا۔ الہامی کتابوں کو قانونی کتابیں مسیحی زمانے میں کہنے لگے۔ مسیحیت کے آغاز سے پہلے یہودی لوگ الہامی کتابوں کو ہاتھوں کو دھونے کے لائق بنانے والی کتابیں کہا کرتے تھے۔ ہاتھوں کو شُستنی یا دھونے کے لائق بنانے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ مُقدّس کتابوں کو پکڑنے یا چھُونے سے اُن کی پاکیزگی ہاتھوں کو لگ جاتی ہے۔ اس لئے

کسی مُقدس کتاب کو پکڑنے یا چھونے کے بعد ہاتھوں کو دھونا چاہیئے۔
تاکہ اُس کی پاکیزگی کسی عام چیز کو چھُونے سے آلودہ نہ ہو جائے یہودی
جس طرح یہ مانتے تھے کہ بعض چیزوں کو چھُونے سے آلودہ یا رسمی طور
پہ ناپاک ہو جاتے ہیں مثلاً مُردے کو چھُونے سے اُسی طرح وہ یہ بھی
مانتے تھے کہ پاک چیز کو چھُونے سے اُس کی پاکیزگی ہاتھوں یا بدن
کو لگ جاتی ہے مثلاً سردار کاہن کہانت کے کپڑے اُتارنے کے
بعد غُسل کیا کرتا تھا پس کہانت کا لباس بدن کو دھونے یا غسل
کے لائق بنا دیتا تھا اور اسی طرح مُقدس کتابوں کا پکڑنا بھی ہاتھوں
کو دھونے کے لائق بنا دیتا تھا۔ یہودیوں کو جب یہ کہنا ہوتا تھا
کہ فلاں کتاب الہامی ہے تو وہ یہ کہتے تھے کہ وہ کتاب ہاتھوں کو دھونے
کے لائق بناتی ہے لیکن مسیحی زمانے سے جب الہامی کتابوں کی فہرست
کو قانون کہنے لگے تو الہامی کتاب کو قانونی اور غیر الہامی کو غیر قانونی
کہنے لگے۔

بائبل مُقدس کی کسی کتاب میں الہامی
کتابوں کی نام بنام فہرست تو نہیں پائی جاتی مگر اس میں بعض واقعات
اور بعض کتابوں کے لکھے جانے اور بعض کتابوں اور مجموعوں کے موجود
ہونے کا بیان پایا جاتا ہے مثلاً "تب خُداوند نے موسیٰ سے کہا
کہ اس بات کی یادگاری کے لئے کتاب میں لکھ دے اور یشوع کو
سُنا دے کہ میں عمالیق کا نام ونشان دُنیا سے بالکل مٹا دوں گا"
(خروج ۱۷: ۱۴) "موسیٰ نے خُداوند کی سب باتیں لکھ لیں" (خروج ۲۴: ۴)
"خُداوند نے موسیٰ سے کہا کہ پہاڑ پر میرے پاس آ اور وہیں ٹھہرا رہ

تو میں تجھے پتھر کی لوحیں اور شریعت اور احکام جو میں نے لکھے ہیں دُوں گا تاکہ تُو
اُن کو سکھائے" (خروج ۲۴: ۱۲)

"جب خُداوند کوہِ سینا پر موسیٰ سے باتیں
کر چکا تو اُس نے اُسے شہادت کی دو لوحیں دیں وہ لوحیں پتھر کی اور خُدا کے
ہاتھ کی لکھی ہوئی تھیں" (خروج ۳۱: ۱۸) "موسیٰ شہادت کی دونوں لوحیں ہاتھ میں
لئے ہوئے اُلٹا پھرا اور پہاڑ سے نیچے اُترا اور وہ لوحیں اِدھر سے
اور اُدھر سے دونوں طرف سے لکھی ہوئی تھیں اور وہ لوحیں خُدا ہی کی بنائی
ہوئی تھیں اور جو لکھا ہُوا تھا وہ بھی خُدا ہی کا لکھا ہُوا اور اُن پر کندہ کیا
ہُوا تھا" (خروج ۳۲: ۱۵-۱۶) "خُداوند نے موسیٰ سے کہا کہ پہلی لوحوں
کی مانند پتھر کی دو لوحیں اپنے لئے تراش لینا اور میں اُن لوحوں پر وہی
باتیں لکھ دوں گا جو پہلی لوحوں پر مرقوم تھیں جن کو تُو نے توڑ ڈالا" (خروج ۳۴: ۱)
"خُداوند نے موسیٰ سے کہا کہ تُو یہ باتیں لکھ کیونکہ اِن ہی باتوں کے مفہوم کے
مطابق مَیں تجھ سے اور اسرائیل سے عہد باندھتا ہُوں سو وہ چالیس دِن
اور چالیس رات وہیں خُداوند کے پاس رہا اور نہ روٹی کھائی اور نہ پانی
پیا اور اُس نے اُن لوحوں پر اُس عہد کی باتوں کو یعنی دس احکام کو لکھا"
(خروج ۳۴: ۲۷-۲۸)

"جب بنی اسرائیل موسیٰ اور ہارون کے
ماتحت دَل باندھے ہوئے ملکِ مصر سے نکل کر چلے تو ذیل کی منزلوں پہ
اُنہوں نے قیام کیا اور موسیٰ نے اُن کے سفر کا حال اُن کی منزلوں کے مطابق
خُداوند کے حکم سے قلمبند کیا" (عدد ۳۳: ۱-۲) "اُس نے تم کو اپنے عہد
کے دسوں احکام بتا کر اُن کے ماننے کا حکم دیا اور ان کو پتھر کی دو لوحوں

پر لکھ بھی دیا" (تثنیہ شرع ۴: ۱۳) "یہی باتیں خُداوند نے اُس پہاڑ پر آگ اور گھٹا اور ظُلمت میں سے تمہاری ساری جماعت کو بلند آواز سے کہیں اور اِس سے زیادہ اور کچھ نہ کہا اور اِن ہی کو اُس نے پتھر کی دو لوحوں پر لکھا اور اُس کو میرے سپُرد کیا" (تثنیہ شرع ۵: ۲۲) "خُداوند نے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی پتھر کی دونوں لوحیں میرے سپرد کیں اور اُن پر وہی باتیں لکھی تھیں جو خُداوند نے پہاڑ پر آگ کے بیچ میں سے مجمع کے دن تم سے کہی تھیں" (تثنیہ شرع ۹: ۱۰) "اُس وقت خُداوند نے مجُھ سے کہا کہ پہلی لوحوں کی مانند پتھر کی دو اور لوحیں تراش لے اور میرے پاس پہاڑ پر آجا اور ایک چوبی صندوق بھی بنالے اور جو باتیں پہلی لوحوں پر جن کو تُو نے توڑ ڈالا لکھی تھیں وہی میں ان لوحوں پر بھی لکھ دُوں گا" (تثنیہ شرع ۱۰: ۱-۲) "جو دس حکم خُداوند نے مجمع کے دن پہاڑ پر آگ کے بیچ میں سے تم کو دیئے تھے اُن ہی کو پہلی تحریر کے مطابق اُس نے اِن لوحوں پر لکھ دیا پھر اُن کو خُداوند نے میرے سپرد کیا" (تثنیہ شرع ۱۰: ۴) "جب وہ تختِ سلطنت پر جلوس کرے تو اُس شریعت کی جو لاوی کاہنوں کے پاس رہیگی ایک نقل اپنے لئے ایک کتاب میں اُتار لے" (تثنیہ شرع ۱۷: ۱۸) "موسیٰ نے شریعت کو لکھ کر اُسے کاہنوں کے جو بنی لاوی اور خُداوند کے عہد کے اُٹھانے والے تھے اور اسرائیل کے سب بزرگوں کے سپرد کیا" (تثنیہ شرع ۳۱: ۹) "موسیٰ نے اُسی دن اُس گیت کو لکھ لیا اور اُسے بنی اسرائیل کو سکھایا" (تثنیہ شرع ۳۱: ۲۲) "ایسا ہُوا کہ جب موسیٰ اس شریعت کی باتوں کو ایک کتاب میں لکھ چکا اور وہ ختم ہوگئیں تو موسیٰ نے لاویوں سے جو خداوند کے عہد کے صندوق کو اٹھایا کرتے تھے کہا کہ

اِس شریعت کی کتاب کو لے کر خُداوند اپنے خُدا کے عہد کے صندوق کے پاس رکھ دو تاکہ وہ تیرے خلاف گواہ رہے" (تثنیہ شرع ۳۱: ۲۴-۲۶)۔

"شریعت کی یہ کتاب تیرے مُنہ سے نہ ہٹے بلکہ تجھُے دن اور رات اِسی کا دھیان ہو تاکہ جو کچھ اِس میں لکھا ہے اُس سب پر تُو احتیاط کر کے عمل کر سکے کیونکہ تب ہی تجھے اقبال مندی کی راہ نصیب ہوگی اور تُو خوب کامیاب ہوگا" (یوشع ۱: ۸) "جیسا خداوند کے بندے موسیٰ نے بنی اسرائیل کو حکم دیا تھا اور جیسا موسیٰ کی شریعت کی کتاب میں لکھا ہے یہ مذبح بے گھڑے پتھروں کا تھا جس پر کسی نے لوہا نہیں لگایا تھا اور اُنہوں نے اُس پر خُداوند کے حضور سوختنی قربانیاں اور سلامتی کے ذبیحے گزرانے اور اُس نے وہاں اُن پتھروں پر موسیٰ کی شریعت کی جو اُس نے لکھی تھی۔ سب بنی اسرائیل کے سامنے ایک نقل کندہ کی" (یُوشع ۸: ۳۱-۳۲) "اِس کے بعد اُس نے شریعت کی باتیں یعنی برکت اور لعنت جیسی وہ شریعت کی کتاب میں لکھی ہوئی ہیں پڑھ کر سُنائیں" (یوشع ۸: ۳۴) "تُم خوب ہمت باندھ کر جو کچھ موسیٰ کی شریعت کی کتاب میں لکھا ہے اُس پر چلنا اور عمل کرنا تاکہ تُم اُس کے داہنے یا بائیں ہاتھ کو نہ مُڑو" (یُوشع ۲۳: ۶) "یشوع نے یہ باتیں خُدا کی شریعت کی کتاب میں لکھ دیں" (یوشع ۲۴: ۲۶) "سموئیل نے لوگوں کو حکومت کا طرز بیان اور اُسے کتاب میں لکھ کر خُداوند کے حضور رکھ دیا" (۱-سموئیل ۱۰: ۲۵) "سردار کاہن خلقیاہ نے سافن منشی سے کہا کہ مجھے خُداوند کے گھر میں توریت کی کتاب ملی ہے اور خلقیاہ نے وہ کتاب سافن کو دی اور اُس نے اُس کو پڑھا" (۲-ملوک ۲۲: ۸) "سافن منشی نے بادشاہ کو

یہ بھی بتایا کہ خلقیاہ کاہن نے ایک کتاب میرے حوالے کی ہے اور سافن نے اُسے بادشاہ کے حضور پڑھا جب بادشاہ نے توریت کی باتیں سُنیں تو اپنے کپڑے پھاڑے" (۲۔ ملوک ۲۲ : ۱۰-۱۱) "یہ کتاب جو ملی ہے اِس کی باتوں کے بارے میں تم جا کر میری اور سب لوگوں اور سارے یہوداہ کی طرف سے خُداوند سے دریافت کرو کیونکہ خُداوند کا بڑا غضب ہم پر اِسی سبب سے بھڑکا ہے کہ ہمارے باپ دادا نے اس کتاب کی باتوں کو نہ سُنا کہ جو کچھ اس میں ہمارے بارے میں لکھا ہے اُس کے مُطابق عمل کرتے" (۲۔ ملوک ۲۲ : ۱۳) "خُداوند یُوں فرماتا ہے کہ مَیں اِس کتاب کی اُن سب باتوں کے مطابق جن کو شاہِ یہوداہ نے پڑھا ہے اِس مقام پر اور اِس کے سب باشندوں پر بلا نازل کرونگا کیونکہ اُنہوں نے مُجھے ترک کیا اور غیر معبُودوں کے آگے بخور جلایا تاکہ اپنے ہاتھوں کے سب کاموں سے مُجھے غُصّہ دلائیں سو میرا قہر اس مقام پر بھڑکے گا اور ٹھنڈا نہیں ہوگا۔" (۲۔ ملوک ۲۲ : ۱۶ - ۱۷) "بادشاہ خُداوند کے گھر کو گیا اور اُس کے ساتھ یہوداہ کے سب لوگ اور یروشلیم کے سب باشندے اور کاہن اور نبی اور سب چھوٹے بڑے آدمی تھے اور جو عہد کی کتاب خُداوند کے گھر میں ملی تھی اُس نے اُس کی سب باتیں اُن کو پڑھ سُنائیں اور بادشاہ ستون کے برابر کھڑا ہُوا اور اُس نے خُداوند کی پیروی کرنے اور اُس کے حکموں اور شہادتوں اور آئین کو اپنے سارے دل سے اور ساری جان سے ماننے اور اِس عہد کی باتوں پر جو اِس کتاب میں لکھی ہیں عمل کرنے کے لئے خُداوند کے حضور عہد باندھا اور سب لوگ اُس عہد پر قائم ہوئے" (۲۔ ملوک ۲۳ : ۲-۳)

"بادشاہ نے سب لوگوں کو حُکم دیا کہ خُداوند اپنے خُدا کے لئے فسح مناؤ جیسا عہد کی اِس کتاب میں لکھا ہے" (۲۔ ملوک ۲۳ : ۲۱) "یوسیاہ نے جنات کے یاروں اور جادوگروں اور مورتوں اور بُتوں اور سب نفرتی چیزوں کو جو ملکِ یہوداہ اور یروشلیم میں نظر آئیں دُور کر دیا تاکہ وہ شریعت کی اُن باتوں کو پُورا کرے جو اس کتاب میں لکھی تھیں جو خلقیاہ کاہن کو خُداوند کے گھر میں ملی تھی" (۲۔ ملوک ۲۳ : ۲۴)۔

جب وہ اُس نقدی کو جو خُداوند کے گھر میں لائی گئی تھی نکال رہے تھے تو خلقیاہ کاہن کو خُداوند کی توریت کی کتاب جو موسیٰ کی معرفت دی گئی تھی ۔ ۔ ۔ خُداوند یُوں فرماتا ہے۔ دیکھ مَیں اِس جگہ پر اور اُس کے باشندوں پر آفت لاؤنگا یعنی سب لعنتیں جو اُس کتاب میں لکھی ہیں جو اُنہوں نے شاہِ یہوداہ کے آگے پڑھی ہے" (۲۔ اخبار ۳۴ : ۱۴-۲۴) "مَیں نے کہا دیکھ مَیں آیا ہُوں۔ کتاب کے طومار میں میری بابت لکھا ہے" (زبور ۳۹ : ۸) "تمام اجرامِ فلک گداز ہوجائیں گے اور آسمان طومار کی مانند لپیٹے جائیں گے۔" (اشعیا ۳۴ : ۴) "خُداوند اسرائیل کا خُدا یُوں فرماتا ہے کہ یہ سب باتیں جو مَیں نے تجھ سے کہیں ایک کتاب میں لکھ" (یرمیاہ ۳۰ : ۲) "مَیں نے نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہُوں کہ ایک ہاتھ میری طرف بڑھایا ہُوا ہے اور اُس میں کتاب کا ایک طومار ہے" (حزقیال ۲ : ۹) "شریعت کے جتنے طومار پائے جاتے تھے وہ پھاڑ کر آگ میں جلا دئے جاتے تھے اور جس کسی کے پاس عہد کا طومار پایا گیا یا جو کوئی شریعت کو عمل میں لاتا تھا وہ شاہی فرمان کے مطابق قتل کر دیا جاتا تھا" (۱۔ مکابین ۱ : ۵۶-۵۷)

"انہوں نے طومارِ شریعت اُن باتوں کے بارے میں کھولا جن کے بارے میں غیر قوم اپنے بُتوں سے سوال کرتے تھے" (۱۔ مکابیین ۳: ۴۸)۔

پُرانے عہد نامے کا الٰہی کتب خانہ:۔

پُرانے عہد نامے کے قانون کا یا مجموعے کا بننا مندرجۂ ذیل باتوں سے ظاہر ہوتا ہے۔

۱۔ عہدِ عتیق کی کتابیں مختلف وقتوں میں لکھی گئی تھیں۔

۲۔ خروج ۱۷: ۱۴ اور تثنیہ شرع ۳۱: ۹-۱۳، ۲۴-۲۶ سے مجموعے کے آغاز ہونے کا پتہ چلتا ہے۔

۳۔ یشوع ۲۴: ۲۶ اور ۱۔سموئیل ۱۰: ۲۵ سے معلوم ہوتا ہے کہ موسیٰ کے جانشینوں نے اُس کی تقلید کی اور مجموعے میں ایزادی کی۔

۴۔ ۲۔اخبار ۲۹: ۳۰ میں اِس بات کا اشارہ پایا جاتا ہے کہ وہ مجموعہ درجہ بدرجہ کس طرح مکمل ہُوا جس کو اب زبور یا مزامیر کی کتاب کہتے ہیں۔ اِس حوالے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ داؤد کے مزامیر کا مجموعہ جو پہلے موجود تھا اُس کے ساتھ آسف کے مزامیر کا مجموعہ بھی شامل کر دیا گیا۔

۵۔ امثال ۲۵: ۱ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ "یہ بھی سلیمان کی امثال ہیں جن کی شاہِ یہوداہ حزقیاہ کے آدمیوں نے نقل کی تھی"۔ آدمیوں نے نقل کی تھی یعنی کاتبوں نے نقل کی تھی۔ اس حوالے سے بھی مقدس تحاریر کے جمع کرنے کے کام کی گواہی ملتی ہے۔

۶۔ دارا" کی سلطنت کے پہلے سال میں مَیں دانی ایل نے کتابوں میں

اُن برسوں کا حساب سمجھا جن کی بابت خُداوند کا کلام یرمیاہ نبی پر نازل ہُوا کہ یروشلیم کی بربادی پر ستر برس پُورے گزریں گے" دانیال ۹: ۲
اِس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ دانی ایل مُقدّس کتابوں کے ایک مجموعے سے واقف تھا یا یہ کہ اِس کتاب کی تصنیف کے وقت مُقدّس کتابوں کا ایک مجموعہ موجود تھا۔

۷۔ ۲۔مکابیین ۲: ۱۳ میں ہے کہ "اِن باتوں کے علاوہ اِن طوماروں میں اور سوانح نحمیاہ میں یہ قلمبند کیا گیا کہ اُس نے کس طرح ایک کتب خانہ بنایا وہ کتابیں جو بادشاہوں کے بارے میں تھیں اور صحائفِ انبیا اور تحاریر داؤد اور نذرانوں کی بابت شاہی خطوط جمع کئے" اِس سے ظاہر ہے کہ نحمیاہ نے کتبِ مقدسہ جمع کر کے بڑی جدوجہد اور سعی و کوشش سے ایک کتب خانہ بنایا تھا۔

مجموعۂ کتبِ عہدِ عتیق کو مسیحیت کے ابتدائی زمانے کے بزرگانِ دین الٰہی کتب خانہ یا الٰہی لائبریری کہا کرتے تھے اِس مجموعے کا بیان پرانے عہد نامے اور نئے عہد نامے میں پایا جاتا ہے۔ "وہ بہت سی اور بڑی باتوں کا علم ہم کو شریعت اور انبیا اور اُن کے بعد کے ذریعے سے ملا ہے" یہ یشوع بن سیراخ کے مقدمے کا پہلا فقرہ ہے۔ شریعت۔ انبیا اور اُن کے بعد کی سے عبرانی عہد عتیق کے تین حصے توریت۔ صحائف انبیا اور نوشتے مراد ہیں۔ میرے دادا یشوع نے شریعت اور صحائفِ انبیا اور اُن باقی کتابوں کو جو ہمارے اجداد نے ہمیں روایت کیں بہت محنت اور جانفشانی سے پڑھا تھا۔ مقدمہ یشوع بن سیراخ کے دوسرے پیراگراف کا شروع۔ پہلے پیراگراف

کے شروع میں جنہیں "اُن کے بعد کی" کہا ہے یہاں انہیں باقی کتابیں کہا گیا ہے۔ اس مقدمے کے تیسرے پیراگراف کے آخر میں ہے کہ "عبرانی الفاظ کا وہی زور نہیں رہتا جب وہ کسی اور زبان میں ترجمہ کئے جائیں اور علاوہ اِس کے خود شریعت اور صحائف انبیا اور باقی کتابوں میں کافی فرق ہوتا ہے جبکہ وہ اصلی زبان میں پڑھی جائیں" اور مکابیوں کی پہلی کتاب کے بارھویں باب کی نویں آیت میں ہے کہ "ہماری تسلی ان مُقدس کتابوں میں ہے جو ہمارے پاس ہیں"۔

یہاں مُقدس کتابوں سے عبرانی عہدِ عتیق کے تینوں حصّوں کی کتابیں مراد ہیں کیونکہ اُس زمانے میں تینوں حصّوں کا مجموعہ بن رہا تھا اور یشوع بن سیراخ کا مقدمہ جس میں تینوں حصّوں کا ذکر ہے وہ اِس سے تھوڑا عرصہ بعد کا ہے اور ۱۔مکابیین ۱۲: ۹ میں جن مُقدس کتابوں کا ذکر ہے اُن میں نوشتوں کی کتابیں بھی تھیں اور یہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ۱۔مکابیین ۷: ۱۷ میں مزامیر ۷۸: ۲-۳ کو بطور مُقدس کتاب کے پیش کیا گیا ہے۔ یہ حوالہ زبُور کی کتاب میں سے ہے اور زبور نوشتوں میں یا عبرانی عہدِ عتیق کے تیسرے حصّے میں پایا جاتا ہے پس ظاہر ہے کہ مکابیوں کے زمانے میں تینوں حصّوں کو مُقدس کتابیں مانا جاتا تھا۔

عہدِ جدید میں پرانے عہد نامے کی مُقدس کتابوں کا مذکور ہے اور انہیں خُدا کا کلام تسلیم کیا گیا ہے۔ "یہ خیال مت کرو کہ میں توریت یا صحائفِ انبیا کو منسوخ کرنے آیا ہوں منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے کو آیا ہوں"۔ (متی ۵: ۱۷) "کیا تم نے نوشتوں میں

کبھی نہیں پڑھا کہ جو پتھر معماروں نے ردّ کیا وہی کونے کا سرا ہو گیا ہے یہ خُداوند کی طرف سے ہو گیا ہے اور ہماری نظروں میں تعجب انگیز ہے"۔ (متی ۲۱: ۴۲) یہ اقتباس کتاب مزامیر مزمور ۱۱۸: ۲۲-۲۳ کا ہے اور زبور کی کتاب عبرانی عہدِ عتیق کے تیسرے حصّے میں پائی جاتی ہے۔ تیسرے حصّے کا نام نوشتے ہے۔ "یسوع نے جواب میں ان سے کہا کہ تم گمراہ ہو کیونکہ نہ نوشتوں کو جانتے ہو نہ خُدا کی قدرت کو" (متی ۲۲: ۲۹) یہاں نوشتوں سے مجموعۂ عہدِ عتیق مراد ہے اور لوقا ۲۴: ۳۲، ۴۵ میں بھی نوشتوں سے عہدِ عتیق مراد ہے۔ لوقا ۲۴: ۲۷ اور ۲۴: ۴۴ میں بھی سارے پرانے عہد نامے کا ذکر ہے "پھر موسیٰ سے اور سب نبیوں سے شروع کر کے سب نوشتوں میں جتنی باتیں اُس کے حق میں لکھی ہوئی ہیں وہ اُن کو سمجھا دیں"۔ (لوقا ۲۴: ۲۷)

"پھر اُس نے ان سے کہا کہ یہ میری وہ باتیں ہیں جو میں نے تم سے اُس وقت کہی تھیں جب تمہارے ساتھ تھا کہ ضرور ہے کہ جتنی باتیں موسیٰ کی توریت اور نبیوں کے صحیفوں اور زبُور میں میری بابت لکھی ہیں پوری ہوں" (لوقا ۲۴: ۴۴) "تم نوشتوں میں ڈھونڈتے ہو اِس لئے کہ تم گمان کرتے ہو کہ ان ہی میں تمہارے لئے ہمیشہ کی زندگی ہے اور یہ وہی ہیں جو میری گواہی دیتے ہیں" (یوحنا ۵: ۳۹) یہاں بھی نوشتوں سے سارا عہدِ عتیق مُراد ہے۔ "کیا تمہاری شریعت میں یہ نہیں لکھا ہے کہ میں نے کہا کہ تم خُدا ہو جبکہ اُس نے انہیں خُدا کہا جن سے خُدا ہمکلام ہوا اور نوشتہ باطل نہیں ہو سکتا تو پھر تم اُس سے جیسے باپ نے مُقدس

کر کے دُنیا میں بھیجا ہے کیونکر کہتے ہو کہ تو کُفر بکتا ہے اِس لئے
کہ میں نے کہا کہ میں خُدا کا بیٹا ہُوں" (یوحنا ۱۰: ۳۴-۳۶) یہودی کبھی سارے
پُرانے عہد نامے کو توریت یا شریعت کہا کرتے تھے اور یہاں
بھی شریعت سے توریت ہی نہیں بلکہ سارا عہدِ عتیق مراد ہے اور جو
اقتباس یہاں پیش کیا گیا ہے وہ مزامیر ۸۱: ۶ کا ہے پس شریعت
سے یہاں سارا عہدِ عتیق مراد ہے اور اعمال ۱۸: ۲۴ میں بھی نوشتوں
سے سارا عہدِ عتیق مُراد ہے۔ نوشتوں سے کتابیں مراد ہیں اور کتابوں
سے عہدِ عتیق کی کتابیں مُراد ہیں۔

موسیٰ کا مذہب پُرانا عہد ہے اور جن
مُقدس کتابوں میں وہ مذہب پایا جاتا ہے اُن کتابوں کے مجموعے کو
پُرانا عہد نامہ کہتے ہیں۔ یسوع کا مذہب نیا عہد ہے اور جن مُقدس
کتابوں میں وہ مذہب پایا جاتا ہے اُن کتابوں کے مجموعے کو نیا عہد نامہ
کہتے ہیں۔ عہدِ جدید میں دونوں عہد مذکور ہیں۔ "اُن کے خیالات کثیف
ہوئے کیونکہ آج تک پُرانے عہد نامے کو پڑھتے وقت اُن کے دلوں
پر وہی پردہ پڑا رہتا ہے اور وہ مسیح میں اُٹھ جاتا ہے" (۲-قرنتیوں ۳: ۱۴)
"جس نے ہم کو نئے عہد کے خادم ہونے کے لائق بھی کیا" (۲-قرنتیوں ۳: ۶)
وہ نئے عہد کا درمیانی ہے "تاکہ اُس موت کے وسیلے سے جو پہلے عہد
کے وقت کے قصوروں کی مُعافی کے لئے ہُوئی ہے بُلائے ہُوئے
لوگ وعدہ کے مطابق ابدی میراث کو حاصل کریں۔" (عبرانیوں ۹: ۱۵)

بائبل مُقدس کی کتابوں کا مجموعہ:۔

بائبل کی کتابوں سے کتابوں کا وہ سارا
مجموعہ مراد ہے جس میں انسان کے لئے الٰہی مکاشفہ لکھا ہُوا ہے۔ اِن کتابوں
کے انسان مُصنف تو پچاس سے بھی زیادہ ہیں لیکن اِن کا خاص
مصنّف ایک ہی ہے اور وہ خود خُدا ہے اس سارے مجموعے میں
ایک ہی مقصد اور ایک ہی تجویز پائی جاتی ہے اور وہ مقصد
انسان کی نجات ہے اور وہ تجویز انسان کی نجات کا طریقہ ہے۔ یہ واحد
تجویز "تار و پود" کی طرح اِس مجموعے میں اس کے شروع سے آخر تک
پائی جاتی ہے اور مرورِ زمانہ کے ساتھ زیادہ زیادہ واضح ظاہر اور
صاف ہوتی چلی گئی ہے۔

بائبل بنی نوع انسان کے لئے خُدا کا
مکاشفہ ہے۔ یہ ہمارے آسمانی باپ کی چھٹی ہے جو اُس نے اپنے بچوں
کے پاس زمین پر بھیجی ہُوئی ہے۔ یہ نور اور ہدایت ہے۔ یہ اِس دُنیا
کے گمراہوں کو ہدایت اور راہنمائی بخشنے کے لئے ہے۔ یہ اندھیرے
میں چلنے والوں کے پاؤں کے لئے چراغ ہے۔ یہ روشن کتاب
ہے جو کفر کی تاریکیوں کو دُور و رفع کر دیتی ہے۔ یہ روشنی کا مینار
ہے جو ہماری زندگی کے جہاز کو خطرات سے بچاتا ہے۔

پُرانے عہد نامے کی مُقدس کتابوں کے
دو مجموعے ہیں ایک عبرانی مجموعہ اور دوسرا یونانی مجموعہ سنہ ۵۸۶ ق م یا
سنہ ۵۸۸ ق م میں یروشلیم بابلی حملہ آوروں نے تباہ کر دیا اور بہت سے

یہودیوں کو تو نبوکدنضر بادشاہ اسیر کر کے بابل لے گیا لیکن بہتیرے یہودی
تتر بتر ہو گئے اُن میں سے بہت سے مصر میں چلے گئے اور ان کی بہت بڑی
تعداد بعد میں اسکندریہ میں آباد ہو گئی۔ مسیح سے پہلے تیسری اور دوسری
صدیوں میں مصر کے یہودیوں نے اپنی مقدس کتابوں کا ترجمہ یونانی زبان
میں کیا۔ اُس یونانی ترجمے کا نام سیپٹواجنٹ ہے۔ جو کتابیں یونانی ترجمے
میں پائی جاتی تھیں اُن کی تعداد عبرانی مجموعے کی کتابوں سے کچھ زیادہ تھی
اور اِس لئے عہدِ عتیق کی کتابوں کے مجموعوں کو عبرانی قانون اور
یونانی قانون کہتے تھے۔ جو کتابیں یونانی اور عبرانی مجموعوں میں مشترکہ طور
پر پائی جاتی ہیں۔ اُن کو پہلے قانون کی کتابیں کہتے ہیں کیونکہ وہ پہلے قانون
سے تعلق رکھتی ہیں۔ عبرانی کتابوں کا مجموعہ پُرانے عہد نامہ کا پہلا
قانون ہے اور جو کتابیں صرف یونانی مجموعے میں یعنی سیپٹواجنٹ
میں پائی جاتی ہیں لیکن عبرانی مجموعے میں نہیں پائی جاتیں اُن کتابوں
کے مجموعے کو دوسرے قانون کی کتابیں کہتے ہیں۔ ان کتابوں کا قانون
پُرانے عہد نامے کا دوسرا قانون ہے۔ پُرانے عہد نامے کے پہلے قانون
کو فلسطینی قانون اور دوسرے قانون کو اسکندروی قانون بھی کہتے ہیں۔
عبرانی قانون کو چھوٹا اور یونانی قانون کو بڑا قانون بھی کہتے ہیں۔

عہدِ عتیق کا پہلا قانون:۔

عہدِ عتیق کا قانونِ اوّل عبرانی بائبل ہے
یہودی لوگ عہدِ عتیق کو تین حصوں میں تقسیم کرتے ہیں اور ان کے نام
توریت۔ انبیا اور نوشتے ہیں۔

عبرانی پُرانے عہد نامہ کا پہلا حِصّہ
توریت ہے۔ توریت کا معنی شریعت ہے۔ سب سے پہلے یہی کتاب
قانونی قرار دی گئی تھی یا سب سے پہلا قانون اِسی کتاب کے بارے میں
تھا یا یہ کہ یہی کتاب سب سے پہلا قانون تھا۔ عزرا اور نحمیاہ کے زمانے
میں یہ "موسیٰ کی شریعت" (عزرا ۷: ۶) "موسیٰ کی شریعت کی کتاب" (نحمیاہ ۸: ۱)
یا موسیٰ کی کتاب" (۲۔ اخبار ۳۵: ۱۳) یا "موسیٰ کی کتاب توریت (۲۔ اخبار
۲۵: ۴) اور "موسیٰ کی کتاب تھی" (عزرا ۶: ۱۸) نحمیاہ ۱۳: ۱) موسیٰ کی کتاب
توریت جو عزرا لوگوں کو پڑھکر سُناتا تھا وہ یہی توریت تھی جو اب
یہودیوں اور مسیحیوں کے پاس ہے چونکہ بعد میں اُس کو پانچ حِصّوں میں تقسیم
کر دیا گیا تھا اِس لئے اِس کا نام پنج گُنا یا پانچ گُنا کتاب یا پانچ جلدوں
والی کتاب یا اسفارِ خمسہ یعنی پنج کتابیں ہوا۔ غالباً اسے پانچ حصّوں میں
سیپٹواجنٹ ترجمہ کے مترجمین نے تقسیم کیا۔ انہوں نے اِن حِصّوں
کے جو نام رکھے وہی نام ہمیشہ مروج اور متداول رہے اس سے یہ معلوم
ہوتا ہے کہ یہ تقسیم اُنہیں نے کی تھی۔

سموئیل کی جو اب دو کتابیں ہیں یہ پہلے ایک
ہی کتاب تھی۔ ملوک کی دو کتابیں پہلے ایک کتاب تھی۔ اخبار کی دو کتابیں
ایک کتاب اور عزرا اور نحمیاہ کی دو کتابیں بھی ایک کتاب تھی اور اُس کا
نام عزرا تھا۔ سیپٹوا جنٹ کے مترجمین نے سموئیل کی ایک کتاب
کے دو حصے کر دئے یعنی ایک کتاب کو دو کتابیں بنا دیا۔ پہلے حِصّے کا
سموئیل کی پہلی کتاب یا ۱۔ سموئیل ہوا اور دوسرے حِصّے کا نام سموئیل
کی دوسری کتاب یا ۲۔ سموئیل ہوا۔ سلاطین کی کتاب کا پہلا حصہ ا ملوک

اور دوسرا حصّہ ۲۔ ملوک ہُوا۔ اخبار کی کتاب کا پہلا حصّہ ۱۔ اخبار اور
دوسرا حصّہ ۲۔ اخبار ہُوا۔ اور عزرا کی کتاب کے پہلے حصّے کا نام عزرا
اور دوسرے حصّے کا نام نحمیاہ ہُوا۔ ۱۔ اخبار ۲۔ اخبار عزرا اور نحمیاہ یہ چاروں
کتابیں ایک ہی عبرانی مصنف کی تصنیف کی ہوئی ہیں۔ سموئیل۔ ملوک
اخبار اور عزرا کو دو دو حصّوں میں سیپٹواجنٹ کے مترجمین نے تقسیم کیا
تھا اِس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ توریت کو بھی پانچ حصّوں میں سیپٹواجنٹ
ہی کے مترجمین نے تقسیم کیا تھا۔ اِن پانچ حصّوں کی وجہ سے عبرانی
بولنے والے یہودی ساری توریت کو پانچ پانچویں بھی کہا کرتے تھے۔
ایک ایک حصّہ ایک ایک پانچواں تھا پس پانچوں حصّے پانچ پانچویں تھے۔

جب توریت کو پانچ کتابوں میں تقسیم
کرنے والی تقسیم عبرانی بائبل میں بھی قبول کی گئی تو کتابوں کے نام بلحاظِ
مضمون نہ رکھے گئے تھے جس طرح سیپٹواجنٹ میں ان کتابوں کے نام بلحاظِ
مضمون تھے بلکہ جن الفاظ سے یہ کتابیں شروع ہوتی ہیں اُنہیں کو اِن کے نام
قرار دے لیا۔ تکوین کی کتاب "ابتدا میں" کے الفاظ سے شروع ہوتی ہے تو
اِس کا نام "ابتدا میں" ہُوا۔ خروج کی کتاب "اور یہ ہیں نام" سے شروع ہوتی
ہے اُس کا نام "اور یہ ہیں نام" ہے۔ احبار کی کتاب "اور بلایا" سے شروع
ہوتی ہے پس اس کا نام "اور بلایا" ہُوا۔ عدد کی کتاب "بیابان میں" کے الفاظ
سے شروع ہوتی ہے تو اِس کا نام "بیابان میں" رکھا گیا اور تثنیہ شرع کی
کتاب "یہ وہ باتیں ہیں" سے شروع ہوتی ہے پس عبرانی میں اس کا نام
"یہ وہ باتیں ہیں" ہُوا۔ یاد رہے کہ یہ کتابیں عبرانی میں اِن الفاظ
سے شروع ہوتی ہیں اور یہی ان کے نام ہیں۔

عبرانی عہدِ عتیق کا دوسرا حصّہ انبیا کہلاتا
ہے اور اِس سے صحائفِ انبیا مراد ہیں۔ یہاں انبیا سے انسان انبیا مراد نہیں
بلکہ عہدِ عتیق کی کتابوں کا دوسرا حصّہ مراد ہے یعنی انسان نہیں بلکہ کتابیں مُراد
ہیں۔ یونانی سیپٹواجنٹ اور لاطینی ولگیٹ میں عبرانی عہدِ عتیق کی کتابوں کی
تعداد ۳۹ ہے اُن میں سے ۲۱ کتابیں حصّۂ انبیا میں شامل ہیں لیکن یہودی
ان کو دس کتابیں شمار کرتے تھے۔ اِس مجموعہ کی کتابیں یہ ہیں۔ یوشع قضات۔
۱۔ سموئیل۔ ۲۔ سموئیل۔ ۱۔ ملوک۔ ۲۔ ملوک۔ اِشعیا۔ یرمیاہ۔ حزقی ایل اور بارہ
چھوٹے انبیا کی ایک کتاب۔ چونکہ یہ کتاب بارہ کتابوں کا مجموعہ تھا
اِس لئے اس کا نام بارہ تھا۔

اِن دس کتابوں میں سے پہلی چھ کتابوں
کو پہلے انبیا کہتے ہیں اور پچھلی چار کتابوں کو پچھلے انبیا کہتے ہیں پہلے اور
پچھلے انبیا وقت کے لحاظ سے نہیں بلکہ بائبل میں ان کے رکھے جانے
کی جگہ کے لحاظ سے ہے۔ چھ کتابوں کے بائبل میں رکھے جانے کی جگہ
پہلے ہے اِس لئے اِن کو پہلے انبیا کہتے ہیں یعنی انبیا کی پہلی جگہ یا پہلے
مقام والی کتابیں اور چار کتابیں اِن کے ساتھ ہی اِن کے بعد رکھی ہوئی ہیں۔
پس وہ پچھلی کتابیں ہیں اور اِس لئے اِن کو پچھلے انبیا کہتے ہیں۔ پہلے انبیا
کی کتابیں پہلے چار تھیں یعنی یشوع۔ قضات۔ سموئیل اور ملوک لیکن سموئیل
اور ملوک کی ایک ایک کتاب کو دو دو کتابیں بنا لینے سے اِن کی تعداد
چھ ہوگئی اور پچھلے انبیا کی پندرہ کتابیں چار شمار کی جاتی تھیں اور انبیا کی
کتابوں کی کل تعداد چھ اور چار یعنی دس تھی اگر پہلے انبیا کی کتابوں کی
تعداد چار شمار کی جائے تو پچھلے انبیا کی بھی چار تو انبیا کی کتابوں کی

کل تعداد آٹھ ہوتی ہے۔ ان کی تعداد دس تبھی ہو سکتی ہے جبکہ سموئیل اور ملوک کی ایک ایک کتاب کو دو دو کتابیں شمار کیا جائے۔ خوب یاد رہے کہ عبرانی تقسیم کے مطابق دانی ایل کی کتاب انبیا میں شامل نہیں وہ نوشتوں میں شامل ہے۔

نوشتے :۔

عبرانی عہدِ عتیق کا تیسرا حِصّہ نوشتے کہلاتا ہے۔ یہ حِصّہ تیرہ کتابوں پر مشتمل ہے وہ تیرہ کتابیں یہ ہیں۔ زبُور۔ امثال۔ ایّوب۔ غزل الغزلات۔ رُوت۔ نوحہ۔ واعظ۔ استیر۔ دانی ایل۔ عزرا۔ نحمیاہ۔ تواریخ کی پہلی کتاب (۱۔ تواریخ) اور تواریخ کی دوسری کتاب (۲۔ تواریخ)۔

نوشتوں کی کتابوں کو چار حصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

الف :۔ شاعرانہ کتابیں :۔ زبُور۔ امثال اور ایوب۔

ب :۔ طوامیر خمسہ :۔ یا پانچ طُومار۔ غزل الغزلات۔ رُوت۔ نوحہ، واعظ اور استیر۔ ان پانچ طوماروں میں سے ایک ایک طومار پانچ عیدوں میں سے ایک ایک عید پر پڑھا جاتا تھا۔ غزل الغزلات یا انشید الاناشید عیدِ فسح کو پڑھی جاتی تھی۔ رُوت عیدِ پنتیکوست کو۔ نوحہ یا مرثیے ماہِ آب کی ۹ تاریخ کو روزۂ عظیم کے دن یعنی بنوکدنظر کے ہاتھوں یروشلیم کی بربادی کی برسی کے دن۔ یروشلیم کی بربادی کا واقعہ ۵۸۶ ق م میں وقوع میں آیا تھا۔ قوم۔ ملک اور شہر کی بربادی کی یاد میں جو برسی منائی

جاتی تھی اُس میں بڑا سخت روزہ رکھا جاتا تھا اور اس روزے کو روزۂ عظیم کہتے تھے۔ اُس روز نوحہ یا مرثیوں کی کتاب پڑھی جاتی تھی۔ واعظ کی کتاب عیدِ خیام یعنی خیموں کی عید کو اور استیر کی کتاب عیدِ پُوریم کو پڑھی جاتی تھی۔ پانچ طوامیر پانچ اعیاد کو پڑھے جاتے تھے۔ ایک ایک طومار ایک ایک عید پہ۔ ان پانچ کتابوں کی ترتیب عیدوں کی ترتیب کے مُطابق ہے۔ عیدوں کی ترتیب یہ ہے۔ عیدِ فسح۔ عیدِ پنتیکوست۔ عیدِ روزۂ عظیم۔ عیدِ خیام اور عیدِ پُوریم۔

ج :۔ ایک نبوی کتاب۔ دانی ایل کی کتاب۔

د :۔ تاریخی کتابیں۔ عزرا۔ نحمیاہ۔ ۱۔ تواریخ ۲۔ تواریخ۔ عزرا اور نحمیاہ کی کتابیں پہلے ایک کتاب تھی۔ سیپٹواجنٹ ترجمہ کرنے والوں نے اس کو دو حصّوں میں تقسیم کر دیا۔ پہلے حصّے کو عزرا اور دوسرے حصّے کو نحمیاہ کہا۔ ان کو ۱۔ عزرا اور ۲۔ عزرا بھی کہتے ہیں دو حصّوں میں تقسیم ہونے سے پہلے ان کا نام عزرا تھا۔ عزرا کے نام کی دو جعلی کتابیں بھی ہیں اگر عزرا اور نحمیاہ کو ۱۔ عزرا اور ۲۔ عزرا کہا جائے تو ان جعلی کتابوں کو ۳۔ عزرا اور ۴۔ عزرا کہتے ہیں۔ اور اگر انہیں عزرا اور نحمیاہ ہی کہا جائے اور ۱۔ عزرا اور ۲۔ عزرا نہ کہا جائے تو اس صورت میں جعلی کتابوں کو ۱۔ عزرا اور ۲۔ عزرا کہا جاتا ہے۔

۱۔ اخبار اور ۲۔ اخبار پہلے ایک ہی کتاب تھی اور اُس کا نام تواریخ تھا پھر سیپٹواجنٹ ترجمہ کرنے والوں نے اسے دو حصّوں میں تقسیم کر دیا۔

اُنہوں نے اِن کتابوں کا نام چھوٹی ہوئی باتیں رکھا۔ یعنی حذف شدہ باتیں
یا محذوفات۔ کیونکہ اِن کتابوں کے بیانات کا بڑا حصہ سموئیل اور سلاطین
کی کتابوں میں چھوٹا ہُوا یا محذوف ہے پس پہلے حصے کا نام محذوفات کی
پہلی کتاب اور دوسرے حصے کا نام محذوفات کی دوسری کتاب ہُوا لیکن
عبرانی میں اِس کتاب کا نام کلماتِ ایام ہے یعنی تواریخ یا اخبار پس
پہلے حصے کا نام ۱۔ تواریخ یا ۱۔ اخبار ہے اور دوسرے حصے کا نام ۲۔ تواریخ
یا ۲۔ اخبار ہے۔

سیپٹواجنٹ کی تقسیم :۔

یہودیوں نے اپنی عبرانی کتابوں کی تعداد
سیپٹواجنٹ کی تقسیم کے مطابق بیان کی۔ انبیا کی کتابوں کی تعداد دس
تب بنتی ہے اگر سموئیل اور سلاطین کی کتابوں کو سیپٹواجنٹ کی تقسیم
کی مطابقت میں دو کی بجائے چار کتابیں شمار کیا جائے اور نوشتوں
کی کتابوں کی تعداد تیرہ تب ہوتی ہے جبکہ عزرا اور تواریخ کو دو کتابوں
کی بجائے چار کتابیں شمار کیا جائے۔ اگر سیپٹواجنٹ کی تقسیم کو قبول
نہ کیا جائے تو عبرانی کتابوں کی تعداد بیس[20] بنتی ہے اور وہ اِس
طرح ہے۔ توریت[1]۔ یشوع[2]۔ قُضات[3]۔ سموئیل[4]۔ سلاطین[5]۔ اشعیا[6]۔ یرمیاہ[7]۔
حزقی ایل[8]۔ بارہ[9]۔ زبور[10]۔ امثال[11]۔ ایوب[12]۔ غزل الغزلات[13]۔ رُوت[14]۔ نوحہ[15]۔ واعظ[16]۔
آستیر[17]۔ دانی ایل[18]۔ عزرا[19]۔ تواریخ[20]۔ لیکن یہودی اپنی کتابوں کو عموماً ۲۴
شمار کرتے تھے اور یہ تعداد تبھی حاصل ہو سکتی ہے جبکہ سموئیل۔ سلاطین۔
عزرا اور تواریخ کو چار کتابوں کی بجائے آٹھ کتابیں شمار کیا جائے۔

چوبیس کی تعداد یوں ہے۔ توریت[1]۔ یشوع[2]۔
قُضات[3]۔ ۱۔ سموئیل[4]۔ ۲۔ سموئیل[5]۔ ۱۔ سلاطین[6]۔ ۲۔ سلاطین[7]۔ اشعیا[8]۔ یرمیاہ[9]۔
حزقی ایل[10]۔ بارہ[11]۔ زبور[12]۔ امثال[13]۔ ایوب[14]۔ غزل الغزلات[15]۔ رُوت[16]۔ نوحہ[17]۔ واعظ[18]۔
آستیر[19]۔ دانی ایل[20]۔ عزرا[21]۔ نحمیاہ[22]۔ ۱۔ تواریخ[23] اور ۲۔ تواریخ[24]۔ اِس تعداد
کے لحاظ سے پُرانے عہد نامے کا نام چوبیس بھی تھا اگر یہ کہنا ہوتا تھا
کہ فلاں بات پُرانے عہد نامے یا کتاب مُقدس میں لکھی ہے تو یہودی
کہا کرتے تھے کہ چوبیس میں لکھی ہے۔ یہودی اِن کتابوں کا شمار گاہے ۲۲
بھی کرتے تھے۔

پس عبرانی عہدِ عتیق کی کتابوں کی تعداد
۲۴ اور ۲۲ تبھی ہو سکتی ہے جبکہ سموئیل۔ ملوک۔ عزرا اور اخبار کی
سیپٹواجنٹ والی تقسیم کو قبول کیا جائے۔ یعنی ان چار کتابوں کو آٹھ
کتابیں شمار کیا جائے۔ اِس سے ظاہر ہے کہ یہودی لوگ اِن کتابوں کی
سیپٹواجنٹ والی تقسیم کو قبول کرتے تھے یا یہ کہ سیپٹواجنٹ کو قبول
کرتے تھے۔

یہودی لوگ پہلی صدی کے آخر اور
دوسری صدی کے شروع تک سیپٹواجنٹ کو مانتے رہے لیکن دوسری
صدی مسیحی میں اُنہوں نے سیپٹواجنٹ کو ماننے سے انکار کر دیا۔ انکار کی
وجہ یہ تھی کہ مسیحی علما یہودی علما کو یسوع کے مسیحا ہونے کی بحث میں
سیپٹواجنٹ ترجمے کے ذریعے سے شکست دیا کرتے تھے۔ یہودی
علما یسوع کے مسیحا ہونے کی پیشینگوئیوں کو دور کرنے کے لئے عبرانی
عہدِ عتیق کے عبرانی الفاظ کے معنی کچھ کے کچھ بیان کیا کرتے تھے۔ اور بعض

وقت نہایت نامعقول معنی بیان کیا کرتے تھے تو مسیحی علما سیپٹواجنٹ ترجمہ پیش کر کے کہا کرتے تھے کہ تمہارا ترجمہ غلط ہے تم جان بوجھ کر غلط ترجمہ کرتے ہو۔ ہم فیصلے کے لئے وہ ترجمہ پیش کرتے ہیں جو اُس وقت کیا گیا تھا جب نہ تم تھے یعنی جب تم آج کل کے یہودی موجود نہیں تھے اور نہ اس وقت ہم مسیحی لوگ موجود تھے۔ مسیحی علما سیپٹواجنٹ کا ترجمہ پیش کر کے اُنہیں شکست دیتے تھے۔ تو اُنہوں نے دوسری صدی مسیحی کے شروع میں اس ترجمے کو ماننے سے انکار کر دیا اور اس کے سخت دشمن اور مخالف ہو گئے لیکن اِس کی تقسیم کو قبول کرنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ پہلے وہ اس ترجمے کو مانا کرتے تھے اور اِس کا انکار کرنے سے اُنہوں نے اپنے مخالف گواہ کا سر کاٹ دیا۔

اگرچہ یہودی اپنی کتابوں کی تعداد سیپٹواجنٹ

والی تقسیم کے مطابق بیان کیا کرتے تھے لیکن اُنہوں نے اِن کتابوں کی تقسیم کو سولہویں صدی مسیحی تک عبرانی عہدِ عتیق میں داخل نہ کیا۔ سولہویں صدی مسیحی میں عبرانی عہدِ عتیق میں بھی توریت کو پانچ کتابوں میں سموئیل سلاطین عزرا اور تواریخ کو دو دو کتابوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ یعنی سیپٹواجنٹ یونانی عہدِ عتیق کی ان کتابوں کی تقسیم کو عبرانی عہدِ عتیق کی ان کتابوں میں داخل کر دیا گیا۔ ۱۔ سموئیل۔ ۲۔ سموئیل۔ ۱۔ سلاطین (ملوک) اور ۲۔ سلاطین کے نام سیپٹواجنٹ میں ۱۔ سلطنتیں۔ ۲۔ سلطنتیں۔ ۳۔ سلطنتیں اور ۴۔ سلطنتیں ہیں یعنی سلطنتوں کی پہلی کتاب۔ سلطنتوں کی دُوسری کتاب۔ سلطنتوں کی تیسری کتاب اور سلطنتوں کی چوتھی کتاب۔ یُونانی ترجمے سیپٹواجنٹ میں ان کتابوں کے نام سلطنتیں یا بادشاہتیں ہیں لیکن لاطینی

ترجمے ولگیٹ میں اِن کے نام بادشاہ یا ملوک یا سلاطین ہیں یعنی ۱۔ ملوک ۲۔ ملوک۔ ۳۔ ملوک اور ۴۔ ملوک یا ۱۔ بادشاہان۔ ۲۔ بادشاہان ۳۔ بادشاہان اور ۴۔ بادشاہان۔ یا ۱۔ سلاطین۔ ۲۔ سلاطین۔ ۳۔ سلاطین اور ۴۔ سلاطین اور یونانی ناموں کا ترجمہ سلطنتیں اور بادشاہتیں کی بجائے مملکتیں بھی ہو سکتا ہے یعنی ۱۔ مملکتیں۔ ۲۔ مملکتیں۔ ۳۔ مملکتیں اور ۴۔ مملکتیں۔

پرانے عہد نامے کی عبرانی کتابوں کا مجموعہ

پُرانے عہد نامے کا پہلا قانون کہلاتا ہے یہ پُرانے عہد نامے کی مستند کتابوں کی پہلی فہرست ہے۔ پُرانے عہد نامے کی جن عبرانی کتابوں کو ۲۴ یا ۲۲ شمار کیا جاتا ہے سیپٹواجنٹ اور ولگیٹ میں اِن کی تعداد ۳۹ ہے۔

عبرانی عہدِ عتیق اور سیپٹواجنٹ یونانی

عہدِ عتیق کے زبوروں کے مضمون میں تو فرق نہیں ہے۔ دونوں میں مضمون تو وہی اور اتنا ہی ہے لیکن تقسیم میں فرق ہے۔ پراٹسٹنٹ تقسیم عبرانی تقسیم کے مطابق ہے۔ کیتھولک بائبل میں جو نواں زبور ہے وہ پراٹسٹنٹ بائبل میں نواں اور دسواں زبور ہیں۔ پہلی آیت سے لیکر بائیسویں آیت کے آخر تک دسواں زبور ہے اور پراٹسٹنٹ بائبل میں جو گیارھواں زبور ہے وہ کیتھولک بائبل میں دسواں زبور ہے۔

یہ سلسلہ کیتھولک بائبل کا ایک سو

پینتالیسویں زبور تک اسی طرح چلتا ہے اور یُوں کیتھولک بائبل کا ایک سو پینتالیسواں زبور پراٹسٹنٹ بائبل کا ایک سو چھیالیسواں زبور ہے۔ کیتھولک بائبل کا ایک سو چھیالیسواں اور ایک سو سینتالیسواں زبور پراٹسٹنٹ بائبل کا ایک سو سینتالیسواں زبور ہے یعنی کیتھولک

بائیبل کے یہ دو زبور پراٹسٹنٹ بائیبل میں ایک زبور ہے اور پراٹسٹنٹ بائیبل کے نواں اور دسواں دو زبور کیتھولک بائیبل میں ایک زبور ہے یعنی نواں زبور۔ پہلے زبور سے لے کر آٹھویں زبور تک اور ایک سو اڑتالیسویں اور ایک سو انچاسویں اور ایک سو پچاسویں زبور کی تقسیم دونوں بائیبلوں میں یکساں ہے۔ اس تقسیم کو مفصل طور پر یوں ظاہر کیا جا سکتا ہے۔

عبرانی بائیبل	سیپٹواجنٹ اور ولگیٹ بائیبلیں
مزامیر ۱ تا ۸	مزامیر ۱ تا ۸
مزامیر ۹، ۱۰	مزمور ۹
مزامیر ۱۱ تا ۱۱۳	مزامیر ۱۰ تا ۱۱۲
مزامیر ۱۱۴، ۱۱۵	مزمور ۱۱۳
مزمور ۱۱۶	مزامیر ۱۱۴، ۱۱۵
مزامیر ۱۱۷ تا ۱۴۶	مزامیر ۱۱۶ تا ۱۴۵
مزمور ۱۴۷	مزامیر ۱۴۶، ۱۴۷
مزامیر ۱۴۸ تا ۱۵۰	مزامیر ۱۴۸ تا ۱۵۰

کیتھولک اردو ترجمہ جو رُوم میں چھپا اُس میں مزمور ۱۱۳ کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے پہلا حصہ پہلی آٹھ آیتوں کا ہے اور اِسے ۱۱۳ الف کہا ہے یہ حصہ عبرانی اور پراٹسٹنٹ بائیبل میں زبور ۱۱۴ ہے۔ دوسرا حصہ ۱۱۳ب ہے اس میں ۱۸ آیتیں ہیں۔ اِن آیتوں کے نمبر ۱ سے ۱۸ تک ہیں۔ یہ حصہ پراٹسٹنٹ تراجم اور عبرانی عہد عتیق میں زبور ۱۱۵ ہے۔ کیتھولک ڈوئے ترجمہ جو انگریزی ترجمہ ہے۔ اِس

میں پہلے اور دوسرے حصے کو اے اور بی تو نہیں لکھا لیکن پہلی آٹھ آیتوں کے بعد پھر نمبر ۱ شروع ہوتا ہے جو ۱۸ تک جاتا ہے نادر ولنٹ ادوسی اور ڈاکٹر عطارد والے ترجمے میں بھی اسی طرح ہے جس طرح ڈوئے انگریزی ترجمے میں ہے یعنی اِس زبور کے دو حصوں کو الف اور ب تو نہیں کہا لیکن آٹھویں آیت کے بعد پھر نمبر ۱ شروع ہوتا ہے جو نمبر ۱۰ تک جاتا ہے۔ پس زبور ۱۱۳ کی کل آیات ۲۶ ہیں سیپٹواجنٹ یونانی ترجمہ میں اِس زبور کی آیات کے نمبر اس طرح نہیں ہیں جس طرح ڈوئے انگریزی اور اردو کیتھولک ترجموں میں ہیں بلکہ ۱ سے ۲۶ تک کے نمبر ہیں۔ آٹھ کے بعد پھر نمبر ایک نہیں بلکہ نمبر نو ہے اور یوں یہ نمبر ۲۶ تک پہنچتے ہیں۔ یونانی میں آیات کے نمبروں کے ذریعے سے اِس زبور کے دو حصے نہیں دکھائے ہیں۔ بلکہ سارا زبور ایک ہی دکھایا گیا ہے کیونکہ آیات کے نمبر ۱ سے چھبیس تک مسلسل جاتے ہیں۔

ربیوں کی کتابوں میں عبرانی بائیبل کے نام یہ ہیں۔

۱۔ توریت۔ انبیا اور نوشتے۔
۲۔ توریت۔ یرمیاہ اور زبور۔
۳۔ چوبیس۔
۴۔ ہمقرا یعنی القرأت یا لیکشنری۔

پرانے عہد نامے کے پہلے قانون

کو عبرانی قانون اور فلسطینی قانون بھی کہتے ہیں۔ اس کو عبرانی قانون اِس لئے کہتے ہیں کیونکہ یہ قانون عبرانی کتابوں کے بارے میں ہے اور فلسطینی اِس لئے کہتے ہیں کیونکہ فلسطین کے لوگ عبرانی اور آرامی زبانیں

سمجھتے تھے اور عبرانی کتابیں فلسطین میں پڑھی اور سمجھی جاتی تھیں اور فلسطین
میں یہ کتابیں مروج اور متداول تھیں۔ پہلے قانون کی کتابوں کو یہودیوں
کے علاوہ سب مسیحی کلیسیائیں مانتی ہیں۔ کوئی کلیسیا ایسی نہیں ہے
جو اِس قانون کی کتابوں کو نہ مانتی ہو۔

عہدِ عتیق کا یُونانی یا اِسکندروی قانون۔

اِس قانون میں وہ کتابیں شامل ہیں جو
یُونانی ترجمے سیپٹواجنٹ میں پائی جاتی ہیں۔ اِن کتابوں کی تعداد
چھیالیس ۴۶ ہے اور اِن کے علاوہ تین حصے ہیں۔ ایک حصہ استیر کی کتاب
میں پایا جاتا ہے اور دو حصے دانی ایل کی کتاب میں پائے جاتے ہیں جو
یونانی حصہ استیر کی کتاب میں پایا جاتا ہے وہ دسویں باب کی چوتھی
آیت سے لیکر سولھویں باب کی چوبیسویں آیت کے آخر تک ہے۔
پہلے باب کی پہلی آیت سے لیکر دسویں باب کی تیسری آیت کے آخر
تک اس کتاب کا عبرانی حصہ ہے جو عبرانی قانون میں شامل ہے۔ دو
یونانی حصے دانی ایل کی کتاب میں ہیں۔ پہلا یُونانی حصہ تیسرے باب
کی ۲۳ آیت سے لیکر ۹۰ آیت کے آخر تک ہے اور اس کتاب کا
دوسرا یُونانی حصہ تیرھواں اور چودھواں باب ہے۔ اِس کتاب کے یہ
دونوں حصے سیپٹواجنٹ یونانی ترجمہ سے نہیں بلکہ تیودوتن (تھیوڈوشن)
کے یونانی ترجمہ سے لئے گئے اور دیگر زبانوں میں اُسی سے ترجمہ کئے
گئے ہیں۔ یُونانی قانون میں عبرانی قانون کا یونانی ترجمہ پایا جاتا ہے
عبرانی قانون کی کتابوں کی تعداد ۳۹ ہے

اور ان کے علاوہ سات اور کتابیں اِس قانون میں پائی جاتی ہیں۔
ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔ طوبیاہ۔ یہودیت۔ حکمت۔ یشوع بن سیراخ۔
باروک۔ ۱۔مکابیین اور ۲۔مکابیین۔ اِن کتابوں اور استیر اور دانی ایل
کی کتابوں کے تین یونانی حصوں کو دوسرا قانون کہتے ہیں۔ عبرانی ۳۹ کتابوں
کے قانون کو پہلا قانون کہتے ہیں اور سات کتابوں اور تین حصوں کو دوسرا
قانون کہتے ہیں۔ چونکہ تینوں حصے استیر اور دانی ایل کی کتابوں کے حصے بنائے
گئے ہیں اس لئے یونانی قانون کی کل کتابیں ۴۶ ہیں۔ اس قانون میں
عبرانی قانون سے سات کتابیں زیادہ ہیں اس لئے اِس قانون کو بڑا قانون
کہتے ہیں اور عبرانی قانون میں اس قانون سے سات کتابیں کم ہیں اِس
لئے عبرانی قانون کو چھوٹا قانون کہتے ہیں۔

خُداوند یسُوع مسیح کے آسمان پر جانے
کے بعد جب رسولوں نے فلسطین سے باہر کے ملکوں میں منادی شروع
کی تو وہ یونانی ترجمہ سیپٹواجنٹ استعمال کرتے تھے کیونکہ بحیرۂ روم
یا بحیرۂ متوسط کے گرد و نواح کے ممالک میں یونانی بولی جاتی تھی۔
رسُول ان کے ساتھ یونانی بولتے تھے اور یونانی میں خُدا کا کلام پیش
کرتے تھے۔ پہلی تین مسیحی صدیوں میں مسیحی کلیسیا کا پُرانا عہدنامہ
سیپٹواجنٹ ہی تھا۔ ان صدیوں میں روم میں بھی یونانی ہی میں عبادت
ہوتی تھی پہلی صدی مسیحی میں رسول۔ مبشرین انجیل اور عہدِ جدید کے مصنفین
سب کے سب سیپٹواجنٹ ہی استعمال میں لاتے تھے۔

پہلی تین مسیحی صدیوں میں چونکہ مسیحی کلیسیا
سیپٹواجنٹ یونانی ترجمہ استعمال کرتی تھی لہٰذا وہ بڑے قانون کی کتابوں

کو الہامی تسلیم کرتی تھی۔ یہودیوں نے مسیحیوں کی مخالفت کرنے کے لئے سیپٹواجنٹ کو پہلی صدی کے آخر اور دوسری صدی کے شروع میں بالکل رد کر دیا۔ یہودیوں کی جو مجلس سنہ ۱۰۰ء کے قریب جمنیا میں منعقد ہوئی اُس نے چھوٹے قانون کی صرف ۳۹ عبرانی کتابوں ہی کو تسلیم کیا۔ اِس کونسل میں ربیوں نے غزل الغزلات۔ واعظ۔ استیر۔ روت حزقی ایل۔ امثال۔ یوناہ اور تواریخ کی کتابوں کے قانونی ہونے پر بحث کی۔ یہ کتابیں زیرِ بحث لائی گئی تھیں اور ان سب کتابوں کو قانونی تسلیم کر لیا گیا تھا مگر یہودیوں کے سارے گروہ اس فیصلے پر متفق نہیں تھے۔ دوسری صدی مسیحی میں بعض یہودی گروہ امثال۔ رُوت۔ استیر۔ واعظ اور غزل الغزلات کو تسلیم نہیں کرتے تھے اور بعض تسلیم کرتے تھے۔ بعض گروہ حکمت اور یشوع بن سیراخ کو بھی تسلیم کرتے تھے پس دوسری صدی مسیحی میں بھی بعض کتابوں کا قانونی ہونا غیر معین تھا۔

دوسری صدی کے آخر یا تیسری صدی کے شروع میں جمنیا کی کونسل والی ۳۹ کتابیں سب یہودیوں نے تسلیم کر لیں اور اُس وقت سے بلکہ وہ ہمیشہ انہیں کتابوں کو قانونی مانتے چلے آئے ہیں۔ جمنیا کا قصبہ بحیرہ روم کے نزدیک یروشلیم کے مغرب میں ہے۔ جب سنہ ۷۰ء میں یروشلیم برباد ہو گیا تو ربیوں نے قیصر وسپاشیئن سے اجازت حاصل کر لی کہ وہ جمنیا میں جا کر اپنا دینی مدرسہ قائم کر لیں چنانچہ وہ سنہ ۷۰ء میں جمنیا میں چلے گئے اور وہاں اپنا مدرسہ قائم کیا۔ یہ مدرسہ برکوکبا کی بغاوت تک یعنی سنہ ۱۳۵ء تک قائم رہا تھا۔ یہودیوں میں کتابوں کے قانونی ہونے کے بارے میں صرف جمنیا والی روایت ہی

متداول نہیں تھی اور صرف یہی روایت تسلیم نہیں کی جاتی تھی بلکہ اور روائتیں بھی تھیں جن کی رُو سے دوسرے قانون کی کتابیں بھی تسلیم کی جاتی تھیں۔

فلسطین کے باہر سب ممالک میں جہاں یہودی پراگندہ تھے یونانی عہدِ عتیق سیپٹواجنٹ مروج تھا اور اِس کی کتابیں تسلیم کی جاتی تھیں فلسطین میں بھی اِن کتابوں کے عبرانی اور آرامی اجزا دستیاب ہوتے ہیں۔ قمران جیسے دور افتادہ مقام میں بھی ان کتابوں میں سے بعض کتابوں کے حصص برآمد ہوئے ہیں اس بارے میں شہادت پائی جاتی ہے کہ یہودیوں نے مسیحیوں کی ضد میں سیپٹواجنٹ کا انکار کیا۔ پہلی صدی مسیحی میں مسیحی مبلغین یونانی ترجمہ ہی استعمال کرتے تھے۔ عہدِ جدید کے مصنفین کا پُرانا عہد نامہ بھی سیپٹواجنٹ ہی تھا۔ عہدِ جدید میں عہدِ عتیق کے قریبًا ساڑھے تین سو اقتباسات پائے جاتے ہیں جن میں سے قریبًا تین سو سیپٹواجنٹ سے اخذ کئے گئے ہیں پس مسیحیوں کا عہدِ عتیق سیپٹواجنٹ یونانی ترجمہ تھا جو بڑے قانون کی کتابوں پر مشتمل ہے۔ پراٹسٹنٹ پروفیسر رائیل صاحب (RYLE) بی۔ ڈی کا ایک مضمون ایک پراٹسٹنٹ کتاب میں پایا جاتا ہے۔ کتاب کا نام

THE CAMBRIDGE COMPANION TO THE BIBLE

مضمون کا عنوان LIMITS AND GROWTH OF THE BIBLE

پروفیسر رائیل صاحب اگرچہ چھوٹا قانون مانتے ہیں لیکن ان کے مضمون سے جو بیانات اخذ کئے گئے ہیں ان سے معلوم ہو جائے گا کہ مسیحی کلیسیا کونسا قانون مانتی آئی ہے بڑا یا چھوٹا قانون۔

وہ لکھتے ہیں کہ اسکندری ترجمے کے

استعمال نے پڑھنے والوں کو اپاکرفا کی کتابوں سے واقف بنا دیا اور اگرچہ ان کے حوالے متواتر دئیے جاتے رہے مگر کلیسیا نے اس بات کو بالکل ہی نظر انداز نہیں کر دیا تھا کہ ان کتابوں کا مقام اور ہے۔ ملیتو (سنہ ۱۷۰ء) سارڈس کا بشپ سوائے استیر کے عبرانی قانون کی کتابوں کی فہرست پیش کرتا ہے۔ اُس نے فلسطین میں تحقیق کرنے کے بعد یہ فہرست تیار کی۔ آریجن یرمیاہ کے خط کو یرمیاہ کی تصانیف کے ساتھ شامل کرتا ہے۔ اتھاناسیئس خط اور باروک کو یرمیاہ کی تصانیف کے ساتھ شامل کرتا ہے استیر کو غیر قانونی کتابوں کے ساتھ شمار کرتا ہے! امفی لاکیئس استیر کی کتاب کو قانونی کتابوں میں شامل کرتا ہے۔ یروشلیم کا سرل اور نزی آنزس کا گریگوری باروک کی کتاب کو قانونی شمار کرتے ہیں۔

لاؤدیکیہ کی کونسل سنہ ۳۶۰ء میں منعقد ہوئی۔

اِس کے فیصلوں میں قانونی کتابوں کی جو فہرست پائی جاتی ہے وہ جعلی ہے۔ وہ اپاکرفا کی کتابوں کو خارج کرتی ہے۔ عہدِ جدید کے مصنفین جو بہت دفعہ اسکندری ترجمے کا اقتباس کرتے ہیں۔ وہ اپاکرفا کی کتابوں سے اقتباس نہیں کرتے۔ اگرچہ اِن کتابوں میں سے وہ بعض کے مضامین سے واقف معلوم ہوتے ہیں۔

جو کتابیں یُونانی ترجمے میں پائی جاتی ہیں

اور جو اِسی یُونانی ترجمے سے کئے ہوئے ابتدائی لاطینی ترجمے میں پائی جاتی ہیں۔ یہ دونوں تراجم ان سب کتابوں کو برابر کی با اختیار قرار دیتے ہیں۔ حکمت اور یشوع بن سیراخ کی کتابیں عام طور پر سلیمان کی تصنیف کردہ سمجھی جاتی تھیں۔ باروک یرمیاہ کے ساتھ شامل کی جاتی تھی۔ طوبیاہ

اور یہودیت استیر کی ہم پلہ سمجھی جاتی تھیں۔ دانی ایل اور استیر کے حصّوں کو سب قبول کرتے تھے اور فلسطینی کتابوں سے اِن حصّوں کو ناقابلِ تقسیم یا ناقابلِ جُدائی سمجھا جاتا تھا یعنی یہ سمجھا جاتا تھا کہ یہ حصّے جن فلسطینی کتابوں میں پائے جاتے ہیں ان کتابوں سے جُدا نہیں کئے جا سکتے یعنی استیر اور دانی ایل کی کتابوں سے جُدا نہیں کئے جا سکتے۔ ۱-۲ مکابیین مُقدّس تاریخ کے پچھلے حصّے پر مشتمل تھیں یعنی اِن میں تاریخ کے پچھلے زمانے کا بیان پایا جاتا ہے۔ آریجن یروشلیم کے سرل اور اتھاناسیئس جیسے مصنفین بھی جو عبرانی قانون کو ترجیح دیتے تھے وہ بھی اپاکرفا کی کتابوں کا اِس طرح اقتباس کرتے ہیں گویا کہ وہ الہامی نوشتہ ہیں۔

یونانی اور لاطینی ترجموں کے اثر سے جن

[illegible]یں عبرانی قانون اور اسکندروی ایزادیوں میں کوئی فرق دکھائی نہیں دیتا تھا۔ اُس فرق نہ ہونے نے کلیسیا کو قدرتی طور پر اِن کتابوں کے استعمال کے لئے مائل کر رکھا تھا۔ زمانے کا میلان الٰہی الہام کے میدان کو محدود [illegible]نے کی بجائے وسیع کرنے کی طرف مائل تھا۔ اگستین جو اِن کتابوں بغیر جھجک کے تسلیم کرتا ہے اِن کے بارے میں کہتا ہے کہ "اِن کتابوں کو [illegible]سیا قانونی مانتی ہے لیکن یہودی قانونی نہیں مانتے"۔

وسطی زمانوں میں جو کتابیں ولگیٹ لاطینی

[illegible]ے میں پائی جاتی تھیں اُن کے قانونی ہونے کے بارے میں کسی [illegible]ی کو شک ہو سکتا تھا۔ یونانی اور لاطینی کے جو نسخے موجود ہیں اُن [illegible]ظاہر ہوتا ہے کہ باروک اور استیر اور دانی ایل کے ایزادی حصّے۔ [illegible]زرا۔ طوبیاہ۔ یہودیت۔ حکمت۔ یشوع بن سیراخ اور ۱-۲ مکابیین

کا کلیسیا کی عبادت میں پڑھا جانا کس قدر عام تھا۔ مغرب میں کارتھیج کی
تیسری کونسل نے ۳۹۷ء میں ان کتابوں کے قانونی ہونے کو تسلیم کیا اور
اس کے بعد بار بار اور عام طور پر ان کا قانونی ہونا بیان کیا جاتا رہا۔

۲۔ عزرا اور منسّی کی دُعا کے سوا باقی سب کتابیں محفوظ رکھی گئی ہیں۔

۱۔ مکابین۔ یشوع بن سیراخ اور یہودیت عبرانی میں لکھی گئی ہیں۔

مندرجہ بالا بیانات سب کے سب پروفیسر رائیل صاحب کے مذکورہ
مضمون سے ماخوذ ہیں۔

اسی مذکورہ بالا کتاب میں ریورنڈ آر سنکر
صاحب ڈی ڈی کا مضمون ANEIENT TRANSLATIONS اور مضمون
نویس کا نام انگریزی حروف میں یوں ہے THE REV. R. SINKER. D.D
ان کے اس مضمون میں سے درج ذیل بیانات اخذ کئے گئے ہیں۔ پُرانے
عہد نامے کے اقتباسات جو کہ نئے میں پائے جاتے ہیں اُن کی اکثریت
سیپٹواجنٹ سے لی گئی ہے اور یہی ترجمہ مسیحی آبا کی بہت بڑی تعداد
کی بائیبل تھا۔ پہلے مسیحی استادوں اور یونانی یہودیوں یا غیر قوموں کے
محققین کے لئے صرف یہی ترجمہ بحث اور استدلال کی بنیاد
ہو سکتا تھا۔ عہدِ عتیق کے تمام قدیم تراجم سوائے شامی پیشیتو۔ ترگوموں
اور ولگیٹ کے سیپٹواجنٹ سے کئے گئے ہیں۔ مصری تراجم تین ہیں
جو قبطی تراجم کہلاتے ہیں۔ یہ دوسری صدی کے آخر تک کے ہیں اس
سے بعد کے نہیں ہیں۔ اور قدیم تراجم جو قابلِ ذکر ہیں وہ اِیتھی اوپیائی
اور آرمینی ہیں۔ ان میں جو پُرانا عہد نامہ پایا جاتا ہے وہ سیپٹواجنٹ
سے ترجمہ کیا ہُوا ہے۔

مندرجہ بالا بیانات ریورنڈ آر سنکر صاحب کے ہیں۔

نوٹ: خوب یاد رہے کہ تینوں قبطی تراجم میں پُرانا عہد نامہ سیپٹواجنٹ
سے ترجمہ کیا ہُوا ہے۔

یسُوع مسیح۔ رسُول اور یُونانی قانُون:۔

پہلی صدی مسیحی کے مسیحی اور انجیل کے مبشرین
اور عہدِ جدید کے مصنفین سیپٹواجنٹ اور اُس میں پائی جانے والی
کتابوں کو مانتے تھے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خُداوند یسُوع یُونانی
قانون کا مخالف نہیں تھا بلکہ موافق تھا۔ متی ۱۱: ۲۵ میں خُداوند یسُوع خدا کو
آسمان اور زمین کا خُداوند کہتا ہے اور یہ طوبیاہ ۷: ۲۰ کا اقتباس ہے۔
کیتھولک ریوئیزڈ سٹینڈرڈ ورشن اور پراٹسٹنٹ دی اپاکرفا کے انگریزی
ترجموں میں آسمان اور زمین کا خداوند ہے اور کیتھولک اُردو ترجمے اور یروشلیم
بائیبل میں آسمان کا خُداوند ہے لیکن یہ اسی مقام کا اقتباس ہے اگرچہ قرأت
میں کچھ فرق ہے۔ پہلے دو تراجم کے یہ اقتباس عین مطابق ہے اور
میں تیری حمد کرتا ہوں۔ یہ یشوع بن سیراخ ۵۱: ۱ کا اقتباس ہے۔ یہاں
ہے میں تیری حمد کروں گا لیکن بات ایک ہی ہے۔ متی ۱۳: ۴۳ اور حکمت ۳: ۷
میں راستبازوں کا چمکنا پایا جاتا ہے۔ متی ۱۶: ۲۷ یونانی سیپٹواجنٹ
کے یشوع بن سیراخ ۳۲: ۱۹ کے مطابق ہے۔ بعض ترجموں میں عبرانی سے
ترجمہ کیا گیا ہے لیکن جو ترجمہ یونانی سے کیا گیا ہے اُس میں متی ۱۶: ۲۷ کے
ساتھ مطابقت پائی جاتی ہے کہ اُن کو اُن کے کاموں کے مطابق بدلہ
دیا جائے گا۔ یروشلم بائیبل میں اس آیت کا ترجمہ یونانی سیپٹواجنٹ

ترجمے سے کیا گیا ہے۔ لوقا ۱۲: ۱۹-۲۹ یشوع بن سیراخ ۱۱: ۱۹-۲۰ کے مطابق ہے۔ یسوع جب صلیب پر تھا اُس وقت اُس کو طعنے مارنے والوں کا جو نقشہ متی ۲۷: ۳۹-۴۴ میں پایا جاتا ہے وہ پہلے ہی سے حکمت ۲: ۱۳-۲۰ میں کھینچا ہوا ہے۔

یسوع کی تعلیم میں اِن کتابوں کی تعلیم سے جو مطابقت اور مشابہت پائی جاتی ہے اِس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اِن کتابوں کی تعلیم سے واقف تھا اور وہ اِن کی تعلیم بھی اُسی طرح دیتا تھا جس طرح پہلے قانون کی کتابوں کی تعلیم دیتا تھا۔ چونکہ ان کتابوں کی وہی تعلیم ہے جو پہلے قانون کی کتابوں کی ہے اِس لئے اِن کتابوں کی تعلیم پیش کرنے کے کوئی خاص موقعے نہیں تھے تاہم کہیں کہیں اِن کتابوں کے ساتھ بھی تعلیمی مطابقت یا مشابہت پائی جاتی ہے مثلاً خداوند یسوع نے جو تمثیل لوقا ۱۲: ۱۶-۲۱ میں پیش کی ہے۔ یشوع بن سیراخ ۱۱: ۱۸-۲۰ اِس کے عین مطابق ہے تعلیمی لحاظ سے یہ دونوں مقام بالکل ایک ہیں۔

عبرانیوں ۱۱: ۳۵ میں اس واقعہ کا بیان ہے جو ۲-مکابیین ۷: ۱-۴۱ میں پایا جاتا ہے۔ رومیوں ۱: ۲۰-۲۳ حکمت ۱۳: ۱-۹ کا چربہ یا نقشہ ہے۔ رومیوں ۵: ۱۲ میں ہے کہ "گناہ کے سبب سے موت آئی اور یوں موت سب آدمیوں میں پھیل گئی" اور یشوع بن سیراخ ۲۵: ۳۳ میں ہے کہ "اسی کے سبب سے ہم سب مرتے ہیں"۔ "اسی کے سبب سے" یعنی گناہ کے سبب سے پس اس مقام پر مقدس پولوس رسول نے وہی تعلیم دی ہے جو یشوع بن سیراخ میں دی گئی ہے۔

رومیوں ۹: ۲۱ حکمت ۱۵: ۷ کے عین مطابق ہے۔ رومیوں ۱۱: ۳۴ حکمت ۹: ۱۳ کے مشابہ ہے۔ رومیوں ۱۲: ۱ حکمت ۶: ۳ کے مطابق ہے۔ ۱-قرنتیوں ۶: ۲ میں ہے کہ راستباز دنیا کا انصاف کریں گے اور حکمت ۳: ۸ میں ہے کہ وہ قوموں کی عدالت کریں گے پس مقدس پولوس رسول نے یہاں وہی تعلیم دی ہے جو حکمت ۳: ۸ میں دی گئی ہے۔ افسیوں ۶: ۱۳-۱۷ حکمت ۵: ۱۷-۱۸ سے مشابہ ہے۔ جو تعلیم حکمت کی کتاب کے ساتویں باب کی چوبیسویں آیت میں پائی جاتی ہے وہی عبرانیوں ۱: ۳، ۲-قرنتیوں ۴: ۴ اور کلسیوں ۱: ۱۵ میں پائی جاتی ہے۔

حکمت کی کتاب میں یہ بات خدا کی حکمت کے بارے میں کہی گئی ہے اور لوقا ۱۱: ۴۹ میں یسوع اپنے آپ کو حکمت کہتا ہے پس عہدِ جدید میں یہ بات یسوع سے منسوب کی گئی ہے اور حکمت کی کتاب سے اخذ کی گئی ہے یعنی یہ حکمت کی کتاب کا اقتباس ہے اور ۱-پطرس ۱: ۶، ۷ حکمت ۳: ۵-۶ کے بالکل مطابق ہے پس عہدِ جدید کے مصنفین اِن کتابوں کو جانتے مانتے اور استعمال میں لاتے تھے۔

رسولی بزرگ اور یونانی قانون:۔

رسولی آبا یا رسولی بزرگوں کی تصانیف میں اِن کتابوں میں سے بعض کے اقتباس پائے جاتے ہیں چنانچہ مقدس کلیمنٹ رومی نے جو خط کرنتھ کی کلیسیا کو لکھا اُس میں حکمت ۲: ۲۴، ۱۱: ۲۲، ۱۲: ۱۲ اور یہودیت ۹: ۱۱ کے اقتباسات پائے جاتے ہیں۔
رسولوں کی تعلیم نامی کتاب میں طوبیاہ ۴: ۱۵ اور یشوع بن سیراخ ۴: ۳۱

ہے اور پولیکارپ کا خط فلپیوں کو میں طوبیاہ ۴: ۱ کا اور برنباس کے خط
میں یسوع بن سیراخ ۴: ۳۱ کا۔ ان کتابوں کے مصنف ان کتابوں سے واقف
تھے اور اُنہوں نے انہیں اپنی تصنیف میں استعمال کیا ہے۔ ان قدیم
ترین مصنفوں نے اسکندریہ کے قانون کو غور و فکر کے بغیر قبول نہیں
کیا تھا۔ ہم مُقدس ارینیئس کی مثال پیش کرتے ہیں۔

مُقدس ارینیئس سنہ ۱۴۰ء سے سنہ ۲۰۲ء
تک ہُوا ہے۔ یہ گال یعنی فرانس میں بشپ تھا۔ اپنے ہمعصروں کی
طرح یہ بھی سپٹواجنٹ کو پُرانے عہدنامے کا مُستند اور معتبر ترجمہ
سمجھتا تھا۔ وہ اپنے ہمعصروں کی طرح دوسرے قانون کی کتابوں کا اُسی
طرح اقتباس کرتا ہے جس طرح پُرانے عہدنامے کی دوسری کتابوں کا
اقتباس کرتا ہے۔ اس نے باروک۔ حکمت۔ طوبیاہ اور دانی ایل کے
تیرھویں باب سے اقتباس کیا ہے۔ اشعیا ۷: ۱۴ میں عبرانی لفظ علماہ
آیا ہے اور سپٹواجنٹ میں اس کا ترجمہ کنواری کیا گیا ہے متی ۱: ۲۳
میں مقدس متی اس ترجمے کی صحت کو قبول کر کے اس کا اقتباس کرتا
ہے مُقدس ارینیئس اس کے بارے میں لکھتا ہے کہ "رسول اِس
متذکرہ بالا ترجمے کے ساتھ متفق تھے۔ پطرس اور یوحنا اور متی اور پولوس
اور باقیوں نے اور اُن کے پیروؤں نے ان تمام نبوی اعلانوں کا مسلسل
بیان کیا ہے جس طرح کہ وہ بزرگوں کے ترجموں میں پائے جاتے ہیں" "بزرگوں
کے ترجموں سے سپٹواجنٹ کے مترجمین مُراد ہیں۔ سپٹواجنٹ کئی مترجموں
کا کیا ہُوا ترجمہ ہے۔ مُقدس ارینیئس سپٹواجنٹ کی اس طرح حمایت کرتا
ہے کہ گویا کلیسیائی روایت میں یہ مسلمہ ترجمہ ہے۔ اُس نے جو اقتباس

دوسرے قانون کی کتابوں سے کئے ہیں اُن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جہاں
تک قانون کا تعلق ہے وہ سپٹواجنٹ کو معیاری سمجھتا تھا۔

ابتدائی مسیحی دوسرے قانون کی کتابوں
کو مانتے تھے اس کا ثبوت رُوم کے تہ خانوں یا کاٹا کومبوں سے بھی ملتا
ہے۔ ان تہ خانوں میں طوبیاہ۔ یہودیت۔ باروک۔ مکابیین اور دانی ایل
۳: ۲۴ کے واقعات کی تصاویر کندہ ہیں لیکن اپاکرفا یا جعلی کتابوں کے
واقعات میں سے کوئی واقعہ بصورت تصویر کندہ نہیں ہے۔ دُوسرے
قانون کی کتابیں اپاکرفا نہیں ہیں۔ انہیں غلطی سے اپاکرفا کہا جاتا
ہے ان کتابوں کے علاوہ اور کتابیں ہیں جو فی الواقع اپاکرفا ہیں اور جو
واقعات اُن میں بیان کئے گئے ہیں ان واقعات میں سے کسی واقعہ کی
تصویر تہ خانوں میں نہیں پائی جاتی۔

ابتدائی کلیسیا کی لطوریا میں دوسرے
قانون کی کتابیں بھی پڑھی جاتی تھیں اس سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ
ابتدائی کلیسیا ان کتابوں کو مانتی تھی۔

جو آبائے کلیسیا چوتھی صدی میں ہوئے
ہیں ان میں سے تین نے پانچویں صدی میں وفات پائی۔ یہاں ان آبا کا
ذکر کیا جاتا ہے جنہوں نے دوسرے قانون کی کتابوں کی پر زور حمایت
کی۔ ان کے نام یہ ہیں۔ لاکتانتیئس (۳۰۵/۱۰) دیدیمس کے گس (۳۱۵-۳۹۸)
مقدس باسل (۳۳۰-۳۷۹) مقدس امبروس (۳۳۳-۳۹۷) نیسا کا
مقدس گرگوری (۳۳۵-۳۹۴) مقدس یوحنا خرِسوستم (۳۴۴-۴۰۷)
مقدس اگستین (۳۵۴-۴۳۰) اور اسکندریہ کا مقدس سیرل (۳۸۰-۴۴۴)۔

کلیسیا کی مندرجہ ذیل کونسلوں نے اسکندروی قانون کے حق میں فتوے دئے۔ (ہپّو (۳۹۳) کارتھیج کی تیسری کونسل (۳۹۷) کارتھیج کی چوتھی کونسل (۴۱۹ء) یا (۴۱۸ء)۔ یہ تینوں کونسلیں مقامی تھیں۔ ۴۰۵ء میں پوپ انوسنٹ اوّل نے تولوز کے بشپ مقدس ایگزوپیریئیس کے خط کے جواب میں جو فیصلہ دیا وہ ہپّو کی کونسل کی فہرستِ کتب کی تصدیق تھی۔ مقدس ایگزوپیریئیس مقدس جیروم کا دوست تھا۔ مقدس جیروم نے یہودیوں کی تقلید میں عبرانی قانون کو تسلیم کیا۔ وہ اپنے دوست کے عبرانی قانون کے حامی ہونے کی وجہ سے بے چین ہوا تو اُس نے پوپ انوسنٹ اوّل کو خط لکھا کہ کون کون سی کتابیں ماننا چاہئیں تو پوپ صاحب نے جواب دیا کہ اسکندروی قانون کی کتابیں ماننا چاہئیں۔ فلورنس (۱۴۴۱) ٹرینٹ (۱۵۴۶) اور ویٹی کن اوّل (۱۸۷۰) کی جنرل کونسلوں نے بھی بڑے قانون یعنی اسکندروی قانون کے ماننے کے حق میں فیصلہ دیا۔

عبرانی قانون ماننے والے:-

پہلا قانون یا عبرانی قانون ماننے والے مندرجہ ذیل ہیں۔ یوسیفس بیان کرتا ہے کہ مقدس کتابیں ۲۲ ہیں۔ جمنیا کی کونسل نے بھی مقدس کتابوں کی تعداد ۲۲ بیان کی۔ یوسیفس کا بیان پہلی صدی مسیح کے آخری سالوں کا ہے۔ جمنیا کی کونسل ۱۰۰ء کے قریب ہوئی پس اِن دونوں کے بیان قریباً ایک ہی وقت کے ہیں۔ جمنیا کی کونسل کے فیصلے کو سب یہودی جماعتوں نے قبول نہیں کیا تھا کیونکہ

دوسری صدی مسیحی میں بعض یہودی جماعتیں امثال۔ روت۔ استیر۔ واعظ اور غزل الغزلات کو قانونی تسلیم نہیں کرتی تھیں۔ یہ کتابیں دوسری صدی مسیح کے آخر تک زیرِ بحث رہیں۔

مسیحی کلیسیا میں ساردس کا بشپ

میلیتو پُرانے عہدنامے کی مقدس کتابوں کی فہرست لکھتا ہے وہ عبرانی قانون کی کتابیں پیش کرتا ہے۔ اس کی فہرست میں استیر کی کتاب کا نام نہیں پایا جاتا۔ یہ یا تو سہواً چھوٹ گیا ہے یا بعض ربیوں کی تقلید میں چھوڑ دیا ہے کیونکہ بعض ربّی اِس کتاب کو قانونی نہیں مانتے تھے۔ وہ اس قانون کو پیش کرتا ہے جو مشرق میں اور خصوصاً فلسطین میں اُس کے وقت میں مانا جاتا تھا ہو سکتا ہے کہ اس قانون کے پیش کرنے کی وجہ مناظرانہ ہو یعنی وہ اِس فہرست کو پیش کرتا ہے جسکی کتابیں یہودیوں کے ساتھ بحث کرتے وقت پیش کی جا سکتی تھیں۔ اس نے ۱۷۰ء میں وفات پائی۔ ایک اور فہرست آریجن نے پیش کی ہے۔ اور وہ بھی چھوٹے قانون کی کتابوں کی ہے لیکن وہ اس فہرست سے پہلے یہ کہتا ہے کہ عبرانیوں کی مقدس کتابیں یہ ہیں اور پھر عبرانی قانون کی کتابوں کی فہرست درج کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ عبرانیوں کی کتابیں یہ ہیں وہ یہ نہیں کہتا کہ پُرانے عہدنامے کی مسیحیوں کی کتابیں یہ ہیں۔ وہ یہ بھی کہتا ہے کہ دوسرے قانون کی کتابوں کو استعمال کرنے کا مسیحیوں کا حق ہے اگرچہ یہودی انہیں نہیں مانتے۔

لاؤڈیکیہ کی کونسل جو ۳۶۰ء میں منعقد ہوئی اُس کے فیصلوں میں جو عہدِ عتیق کی کتابوں کی فہرست پائی جاتی ہے

وہ عبرانی قانون کی کتابیں ہیں لیکن یہ فہرست اس کونسل کا فیصلہ نہیں ہے یہ فہرست جعلی ہے۔ یہ فہرست کسی جعلساز کی جعلسازی ہے۔ چوتھی صدی کے کئی بزرگانِ دین نے عبرانی قانون کو تسلیم کیا۔ اُن کے اسماء یہ ہیں۔ مقدس اتھاناسیئس (۲۹۵-۳۷۳) یروشلیم کا سیرل (۳۱۲-۳۶۶) مقدس اپی فانیئس (۳۱۵-۴۰۳) مُقدّس ہلاری (۳۱۵-۳۶۶) نزی آنزس کا مقدس گریگوری (۳۳۵-۳۹۴) مُقدّس امفی لاکیئس (سنہ ۳۴۰ سنہ ۳۹۴) روفینس (۳۴۵-۴۱۰) اور مقدس جیروم (۳۴۲-۴۱۹)

معلوم ہوتا ہے کہ مقدس جیروم اور دُوسرے آباء نے یہودیوں کے زیرِ اثر اس قانون کو تسلیم کیا لیکن چوتھی صدی میں اور بہت سے آبا ہُوئے ہیں جنہوں نے یُونانی قانون کی بڑے زور سے حمایت کی۔ چھوٹے قانون کو ماننے والے چند اور علما یہ ہوئے ہیں۔ گریگوری اعظم۔ یوحنا دمشقی۔ سینٹ وکٹر کاہیو۔ لیرا کا نکولاس اور کارڈینل کاجی تان۔ سولھویں صدی میں پراٹسٹنٹ مصلحین نے بھی عبرانی قانون ہی کو قبول کیا چنانچہ اب پراٹسٹنٹ مسیحی عبرانی قانون ہی کو مانتے ہیں مگر ان کے جید علما دوسرے قانون کی کتابوں کو بھی بہت قابلِ قدر تسلیم کرتے ہیں۔ آٹھویں صدی مسیحی تک جو آبا عبرانی قانون کو ماننے والے ہُوئے ہیں ان کے اثر سے علمی حلقوں میں سولھویں صدی تک کہیں کہیں کسی میں یہی اعتقاد پایا جاتا رہا ہے۔ فلورنس کی کونسل جو ۱۴۴۱ء میں منعقد ہوئی اور جس نے یونانی قانون کے حق میں فیصلہ کیا باوجود اس فیصلہ کے سولھویں صدی تک اس اعتقاد کے حامی پائے جاتے رہے چنانچہ کارڈینل کاجی تان جو سولھویں صدی مسیحی میں ہُوا ہے وہ بھی ان قدیمی

آبا کے اعتقاد کے زیرِ اثر عبرانی قانون کا حامی تھا لیکن اِس حقیقت کو کبھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے کہ مسیحی کلیسیا میں چھوٹے قانون کو ماننے والے معدودے چند اشخاص ہوئے ہیں اور مستثنےٰ حالت میں ہوئے ہیں اور اگرچہ مشرق میں بعض کلیسیائیں بھی چھوٹے قانون کو مانتی تھیں مگر مسیحی کلیسیاؤں کی اکثریت کے مقابلے میں یہ معدودے چند کلیسیائیں مستثنےٰ حالت سے بڑھ کر نہیں تھیں۔ عام طور پر مسیحی کلیسیا ہمیشہ بڑے قانون ہی کو یعنی یونانی قانون یا اسکندروی قانون ہی کو مانتی رہی ہے اور اس قانون کو ہمیشہ ماننا چاہیئے۔

جمنیا کی کونسل کے تین بہانے:-

جمنیا کی کونسل کے دوسرے قانون کو ردّ کرنے کی وجہ مناظرانہ تھی یعنی چونکہ مسیحی علما یہودی علما کو مناظرے میں سیپٹواجنٹ کی بنا پر آسانی سے شکست دے دیا کرتے تھے اِس لئے یہودی علما نے اِسی میں اپنی خیر سمجھی کہ سیپٹواجنٹ کا انکار کر دیا جائے۔ اِس کونسل نے سیپٹواجنٹ کے قانون کو ردّ کرنے کے لئے کتابوں کے الہامی ہونے کے تین اصول بیان کئے۔ پہلا اصول یہ بنایا کہ الہامی کتاب قبل از عزرا ہونا چاہیئے یعنی جو کتاب عزرا سے بعد کی ہوگی وہ الہامی نہیں ہوسکتی۔ دوسرا اصول یہ بنایا کہ الہامی کتاب لازماً عبرانی زبان میں ہونا چاہیئے۔ اگر کوئی کتاب کسی اور زبان میں ہو تو وہ الہامی نہیں ہوگی۔ تیسرا اصول یہ بنایا کہ الہامی کتاب فلسطین میں لکھی ہوئی ہونا چاہیئے۔ اگر کوئی کتاب فلسطین سے باہر

لکھی گئی ہو تو وہ الہامی نہیں ہوسکتی لیکن اس کونسل کے یہ اصول بالکل
من گھڑت اور جھوٹے تھے اور صرف سیپٹواجنٹ کو ردّ کرنے کے
لئے گھڑے گئے تھے۔ اِن کو اصول کہنے کی بجائے بہانے کہنا زیادہ
سچا اور مناسب ہے۔

اِس کونسل کا پہلا اصول یہ ہے کہ الہامی
کتابیں عزرا سے پہلے کی ہونا چاہئیں لیکن پہلے قانون کی کئی کتابیں
عزرا کے وقت سے بعد کی ہیں۔ اِن میں سے ایک کتاب کا نام مثال
کے طور پر پیش کیا جاتا ہے اور وہ دانی ایل کی کتاب ہے۔ یہ مکابیوں
کے زمانے کی ہے۔ یہ دوسری صدی قبل مسیح میں لکھی گئی تھی۔ یہ مکاشفہ
کی کتاب ہے اور اِس میں حقائق رُؤیاؤں کی صورت میں پیش کئے گئے
ہیں۔ یہ الہامی کتاب ہے پس پہلا اصول کہ الہامی کتاب وہی ہوسکتی
ہے جو عزرا سے پہلے کی ہو باطل ثابت ہُوا۔

دُوسرا اصول یہ ہے کہ الہامی کتاب
لازمًا عبرانی زبان میں ہونا چاہیئے عبرانی عہدِ عتیق میں یرمیاہ ۱۰: ۱۱
اور استیر ۴: ۵ تا ۶: ۱۸ اور ۷: ۱۲-۲۶ اور دانی ایل ۲: ۴ تا ۷: ۲۸
آرامی میں ہیں یہ حصّے عبرانی میں نہیں ہیں پس دوسرا اصول بھی باطل
ثابت ہُوا کہ الہامی کتاب کا عبرانی میں ہونا لازمی ہے۔

تیسرا اصول یہ ہے کہ الہامی کتاب وہ ہو
سکتی ہے جو فلسطین میں لکھی گئی ہو لیکن بعض کتابیں بابلی اسیری کے شروع
ہونے کے زمانے کے بعد اسیری کے زمانے میں لکھی گئیں اور اُس
وقت اُن کے لکھنے والے فلسطین میں نہیں بلکہ ملک کالدیہ میں تھے

یعنی بابل کی سلطنت میں تھے۔ مثلاً اشعیا کی کتاب کا دوسرا حصّہ جو باب
۴۰ سے باب ۵۵ کے آخر تک ہے اور دوسرا اشعیا یا تسلّی نامہ کہلاتا
ہے بابل کی سلطنت میں لکھا گیا تھا اور حزقیال کی کتاب بھی بابلی جلاوطنی
کے وقت لکھی گئی تھی پس تیسرا اصول بھی باطل ثابت ہُوا کہ الہامی
کتاب کا فلسطین میں لکھا جانا لازمی ہے۔

کس مقدس کتاب میں یہ اصول بیان کئے
گئے ہیں یہ اصول نہ کسی مقدس کتاب میں بیان کئے گئے ہیں نہ معقول ہیں
اور نہ لازمی ہیں۔ ایک اور اصول پراٹسٹنٹ مسیحی بیان کرتے تھے۔
اور وہ یہ تھا کہ پرانے عہد نامے کی جن کتابوں کے اقتباس نئے عہد نامے
میں پائے جاتے ہیں وہ کتابیں الہامی ہیں مگر اب انہیں اِس اصول کا کھوکھلا پن
معلوم ہوچکا ہے اور اِس لئے وہ اب اس اصول کو نہ مانتے ہیں
اور نہ پیش کرتے ہیں۔

THE LIMITS AND GROWTH OF THE BIBLE
نامی مضمون میں پروفیسر رائیل (RYLE) لکھتا ہے کہ پرانے عہد نامے کی
جن کتابوں کے اقتباس نئے عہد نامے میں نہیں پائے جاتے اُن
کے نام عزرا نحمیاہ استیر واعظ غزل الغزلات عبدیاہ اور نحوم
ہیں۔ پس یہ اصول بھی باطل ثابت ہُوا کہ پرانے عہد نامے کی وہ کتاب
الہامی ہوتی ہے جس کا اقتباس نئے عہد نامے میں پایا جاتا ہو۔ اِن
کتابوں کے اقتباس نئے عہد نامے میں نہیں ہیں مگر یہ کتابیں الہامی
ہیں۔ پروفیسر رائیل لکھتا ہے کہ قضات۔ رُوت۔ تواریخ۔ حزقی ایل
یوناہ اور صفنیاہ کے عہدِ جدید میں یقینی اشارے پائے جاتے ہیں۔

پُرانے عہد نامے کی جن کتابوں سے براہِ راست اور واضح طور پر اقتباس کیا
گیا ہے وہ توریت۔ یشوع۔ سموئیل۔ سلاطین۔ ایوب۔ زبور۔ امثال۔ یسعیاہ۔
یرمیاہ۔ دانی ایل۔ ہوسیع۔ یوئیل۔ عاموس۔ میکاہ۔ حبقوق۔ حجی۔ زکریاہ۔
اور ملاکی ہیں۔

عہدِ عتیق کی جن کتابوں کے عہدِ جدید میں
بالکل اقتباس نہیں پائے جاتے رائیل صاحب نے اس کی دو وجوہ
پیش کی ہیں۔ پہلی وجہ یہ ہے کہ یہ کتابیں مختصر سی ہیں یعنی بہت چھوٹی
چھوٹی ہیں اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اِن کی خاصیت ایسی ہے کہ اِن سے
اقتباس کرنے کی ضرورت نہ پڑی۔ اِن کی خاصیت سے رائیل صاحب
کی مراد یہ ہے کہ اِن کتابوں میں مسیح موعود کے بارے میں بڑی بڑی اور
واضح پیشینگوئیاں نہیں پائی جاتی ہیں اس لئے اِن سے اقتباس کرنے
کی ضرورت نہ پڑی۔

دُوسرے قانون کی کتابوں کے اقتباس
نئے عہد نامے میں نہ پائے جانے کی وجہ بھی یہی ہے کہ اِن میں مسیح موعود
کے بارے میں پیشینگوئیاں نہیں پائی جاتیں اِس لئے اِن کتابوں
سے اقتباس کرنے کی ضرورت نہ پڑی۔ جو تعلیم اِن کتابوں میں پائی
جاتی ہے وہ عبرانی قانون کی کتابوں میں بھی پائی جاتی ہے لہذا اِن سے
اقتباس کرنے کی چنداں ضرورت نہیں تھی مگر پھر بھی اِن کتابوں
کی باتوں اور واقعات کی طرف یقینی اشارے عہدِ جدید میں پائے
جاتے ہیں۔ جن کتابوں کے عہدِ جدید میں اشارے یا اقتباس پائے
جاتے ہیں اُن کا الہامی ہونا لازمی نہیں۔

یہ تو سچ ہے کہ عہدِ جدید میں بہت
سی الہامی کتابوں کے اقتباس پائے جاتے ہیں اور انہیں الہامی سمجھ
کر ہی اُن سے اقتباس کیا گیا ہے مگر یہ لازمی نہیں کہ عہدِ جدید میں
جس کتاب کا اقتباس ہو یا جس کی طرف یقینی اشارہ ہو وہ الہامی ہو
مثلاً یہوداہ کے خط کی چودھویں آیت میں حنوک ۱: ۹ کا اقتباس
ہے لیکن حنوک کی کتاب الہامی اور قانونی نہیں ہے۔ عبرانیوں کے
خط میں اُن بہادروں کا ذکر ہے جنہوں نے ایمان سے بڑے بڑے
کام کئے اور ایمان کے لئے بڑے بڑے دکھ اٹھائے۔ گیارھویں
باب میں اِن سب کا ذکر ہے اور اِس باب کی سینتیسویں آیت میں
لکھا ہے کہ بعض آرے سے چیرے گئے یعنی ایک آرے سے بھی
چیرا گیا تھا اور یہ یسعیاہ کی طرف یقینی اشارہ ہے جس کی بابت عروجِ
اشعیا کی کتاب میں ۵: ۱-۱۴ میں لکھا ہے کہ منسی بادشاہ نے اُسے
آرے سے چِروایا تھا لیکن یہ کتاب الہامی اور قانونی نہیں ہے اگرچہ
اس کتاب کے اس بیان کے بارے میں عبرانیوں ۱۱: ۳۷ میں یقینی
اشارہ پایا جاتا ہے مگر یہ کتاب قانونی نہیں ہے۔

پس عہدِ جدید میں جن کتابوں کا اقتباس
کیا گیا ہے اُن سب کا قانونی اور الہامی ہونا لازمی نہیں اور نہ اُن کا
قانونی اور الہامی نہ ہونا لازمی ہے جن سے کوئی اقتباس نہیں کیا گیا
پھر کن کتابوں کا الہامی اور قانونی ہونا یقینی ہے؟ اِن کتابوں
کا الہامی اور قانونی ہونا یقینی ہے جن کے بارے میں کلیسیا کا یہ فیصلہ
ہے کہ یہ کتابیں یقیناً الہامی اور قانونی ہیں۔ کلیسیا سچائی کا ستون

اور بنیاد ہے۔ ۱۔تیمو تاؤس ۲: ۱۵ کلیسیا رُوح القدس کی روشنی اور راہنمائی سے مذہبی تعالیم سکھاتی اور اُن کا فیصلہ کرتی ہے۔

بہت سی کتابوں کے بارے میں کلیسیا کو آسانی سے معلوم ہوگیا کہ یہ الہامی ہیں۔ پُرانے عہد نامے کی بہت سی کتابوں اور نئے عہد نامے کی بہت سی کتابوں کے بارے میں آسانی سے اور جلدی معلوم ہوگیا کہ یہ الہامی ہیں تاکہ نجات کا کام بخوبی انجام دیا جاسکے لیکن بعض کتابوں کا الہامی ہونا جدوجہد اور سعی وکوشش سے معلوم ہُوا۔ خدا سے بہت سی چیزیں آسانی سے اور جلدی حاصل ہوتی ہیں لیکن بعض چیزیں سعی وکوشش کے بعد حاصل ہوتی ہیں۔ مُقدّس کتابوں کے بارے میں بھی خدُا نے اسی طرح کیا کہ بہت سی کتابیں تو آسانی سے اور جلدی حاصل ہوں لیکن معدودے چند کتابیں ایسی بھی ہوں جن کے بارے میں جدوجہد۔ سعی وکوشش اور سخت محنت کرنا پڑے۔

پُرانے اور نئے عہد ناموں کی جن کتابوں کے بارے میں کلیسیا نے فیصلہ کیا ہے کہ یہ الہامی ہیں وہ یقیناً الہامی ہیں خواہ وہ پہلے قانون کی ہوں اور خواہ دوسرے قانون کی۔ ان سب کو ہمیشہ دِل وجان سے الہامی ماننا چاہیئے کیونکہ یہ سچ اور برحق ہے کہ یہ سب کتابیں خدُا کا کلام اور آسمانی ہیں۔

عہدِ جدید کے قانون کی تاریخ اور ضرورت:۔

عہدِ عتیق کے قانون کی طرح عہدِ جدید کا

قانون بھی آہستہ آہستہ بنا تھا۔ یہ سارے کا سارا ایک ہی وقت میں پیدا نہیں ہوگیا تھا۔ جن تصانیف سے یہ بنا ہُوا ہے وہ الگ الگ اور آزادانہ طور پر لکھی گئی تھیں۔ یہ مختلف وقتوں اور مختلف حالات میں مختلف ضروریات پُوری کرنے کے لئے ضبطِ تحریر میں لائی گئی تھیں۔ رسولوں اور اُن کے شاگردوں کا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا کہ ہم مل کر تصانیف کا ایک ایک مجموعہ پیدا کریں جو مستقبل کے لئے میراث کا کام دے۔ ہمارا خدُاوند اور اُس کے رسول مصنفین ہونے کی بجائے معلمین تھے۔ وہ خدُا کے کلام کی تعلیم دیتے اور اُس کی منادی کرتے تھے کیونکہ مقدس پولوس کے الفاظ میں "ایمان سننے سے آتا ہے" رومیوں ۱۰: ۱۷۔ لکھا ہُوا کلام انجیل کے پھیلانے کے لئے زاید وسیلے کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔

ہمیں یہ بات خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ عہدِ جدید کی ہر ایک کتاب الگ اور جدُا طور پہ پیدا کی گئی تھی اور ہر ایک کتاب کی اپنی اپنی ذاتی تاریخ ہے مثلاً مقدس پولوس کسی جماعت کو اُس وقت کی ضرورت پوری کرنے کے لئے اُسے خط لکھتا تھا۔ اُسے مزید تعلیم دینے کے لئے۔ نصیحت دینے کے لئے یا اُس وقت کے خطروں سے بچنے سے آگاہ کرنے کے لئے ایسے خط جو ساری رومن سلطنت میں کلیسیاؤں کو لکھے گئے خود رسول کے کہنے پر ایک دوسری کلیسیا کو پڑھنے کیلئے بھیجے جاتے تھے۔ کلسیوں ۴: ۱۶۔ اسی طرح خطوں کی تعداد بڑھتی جاتی تھی اور ہر جماعت اُن کو جمع کرتی جاتی تھی۔ ہم معلوم کر سکتے ہیں کہ کس طرح اُسی وقت ایک قانون کا آغاز ہوگیا تھا۔ کتابوں کا یہ چھوٹا سا مجموعہ بڑھتا

گیا جبکہ اَور اور کتابیں اِن کے ساتھ شامل ہوتی گئیں جن کے بارے میں کامل یقین ہوتا تھا کہ اِن کا سرچشمہ رسولی ہے یعنی ان کا آغاز اور ان کی ابتدا رسولی ہے ۔ خود عہدِ جدید ہی میں اِس طرح کے مجموعے کے صاف نشانات پائے جاتے ہیں کہ ایک اور مجموعہ بنتا جا رہا تھا جو عہدِ عتیق کی کتابوں کے ساتھ اپنا مقام حاصل کر رہا تھا۔ مثلاً "ہمارے پیارے بھائی پولوس نے بھی اُس حکمت کے موافق جو اُسے عنایت ہوئی اُس نے تمہیں یہی لکھا ہے اپنے سب خطوں میں ان باتوں کا ذکر کیا ہے جن میں بعض باتیں ایسی ہیں جن کا سمجھنا مشکل ہے اور جاہل اور بے قیام لوگ ان کے معنوں کو بھی اور صحیفوں کی طرح کھینچ تان کر اپنے لئے ہلاکت پیدا کرتے ہیں"۔ (۲ پطرس ۳ : ۱۵-۱۶)

جوں جوں زندہ گواہوں کی تعداد گھٹتی گئی اور ایمان کے تیزی سے پھیلنے کی وجہ سے جماعتوں کی تعداد بڑھتی گئی توں توں زیادہ زیادہ واضح ہوتا گیا کہ خداوند یسوع مسیح کی تعلیم زندگی موت اور جی اٹھنے کے لکھے ہوئے بیانات آئندہ پشتوں کے لئے کس قدر بیش قیمت ثابت ہو سکتے ہیں ۔ یہ مرقومہ بیانات یا اناجیل ایک جماعت سے دوسری جماعت میں اسی طرح پہنچتی تھیں جس طرح خطوط ایک کلیسیا سے دوسری کلیسیا میں پہنچتے تھے اور جونہی اور تصانیف دستیاب ہوتی تھیں جس کلیسیا کو وہ دستیاب ہوتی تھیں وہ اُنہیں اپنے سابقہ مجموعے کے ساتھ شامل کر لیتی تھی۔

یہ مجموعے جلدی تیار نہیں ہوتے تھے مجموعوں میں جلدی اضافہ ہونے کی راہ میں رکاوٹیں تھیں۔ ایک رکاوٹ

یہ تھی کہ اُس زمانے میں آمد و رفت آہستہ آہستہ ہوتی تھی اور یوں کتابیں دُور دُور کی کلیسیاؤں میں جلدی نہیں پہنچ سکتی تھیں۔ سفر کا آہستہ آہستہ اور مشکل سے ہونا کتابوں کے مختلف کلیسیاؤں میں پہنچنے کی راہ میں بڑی بھاری رُکاوٹ تھی۔ دوسری رکاوٹ یہ تھی کہ کتابوں کی نقول تیار کرنے میں بہت عرصہ لگتا تھا اور اُن پر بہت خرچ ہوتا تھا۔ اِس لئے سب کلیسیاؤں میں کتابوں کا مجموعوں میں جمع ہو جانا آسان اور جلدی ہونے والا کام نہیں تھا۔

جو کتابیں مروج تھیں اُن کے سب کلیسیاؤں کے پاس موجود ہو جانے سے پہلے ایک طویل عرصہ گزر چکا تھا۔ متذکرہ بالا مشکلات کے علاوہ اور مشکلات بھی تھیں مثلاً بعض اوقات یہ بتانا مشکل ہوتا تھا کہ آیا وہ خط رسولی چشمے سے ہے یا نہیں جو چھوٹا سا ہوتا تھا اور اپنی خاصیت میں زیادہ تر نجی یا شخصی ہوتا تھا اور تعلیمی لحاظ سے کم اہمیت رکھتا تھا۔ پھر ایک مشکل یہ بھی تھی کہ جعلی کتابیں اور ایسی کتابیں جن میں کسی بدعتی فرقے کی تعلیم کی طرف میلان پایا جاتا تھا مروج ہو گئی تھیں مثلاً ناسٹک فرقوں کی کتابیں جو رسولوں اور اُن کے شاگردوں کے ناموں پر لکھی ہوئی تھیں۔ یہ صورتِ حال مومنین کو چوکس اور خبردار بناتی تھی کہ وہ کوئی ایسا خط یا ایسی کتاب قبول نہ کریں جو ثابت شدہ نہ ہو اور بلا شک و شبہ مستند رسولی چشمے سے نہ آئی ہو۔

پس ایسے حالات میں یہ جائے حیرت نہیں ہے کہ کچھ اصلی اور الہامی کتابیں ایسی بھی تھیں جن کا پورا قانونی مقام

اور درجہ عرصۂ دراز تک تسلیم نہیں کیا گیا تھا۔ ان کو عہدِ جدید کے
دوسرے قانون کی کتابیں کہتے ہیں وہ یہ ہیں۔ عبرانیوں کا خط۔ یعقوب کا خط۔
پطرس کا دوسرا خط۔ یوحنا کا دوسرا خط۔ یوحنا کا تیسرا خط۔ یہوداہ کا خط
اور مکاشفہ کی کتاب۔ ان سات کتابوں کے علاوہ تین حصے بھی قانونی
اور الہامی ہیں اور عہدِ جدید کا حصہ ہیں اور وہ یہ ہیں۔ مرقس کی انجیل
کے سولھویں باب کی نویں آیت سے لیکر بیسویں آیت کے آخر تک
اور لوقا کی انجیل کے ۲۲ باب کی ۴۳، ۴۴ آیات۔ اور یوحنا کی انجیل کے
ساتویں باب کی ۵۳ آیت کے شروع سے لیکر آٹھویں باب کی گیارھویں
آیت کے آخر تک پس پہلا حصہ بارہ آیات پر مشتمل ہے۔ دوسرا
حصہ دو آیات پر اور تیسرا حصہ بارہ آیات پر۔

عہدِ جدید کے پہلے قانون کی کتابیں تعداد
میں بیس ہیں اور وہ یہ ہیں۔ متی کی انجیل۔ مرقس کی انجیل۔ لوقا کی انجیل۔
یوحنا کی انجیل۔ رسولوں کے اعمال۔ رومیوں کے نام کا خط۔ کرنتھیوں کے نام کا
پہلا خط۔ کرنتھیوں کے نام کا دوسرا خط۔ گلتیوں کے نام کا خط۔ افسیوں کے نام کا خط۔ فلپیوں کے نام کا
خط۔ کلسیوں کے نام کا خط۔ تھسلنیکیوں کے نام کا پہلا خط۔ تھسلنیکیوں کے نام کا دوسرا خط۔ تیمتھیس کے
نام کا پہلا خط۔ تیمتھیس کے نام کا دوسرا خط۔ ططس کے نام کا خط۔ فلیمون کے نام کا خط۔
پطرس کا پہلا عام خط اور یوحنا کا پہلا عام خط۔

عہدِ جدید کے پہلے قانون کی بیس (۲۰) اور
دوسرے قانون کی سات کتابیں ہیں پس عہدِ جدید کی کل کتابیں ستائیس (۲۷)
ہیں جو بالترتیب یہ ہیں۔ متی کی انجیل۔ مرقس کی انجیل۔ لوقا کی انجیل۔ یوحنا
کی انجیل۔ رسولوں کے اعمال۔ رومیوں۔ ۱۔ کرنتھیوں۔ ۲۔ کرنتھیوں۔ گلتیوں۔

افسیوں۔ فلپیوں۔ کلسیوں۔ ۱۔ تھسلنیکیوں۔ ۲۔ تھسلنیکیوں۔ ۱۔ تیمتھیس۔
۲۔ تیمتھیس۔ ططس۔ فلیمون۔ عبرانیوں۔ یعقوب۔ ۱۔ پطرس۔ ۲۔ پطرس۔
۱۔ یوحنا۔ ۲۔ یوحنا۔ ۳۔ یوحنا۔ یہوداہ اور مکاشفہ کی کتاب۔

عہدِ جدید کے قانون کے گواہ:-

پرانے عہد نامے کی کتابوں کے الہامی
ہونے کی بیرونی شہادت یعنی جو پرانے عہد نامے سے باہر پائی جاتی
ہے وہ یہودیوں کی کچھ کتابوں کے علاوہ عہدِ جدید میں پائی جاتی
ہے۔ اور نئے عہد نامے کی کتابوں کے الہامی ہونے کی شہادت
رسولی آبا یا رسولی بزرگوں کی تصانیف اور پانچویں صدی مسیحی کے
آخر تک کی تصانیف میں پائی جاتی ہے۔ پہلی صدی سے پانچویں
صدی تک گواہوں کا ایک بڑا بادل ہمیں گھیرے ہوئے ہے۔ رسولی
بزرگوں کے زمانے کی تصانیف سے عہدِ جدید کی کتابوں کے وہ
اقتباسات پیش کئے گئے ہیں جو ان تصانیف میں پائے جاتے ہیں
ان سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں پہلے یہ کہ رسولی زمانے کے بزرگوں کی کتابوں
کے لکھے جانے سے پہلے عہدِ جدید کی کتابیں موجود تھیں۔ اور دوسرے
یہ کہ یہ کتابیں عہدِ عتیق کی کتابوں کی طرح کلام الٰہی تسلیم کی جاتی تھیں۔
ان کتابوں کے اقتباسات مفصل طور پر پیش کئے جاتے ہیں تاکہ یہ امر
بخوبی ثابت ہو جائے کہ عہدِ جدید کی کتابیں مسیحیت کے آغاز میں موجود
تھیں۔ اور الہامی تسلیم کی جاتی تھیں۔

۱۔ مُقدس کلیمنٹ رومی :۔

مقدس کلیمنٹ کا ذکر مُقدس پولوس رسول نے فلپیوں ۴: ۳ میں کیا ہے ۔ یہ روم کی کلیسیا کا چوتھا بشپ تھا روم کی کلیسیا کا پہلا بشپ مقدس پطرس رسول تھا جو ۶۴ء یا ۶۷ء میں قیصر نیرو کے حکم سے مصلوب کر کے شہید کیا گیا تھا۔ دوسرا اُسقف لینس تھا۔ لینس کا ذکر ۲۔ تیموتاؤس ۴: ۲۱ میں ہے۔ یہ ۶۷ء سے ۷۶ء تک روم کی کلیسیا کا اُسقف رہا تیسرا قلیطس یا اناقلیطس تھا یہ ۷۶ء سے ۹۲ء تک کلیسیائے روم کا اُسقف رہا۔ چوتھا کلیمنٹ تھا یہ ۹۲ء سے ۱۰۰ء یا ۱۰۱ء تک اُسقف رہا۔ یوسیبئیس مؤرخ کلیسیا لکھتا ہے کہ "کلیمنٹ ۹ برس اُسقف رہ کر تراجان کے تیسرے سال (۱۰۰ء) میں فوت ہو گیا"۔ اس نے یہ خط ۹۵ء میں لکھا تھا۔ بعض کی یہ رائے ہے کہ یہ خط ۹۶ء کے قریب لکھا گیا اور بعض نے ۹۷ء یا ۹۸ء یا ۹۹ء کا بتایا ہے پس یہ خط ۹۵ء اور ۹۹ء کے درمیانی عرصہ میں لکھا گیا تھا۔ اور اس کی وفات کا سال جو زیادہ یقینی ہے وہ ۱۰۰ء ہے۔

یہ خط مقدس کلیمنٹ نے رُوم کی کلیسیا کی طرف سے کُرنتھ کی کلیسیا کو لکھا تھا۔ یہ خط اپنے اندرونی اور بیرونی دلائل سے مُستند ثابت ہوتا ہے۔ یہ بزرگ اس خط میں اپنا نام نہیں دیتا۔ یہ اس کی فروتنی یا حلیمی کا نشان ہے یا چونکہ یہ خط روم کی کلیسیا کی تحریک و تجویز سے زیرِ قلم آیا تھا نہ کہ کلیمنٹ کی ذاتی

تحریک و تجویز سے۔ اس لئے مناسب یہی تھا کہ وہ اپنا نام اس میں نہ دے۔ وہ روم کی کلیسیا کی طرف سے اپنے آپ کو محض کاتب کی حیثیت میں تصور کر کے اپنا نام نہیں لکھتا اور اس خط میں ہمیشہ صیغۂ جمع استعمال کرتا ہے نہ کہ صیغۂ واحد۔ گویا یہ ایک کی طرف سے نہیں بلکہ بہتوں کی طرف سے ہے۔ اسی لئے قدیم مسیحی مصنف اور مؤرخ اس خط کو رومی کلیسیا ہی کی تصنیف تصور کرتے ہیں اور کلیمنٹ کو بطور کاتب ہی پیش کرتے ہیں۔

مؤرخ یوسیبئیس کہتا ہے کہ اس کلیمنٹ کا ایک خط ہے جس کو سب لوگ بڑا اور عجیب خط کہتے ہیں اس کو اس نے رُوم کی کلیسیا کی طرف سے کُرنتھ کی کلیسیا کو اس وقت لکھ کر بھیجا تھا جبکہ کُرنتھ کی کلیسیا میں بڑا رخنہ پڑ گیا تھا۔ کچھ آدمیوں نے کُرنتھ کی کلیسیا کے لوگوں کو وہاں کے اُسقف اور ڈیکنوں کے مخالف بنا دیا تھا۔ اس جھگڑے کو نپٹانے کے لئے مقدس کلیمنٹ نے کُرنتھ کے مسیحیوں کو یہ خط لکھا تھا۔ شروع شروع میں یہ خط اور بھی بہت سی کلیسیاؤں میں علانیہ پڑھا جاتا تھا۔ نیز اس تفرقے کا ہیگیسپس کافی گواہ ہے جو کلیمنٹ کے وقت میں کُرنتھ کی کلیسیا میں برپا ہوا تھا۔ یوسیبئیس اس خط کے بارے میں یہ بھی کہتا ہے کہ کلیمنٹ کا وہ خط جس کو اس نے رُوم کی کلیسیا کے نام سے کُرنتھیوں کو لکھا تھا مقبولِ عام ہے۔

اس خط کے سینتالیسویں (۴۷) باب کے پہلے فقرے میں لکھا ہے کہ "مبارک پولوس رسول کا خط لو" اس خط سے

پولوس رسول کا پہلا خط مراد ہے۔ جو اُس نے کرنتھیوں کو لکھا تھا یعنی پہلا کرنتھیوں جو اُس نے کُرنتھ کی کلیسیا کو لکھا تھا۔ رومی کلیمنٹ کا خط روم کی کلیسیا کا خط کُرنتھ کی کلیسیا کے نام ہے۔ ۴۷: ۳ میں لکھا ہے کہ "سچ مچ اُس نے رُوح میں ہو کر اپنی اور کیفا اور اپلوس کی بابت تمہیں لکھ بھیجا تھا اِس سبب سے کہ تم نے اس وقت بھی تفرقات ڈال رکھے تھے۔ کرنتھیوں کے جس خط میں یہ بات پائی جاتی ہے وہ پہلا کرنتھیوں ہے۔ دیکھئے" اوّل تو مَیں یہ سُنتا ہُوں کہ جس وقت تمہاری کلیسیا جمع ہوتی ہے تو تم میں تفرقے ہوتے ہیں" (۱۔قرنتیوں ۱۱: ۸) اور پولوس اپلوس اور کیفا کے ناموں پر تفرقوں کے ہونے کا بیان ۱۔کرنتھیوں ۱: ۱۲ میں ہے لہٰذا ۴۷: ۱ میں پولوس رسُول کے خط سے پہلا کرنتھیوں ہی مراد ہے۔

"اِس خط میں کرنتھیوں کا پہلا خط واضح اور علانیہ طور پر پولوس رسُول سے منسوب ہُوا ہے اور ہمارے خُداوند کے الفاظ جو متی مرقس اور لُوقا کی اناجیل میں ہیں صاف طور پر اِس خط میں ملتے ہیں مگر انجیل نویسوں کا نام نہیں دیا گیا۔ یہ رسولی بزرگوں کی عادت ہے نیز رسولوں کے اعمال۔ رومیوں کے خط۔ قرنتیوں کے ہر دو خط۔ غلاطیوں۔ افسیوں۔ کلُسیوں کے خط۔ تسالونیکیوں کے پہلے خط۔ تیمو تاؤس کے ہر دو خط۔ طیطس کے اور عبرانیوں کے خط۔ یعقوب کے خط اور ۱، ۲ پطرس سے کم و بیش اقتباس و اشارات پائے جاتے ہیں مگر بلا مصنف کے نام و اقتباسی نشان کے۔ یہ شہادت جو نئے عہد نامہ کی کتابوں کی قدامت اور صحت اور سند کے بارے میں اِس خط

کے اندر دی گئی ہے وہ نہ صرف کلیمنس (کلیمنٹ) کی تصور کی جاتی ہے بلکہ خود روم کی کلیسیا کی ہے لہٰذا قطعی اور قابلِ اعتبار ہے علاوہ اِس کے یہ امر بھی اظہر ہے کہ قرنتس کی کلیسیا بھی جس کو یہ خط تحریر کیا گیا تھا اُن کتابوں سے جن سے اُس میں اقتباس یا اشارہ آیا ہے بخوبی واقف اور اُن کو بڑی عزت کی نگاہوں سے دیکھا کرتی تھی" رسُولی بزرگ صفحہ ۱۲ ترجمہ پادری پی کیول سنگھ۔

رومی کلیمنٹ کا مذکورہ بالا خط ریورنڈ جے آر میٹیج (ARMITAGE) رابنسن ڈی ڈی کی رائے میں سنہ ۹۵ء میں لکھا گیا تھا۔ تواریخ کلیسیا من حیث الابتدا کے صفحہ ۸۴ پر لکھا ہے کہ سنہ ۹۵ عیسوی میں روم کے اُسقف کلیمنس نے کورنتھ کی کلیسیا کو ایک خط لکھا اور قسمت سے یہ خط اب تک باقی بچ گیا ہے اور ظن غالب ہے کہ غیر الہامی عیسائی نوشتوں میں یہ سب سے پرانا ہے۔ اِس کا کاتب وہی کلیمنس ہے جس کا پولوس نے اس طرح پر مذکور کیا ہے کہ یہ بھی میرے ساتھ کے محنت کرنے والوں میں سے ہے جن کے نام کتاب الحیات میں لکھے ہیں"۔

پادری ڈبلیو پی ہیرس نے تواریخ مسیحی کلیسیا کے صفحہ ۵۷ میں لکھا ہے کہ "ابتدائی کلیسیا میں کلیمنٹ ایک مشہور آدمی تھا اِس کی سب سے مشہور تحریر وہ خط ہے جو اُس نے قرنتیوں کو سنہ ۹۶ یا سنہ ۹۷ عیسوی میں لکھا اگرچہ اِس خط پر کلیمنٹ کا نام نہیں مگر سب پرانی شہادتیں اِس پر متفق ہیں کہ یہ خط کلیمنٹ ہی کا لکھا ہُوا ہے"۔

تواریخ کلیسیا من حیث الابتدا کے

صفحات ۱۴۵، ۱۴۶ میں لکھا ہے کہ "سب سے عمدہ یادگار اس زمانۂ حواریان کا وہ مکتوب ہے جو روم کے کلیسیا نے کورنتھ کے کلیسیا کو لکھا تھا وہ قریب سنہ ۹۶ عیسوی کے لکھا گیا تھا اور روم کے اُسقف کلیمنس نے اُسے لکھا تھا۔" مُقدّس کلیمنٹ رومی کا سنِ وفات مختلف مصنفین کے نزدیک مختلف ہے پوپوں کی فہرست کا کتابچہ جو مقدس پطرس سے پولوس ششم تک ہے اور انگریزی میں ہے اُس میں کلیمنٹ کا سالِ وفات سنہ ۹۷م اور اِس خط کا سالِ تصنیف سنہ ۹۶م لکھا ہے۔

مُقدّس ارینیئس لکھتا ہے کہ اُس نے مُقدّس رسولوں کو دیکھا تھا اور اُن کے ساتھ باتیں کی تھیں۔ فادر ہیو پوپ او۔ پی۔ نے اِمداداتِ مطالعۂ بائبل جلد چہارم کے صفحہ ۸، پر مُقدّس کلیمنٹ رومی کا سنِ وفات، سنہ ۹۸م بتایا ہے۔ یہ کتاب انگریزی میں ہے۔ ریورنڈ جان ایلزاگ ڈی ڈی کی عالمگیر کلیسیائی تاریخ کی کتاب جلد اوّل کے صفحات ۵۳۹، ۵۴۰ پر پہلی سات صدیوں کے پوپوں اور رومن قیصروں کی فہرستیں دی ہوئی ہیں۔ صفحہ ۵۳۹ پر کلیمنٹ رومی کا عہدِ پوپیت سنہ ۹۲م سے سنہ ۱۰۱م تک دیا گیا ہے۔ اِس لحاظ سے اس نے قیصر تراجان کے عہدِ حکومت میں وفات پائی۔ قیصر تراجان کا عہدِ سلطنت سنہ ۹۸م سے سنہ ۱۱۷م تک تھا۔ تاریخِ کلیسیا کی یہ کتاب انگریزی میں ہے۔

مُقدّس کلیمنٹ رومی کے خط میں عہدِ جدید کی دس کتابوں کے صاف اور واضح اقتباسات پائے جاتے ہیں وہ کتابیں یہ ہیں۔ متی کی انجیل۔ یوحنا کی انجیل۔ رسولوں کے اعمال۔ رومیوں۔ ۱۔کرنتھیوں۔ طیطس۔ عبرانیوں۔ یعقوب۔ ۱۔پطرس اور مکاشفہ۔ اِن دس

کتابوں میں سے عبرانیوں۔ یعقوب اور مکاشفہ دوسرے قانون کی کتابیں ہیں۔

عہدِ جدید اور کلیمنٹ رومی کا خط:۔

ذیل میں وہ اقتباسات تفصیل سے بالترتیب درج ہیں:۔ ۱:۲ = رومیوں ۱۳: ۱ "اپنے حاکموں کی فرمانبرداری کرتے ہوئے"۔ حاکموں کی فرمانبرداری کرنے کا جو حکم رومیوں ۱۳: ۱ میں پایا جاتا ہے اُس کا اقتباس کر کے پہلے باب کے تیسرے فقرے میں لکھا ہے کہ "اپنے حاکموں کی فرمانبرداری کرتے ہوئے اور اپنے بزرگوں کو واجب تعظیم کرتے ہوئے خُدا کے قانون پر چلے ہو" یہ اس فرمانبرداری اور قانون کی طرف اشارہ ہے جس کا ذکر رومیوں ۱۳: ۱ میں ہے اور وہ یہ ہے کہ "ہر شخص اعلیٰ حکومتوں کا فرمانبردار رہے کیونکہ کوئی حکومت ایسی نہیں جو خُدا کی طرف سے نہ ہو۔ اور جو حکومتیں موجود ہیں وہ خُدا کی طرف سے مقرر ہیں۔"

۱:۲ = ۱۔پطرس ۵: ۵۔ "خود تابع ہو کر" "اے جوانو! تم بھی بزرگوں کے تابع رہو" کی مطابقت کی طرف اشارہ ہے۔

۱:۲ = اعمال ۲۰: ۳۵۔ "لینے کی نسبت دینے کو زیادہ" یا "دینا لینے سے"۔

۷:۲ = طیطس ۳: ۱۔ "ہر ایک نیک کام کے لئے تیار"۔

۹:۲ = عبرانیوں ۱۱: ۵۔ "حنوک ۔۔۔ منتقل ہو گیا"۔

۶:۱۰ = رومیوں ۴: ۳۔ "ابراہیم خُدا پر ایمان لایا اور یہ اُس کے لئے

راستبازی گنا گیا"۔

۲:۱۱ = یعقوب ۸:۱۔ "دو دلے"۔

۲:۱۷ = یعقوب ۲۳:۲۔ "وہ خلیل اللہ کہلایا ہے"۔

۱:۲۴ = ۱۔قرنتیوں ۲۰:۱۵۔ "پہلا پھل بنادیا"۔

۲:۳۰ = یعقوب ۶:۴ ۔ ۱۔پطرس ۵:۵۔ "کیونکہ خدا مغروروں کا مقابلہ کرتا ہے مگر فروتنوں کو فضل بخشتا ہے"۔

۳:۳۴ = مکاشفہ ۱۲:۲۲۔ "دیکھو۔ خداوند اور اُس کا اجر اُس کے سامنے ہے تاکہ وہ ہر ایک کو اُس کے کام کے مطابق بدلہ دے"۔

۸:۳۴ = ۱۔قرنتیوں ۹:۲۔ "جو چیزیں اُس نے اُن کے لئے تیار کی ہیں جو صبر سے اُس کی انتظاری کرتے ہیں۔ اُن کی آنکھ نے نہیں دیکھا اور کان نے نہیں سُنا اور آدمی کے دل پر نہیں آئیں"۔

۲:۳۶ = عبرانیوں ۱:۳-۴۔ "جو اُس کی جنابِ عالی کی رونق ہو کر فرشتوں سے اس قدر بزرگ ہے جس قدر میراث میں اُس نے اُن سے افضل نام پایا"۔

۳:۳۶ = عبرانیوں ۷:۱۔ "وہ اپنے فرشتوں کو ہوائیں اور اپنے خادموں کو آگ کے شعلے بناتا ہے"۔

۴:۳۶ = عبرانیوں ۵:۱۔ "تو میرا بیٹا ہے۔ مَیں نے آج تجھ کو جنا"۔

۵:۳۶ = عبرانیوں ۱۳:۱۔ "میرے دہنے بیٹھ جب تک مَیں تیرے دشمن کو تیرے پاؤں کی چوکی بناؤں"۔

۱:۴۳ = عبرانیوں ۲:۳۔ "تمام گھر میں امانتدار خادم"۔

۶:۴۳ = یوحنا ۳:۱۷۔ "سچے اور واحد خداوند"۔

۸:۴۶ = متی ۶:۱۸ (مرقس ۴۲:۹ ۔ لوقا ۲:۱۷)۔ "افسوس ہے اُس شخص پر اُس کے لئے اچھا تھا کہ وہ پیدا نہ ہوتا"۔

۸:۴۶ = متی ۲۴:۲۶ (مرقس ۲۱:۱۴ ۔ لوقا ۲۲:۲۲)۔ "اُس کے لئے بہتر تھا کہ چکی کا پاٹ اُس کے گرد باندھا جاتا اور وہ سمندر میں ڈالا جاتا"۔

۵:۴۹ = ۱۔پطرس ۸:۴۔ "محبت بہت سے گناہوں کو ڈھانپ دیتی ہے"۔

نوٹ:۔ اِس خط کے اقتباسات اور رسُولی بزرگوں کی باقی تصانیف کے اقتباسات کا ترجمہ پادری پی۔ کیول سنگھ کی کتاب "رسولی بزرگ" یعنی رسولی آبا سے ماخوذ ہے۔ جتنی تصانیفِ آبا رسولی بزرگ نامی کتاب میں پائی جاتی ہیں۔ اُن سب کے اقتباسات اور ترجمہ اِسی کتاب سے ماخوذ ہیں۔ اُنہوں نے اس کتاب کا ترجمہ یونانی سے کیا ہُوا ہے۔

۲۔ قرنتیوں کے نام دوسرا خط:۔

بعض نے اِس خط کو کرنتھیوں کے نام مقدس کلیمنٹ رومی کا دوسرا خط کہا ہے لیکن بہت سے علما اِسے اُس کا خط نہیں مانتے اور فی الواقع یہ اُس کی تصنیف ہے بھی نہیں بلکہ اِسے کسی اور بزرگ نے دوسری صدی مسیحی کے پہلے نصف میں تصنیف کیا۔ یہ خط ایک وعظ کی صورت میں ہے۔

۴:۲ = متی ۱۳:۹ (مرقس ۱۷:۲) "مَیں راستبازوں کو بُلانے نہیں آیا بلکہ گناہگاروں کو" اور جہاں سے یہ اقتباس کیا گیا ہے اُسے اِس خط کا مصنف نوشتہ کہتا ہے یعنی دوسرے باب کے چوتھے

فقرے میں لکھا ہے کہ" ایک اور نوشتہ کہتا ہے کہ میں راستبازوں
کو بلانے نہیں آیا بلکہ گناہگاروں کو۔"

۲:۳ = متی ۱۰: ۳۲۔ "وہ جو لوگوں کے سامنے میرا اقرار کرتا ہے
مَیں اُس کا اقرار اپنے باپ کے سامنے کروں گا۔"

۳:۴ = مرقس ۱۲: ۳۰ (متی ۲۲: ۳۷۔ لوقا ۱۰: ۲۷) "تمام دل اور
تمام عقل سے۔"

۴:۲ = متی ۷: ۲۱۔ "نہ ہر ایک جو مجھے خداوند خداوند کہتا ہے
بچ جائیگا بلکہ وہی جو راستبازی کرتا ہے۔"

۶:۱ = لوقا ۱۶: ۱۳۔ "کوئی نوکر دو مالکوں کی خدمت نہیں کر سکتا۔"

۶:۲ = متی ۱۶: ۲۶ (مرقس ۸: ۳۶) "کیونکہ اگر کوئی شخص تمام دنیا
کمالے لیکن اپنی جان کو نقصان پہنچائے تو اُسے کیا فائدہ"؟

۸:۵ = لوقا ۱۶: ۱۰-۱۱۔ "اگر تم نے چھوٹی سی چیز کی محافظت
نہ کی تو بڑی چیز تمہیں کون دے گا؟ کیونکہ مَیں تمہیں کہتا ہوں کہ جو نہایت
چھوٹی سی شے میں امانتدار ہے وہ بہت میں بھی امانتدار ہے۔"

۹:۱۱ = متی ۱۲: ۵۰۔ "میرے بھائی وہ ہیں جو میرے باپ کی
مرضی بجالاتے ہیں۔"

۱۱:۶ = عبرانیوں ۱۰: ۲۳۔ "وعدہ کرنے والا دیانتدار ہے"

۱۱:۷ = ۱۔قرنتیوں ۲: ۹۔ "جن کو نہ کانوں نے سنا اور نہ آنکھوں
نے دیکھا اور نہ انسان کے دل پر آئے۔"

۱۳:۴ = لوقا ۶: ۳۲، ۳۵۔ "اگر تم اپنے محبت رکھنے والوں
سے محبت رکھو تو تمہارا کیا احسان ہے؟ مگر تمہارا احسان تب ہے جب

تم اپنے دشمنوں اور کینہ رکھنے والوں سے محبت رکھو۔"

۱۴:۱ = متی ۲۱: ۱۳۔ "میرا گھر قزاقوں کا غار بن گیا۔"

۱۴:۲ = افسیوں ۱: ۲۳۔ "مسیح کا جسم ہے" اُس کا جسم ہے یعنی
مسیح کا جسم ہے۔

۱۴:۵ = ۱۔قرنتیوں ۲: ۹۔ "جو خداوند نے تیار کی ہیں۔"

۱۶:۴ = ۱۔پطرس ۴: ۸۔ "اور محبت بہت سے گناہوں کو
ڈھانپ دیتی ہے۔"

۱۹:۲ = افسیوں ۴: ۱۸۔ "ہم عقل کو تاریک کر لیتے ہیں" عقل کے
تاریک ہو جانے کے بارے میں اقتباس ہے۔ ۱۹:۱ سے معلوم ہوتا
ہے کہ اِس مصنف کے زمانے میں عہدِ جدید کی کتبِ مقدسہ مسیحی
کلیساؤں میں پڑھ کر سنائی جاتی تھیں۔

اِس خط میں عہدِ جدید کی سات کتابوں سے اقتباس کیا گیا
جو یہ ہیں۔ متی کی انجیل۔ مرقس کی انجیل۔ لوقا کی انجیل۔ ۱۔کرنتھیوں۔
افسیوں۔ عبرانیوں اور ۱۔پطرس۔ دوسرے قانون کی ایک کتاب
[illegible]سرانیوں سے اقتباس کیا گیا ہے۔

۳۔ دیداخے:۔

دیداخے یونانی زبان کا لفظ ہے اور اس
[illegible] تعلیم ہے۔ اس کتاب کا نام رسولوں کی تعلیم یا بارہ رسولوں کی
[illegible] ہے۔ "۱۸۷۵ء میں سب سے پہلے یہ تحریر آرچ بشپ برائینئاس
[illegible] برائینیئس (BRYENNIUS) کو قسطنطنیہ کے راہب خانے میں دوسری

کتابوں میں لپٹی ہوئی ملی اور ۱۸۸۳ء میں شائع کی گئی۔ سنہ ۲۰۱ء میں سکندریہ
کے کلیمنٹ نے اس کا ذکر کیا ہے اور اتھاناسیئس چوتھی صدی میں
اس کا ذکر کرتا ہے۔ مؤرخ یوسیبیئس اس کو غیر مستند (غیر الہامی)
کتابوں میں شمار کرتا ہے۔

مصنف۔ یہ تو صاف ظاہر ہے کہ اس
کو رسولوں نے نہیں لکھا اگرچہ اس میں رسولوں کی تعلیم اور عقائد کا خلاصہ
بیان کیا گیا ہے مگر اس کے مصنف کا پتہ کوئی نہیں جانتا۔ اس
میں عبرانی تعلیم اور عبرانی خیالات پائے جاتے ہیں جس سے
معلوم ہوتا ہے کہ کسی یہودی مسیحی نے اس کو تحریر کیا ہے۔

وقت تصنیف یا تحریر۔ "تحقیق نہیں
کہ کب تحریر ہوئی لیکن عام خیال ہے کہ سنہ ۹۵ء اور سنہ ۱۰۰ء کے درمیان
تحریر ہوئی"۔ تاریخ مسیحی کلیسیا از پادری ڈبلیو۔ پی۔ ہیرس بی۔ اے
صفحات ۵۴، ۵۵۔ بعض مصنفین نے اس کا زمانہ تصنیف سنہ ۸۰م
اور سنہ ۱۰۰م کے درمیان بتایا ہے۔

"یہ رسالہ نہایت قدیم زمانہ کا ہے۔
کیونکہ سکندریہ کے کلیمنس اور یوسیبیئس نے اس کا اقتباس کیا ہے۔
اسقوفیت (اسقفیت) کا عہدہ اس وقت عالمگیر نہیں تھا
بلکہ لفظ "اسقف" اور "پریسبوٹر" مترادف مستعمل ہوئے ہیں اور
جیسا پولوس رسول پریسبوٹروں اور ڈیکنوں کا اکثر اکٹھا ذکر کرتا ہے
اسی طرح اس میں بھی پایا جاتا ہے (دیکھو ۱۵: ۱ مقابلہ کرو پولس کا
کا خط ۱۔ تیموتاؤس ۳: ۱ سے ۸۔ فلپیوں ۱: ۱) نیز اس وقت تک

مقامی عہدہ مقرر نہیں کیا گیا تھا بلکہ انبیا عموماً گشت کیا کرتے تھے
(۱۱ سے ۱۲ ابواب۔ اعمال ۱۱: ۲۷، ۲۸۔ ۱۳: ۱۔ ۲۱: ۱۰) نبیوں اور رسولوں
کا سلسلہ ویسا ہی تھا جیسا کہ پولس رسول کے زمانہ میں تھا (افسیوں
۴: ۱۱۔ ۱ کرنتھیوں ۱۲: ۲۸) علاوہ اس کے اس کی عبارت بعد کے زمانہ کی
تصانیف کی عبارت کی بہ نسبت نہایت سادہ اور سلیس ہے اور
پولس و دیگر رسولوں کی تصانیف کی بہ نسبت بھی جو عہد جدید میں شامل
ہیں اس کی عبارت زیادہ تر متی مرقس اور یوحنا کی اناجیل کی عبارت سے
ملتی جلتی اور ویسی ہی سلیس و آسان ہے۔

یہ تمام امور اس کی قدامت کی ظاہری
دلیل ہیں۔۔۔۔ اس رسالہ کے لکھے جانے کے مقام کی بابت اکثر خیال
کیا جاتا ہے کہ وہ مصر میں لکھا گیا ہوگا کیونکہ مصر کے قدیم مسیحی مصنفوں
نے بہت دیر سے اس کا اقتباس کیا ہے مگر ۹ ویں باب کے فقرہ
"پہاڑوں پر منتشر شدہ اناج" سے معلوم ہوتا ہے کہ "پہاڑوں" سے
اشارہ سوریا یا فلسطین ہے لہذا اس کی تصنیف بھی انہیں ملکوں میں
سے کسی ایک ملک میں ہوئی ہوگی"۔ رسولی بزرگ۔ صفحات ۲۷-۲۸۔

عہد جدید اور دیداخے:۔

عہد جدید کی کتابوں کے جو اقتباسات
اس کتاب میں پائے جاتے ہیں وہ درج ذیل ہیں:۔

۱: ۲ = متی ۷: ۱۴۔ "زندگی کی راہ"۔

۱: ۲ = متی ۲۲: ۳۷۔ "خدا کو پیار کر"۔

۲:۱ = متی ۲۲ : ۳۹ "اپنے پڑوسی کو جیسا آپ کو"۔

۳:۱ = متی ۵ : ۴۴ "تم اپنے کینہ رکھنے والوں کو پیار کرو"۔

۳:۱ = متی ۶ : ۲۸ "جو تم پر لعنت کرتے ہیں اُن کے لئے برکت چاہو"۔

۳:۱ = لُوقا ۶:۳۲ "اگر تم اُن کو پیار کرو جو تم کو پیار کرتے ہیں تو احسان کیا ہے۔ کیا غیر قومیں بھی ایسے ہی نہیں کرتیں"؟

۴:۱ = متی ۵ : ۳۹ "اگر کوئی تیرے دہنے گال پر طمانچہ مارے تو دوسرا بھی اس کی طرف پھیر دے"۔

۴:۱ = متی ۵:۴۱ "اگر کوئی تجھے ایک کوس بیگار میں لے جائے تو اُس کے ساتھ دو کوس چلا جا"۔

۴:۱ = متی ۵ : ۴۰ "اگر کوئی تیرا کُرتا مانگے تو اس کو چوغہ بھی دے دے"۔

۴:۱ = لوقا ۶ : ۳۰ "اگر کوئی شخص تجھ سے تیری اپنی شے مانگے تو تو اُس سے پھر مت مانگ"۔

۵:۱ = لوقا ۶ : ۳۰ "ہر ایک جو تجھ سے مانگتا ہے تو اُسے دے اور پھر مت مانگ"۔

۵:۱ = متی ۵ : ۲۶ "وہاں سے ہرگز رہا نہیں ہوگا جب تک کہ کوڑی کوڑی ادا نہ کرے"۔

۳:۲ = متی ۵:۳۴ "تو قسم نہ کھا"۔

۷:۳ = متی ۵ : ۵ "حلیم زمین کے وارث ہوں گے"۔

۸:۴ = اعمال ۴ : ۳۲ "نہ کہہ کہ میری ہے" (اپنے مال کو اپنا نہ کہنا)۔

۱:۴ = عبرانیوں ۱۳ : ۷ "اُس کو یاد کرو جو تجھ سے خدا کا کلام کرتا ہے" اِس میں اِس کی طرف اشارہ ہے کہ "جو تمہارے پیشوا تھے اور جنہوں نے تمہیں خدا کا کلام سنایا انہیں یاد رکھو"۔

۲:۵ = رومیوں ۱۲ : ۹ "نیکی سے لپٹے رہتے ہیں" (نیکی سے لپٹے رہو)

۱:۷ = متی ۲۸ : ۱۹ "باپ اور بیٹے اور رُوح القدس کے نام میں ۔۔۔ بپتسمہ دو"۔

۲:۸ = متی ۶ : ۹-۱۳ "تم اِس طرح دُعا مانگو۔ اَے ہمارے باپ جو آسمان پر ہے تیرا نام پاک مانا جائے۔ تیری بادشاہی آئے۔ تیری مرضی جیسے آسمان میں پوری ہوتی ہے زمین پر بھی ہو۔ ہماری روز کی روٹی آج ہمیں دے اور جس طرح ہم اپنے قرضداروں کو بخشتے ہیں تُو ہمارے قرض ہمیں بخش دے اور ہمیں آزمائش میں نہ لا بلکہ ہمیں اس شریر سے رہائی دے"۔

۵:۹ = متی ۷:۶ "پاک چیز کتوں کو نہ دو"۔

۵:۱۰ = ۱-یُوحنا ۴ : ۱۸ "محبت میں کامل"۔

۵:۱۰ = متی ۲۴ : ۳۱ "چاروں ہواؤں سے باہم جمع کرنے" یونانی میں "چاروں طرفوں سے" کی بجائے "چاروں ہواؤں سے" ہے اور چاروں ہواؤں سے چاروں طرفیں مراد ہیں۔

۶:۱۰ = ۱-قرنتیوں ۱۶ : ۲۲ "خُداوند آتا ہے"۔

۱:۱۲ = متی ۲۱ : ۹ (مرقس ۱۱ : ۹۔ لُوقا ۱۹ : ۳۸) "وہ جو خداوند کے نام سے آتا ہے"۔

۱:۱۶ = لُوقا ۱۲ : ۳۵ "تمہارے چراغ گل نہ ہو جائیں اور تمہاری

کمریں کھُل نہ جائیں"۔

۱۶ : ۱ = متی ۲۴ : ۴۴ ۔ (لُوقا ۱۲ : ۴۰) "بلکہ تم اُس گھڑی کو نہیں جانتے"۔

۶ : ۱ = متی ۲۴ : ۳۵، ۴۲ ۔ "جاگتے رہو"۔

۱۶ : ۱ = متی ۲۴ : ۴۲ ۔ "جس میں تمہارا خُداوند آتا ہے"۔

۱۶ : ۳ = متی ۲۴ : ۱۱ ۔ "جھوٹے نبی"۔

۱۶ : ۴ = متی ۲۴ : ۱۰ ۔ "ایک دوسرے کو پکڑوائیں گے اور ایک دوسرے سے عداوت رکھیں گے"۔

۱۶ : ۴ = ۲۔ تسالونیکیوں ۲ : ۸ ۔ ۱۰ "تب جہان کو دھوکا دینے والا ۔ ۔ ۔ ظاہر ہوگا اور نشانیاں اور اچنبے کرے گا"۔

۱۶ : ۵ = متی ۲۴ : ۱۳ "مگر وہ جو ۔ ۔ ۔ برداشت کریں گے وہ ۔ ۔ ۔ بچ جائیں گے"۔

۱۶ : ۶ = متی ۲۴ : ۳۰ ۔ "نشان تب ظاہر ہوں گے"۔

۱۶ : ۶ = متی ۲۴ : ۳۰ ۔ "جہان خُداوند کو "آسمان کے بادلوں پر آتے ہوئے دیکھے گا"۔

اِس میں سات کتابوں کا اقتباس ہے اور عبرانیوں ۱۲ : ۷ کی طرف اشارہ ہے۔

۴۔ مُقدّس اِگناشیئس کے سات خطوط:۔

یہ بزرگ پہلی صدی کے آخر اور دوسری صدی کے شروع میں سُوریہ کے انطاکیہ کی کلیسیا کا اُسقف تھا۔ کہتے ہیں کہ اگناشیئس وہی چھوٹا لڑکا تھا جس کو خُداوند مسیح نے اپنے

پاس کھڑا کر کے اپنے شاگردوں سے مخاطب ہو کر کہا تھا کہ "جو کوئی اِس بچے کو میرے نام پر قبول کرتا ہے وہ مجھے قبول کرتا ہے" (لُوقا ۹ : ۴۸) کہتے ہیں کہ اگناشیئس پہلی صدی کے پہلے نصف میں سُوریانی والدین سے پیدا ہُوا تھا۔ اِس کا یہ نام رومی ہے لیکن اِس کا مسیحی نام تھیوفورس ہے تھیوفورس کے معنی ہیں خُدا بردار۔ خُدا کو اٹھائے پھرنے والا یعنی خُدا کو اپنے دل میں لئے پھرنے والا۔ اِس نے براہِ راست رسولوں سے تعلیم پائی تھی اور یوں یہ ایمان کے روحانی چشمے میں سے پینے والا تھا۔

مُقدّس اگناشیئس اور مُقدّس پولیکارپ

دونوں مقدس یُوحنّا رسُول کے شاگرد تھے۔ یُوسیبیُس اپنی تاریخ کلیسیا میں لکھتا ہے کہ انطاکیہ کا پہلا اُسقف یُوادیاس تھا اور اِگناشیئس اُس کا جانشین ہُوا۔ مُقدّس جیروم بھی اسی طرح بیان کرتا ہے ۔ یُوسیبیُس لکھتا ہے کہ جب پطرس اور پولوس روما میں شہید ہو گئے تو ۶۹ سنہ م میں اِگناشیئس انطاکیہ کا اُسقف مقرر ہُوا۔ بعض یہ خیال کرتے ہیں کہ اُس کا تقرر خود مقدس پطرس نے کیا تھا یعنی اپنی شہادت سے پہلے اُس کا تقرر کر دیا تھا اور یُواُودیاس اور اِگناشیئس دونوں ایک ہی وقت میں انطاکیہ کے اُسقف تھے۔ یُواُودیاس یہودی مسیحیوں کا اُسقف تھا اور اِگناشیئس غیر قوم مسیحیوں کا مگر جب یُواُودیاس رحلت کر گیا تو یہودی مسیحیوں نے بھی اِگناشیئس ہی کو اپنا اُسقف تسلیم کر لیا۔ اُس نے رسولوں میں سے کئی ایک کو دیکھا تھا۔ مقدس جان خرِوسوستم اُس کے بارے میں کہتا ہے کہ وہ ان کے ساتھ

یعنی رسولوں کے ساتھ بڑے اُنس سے گفتگو کیا کرتا تھا اور ان کی تعلیم سے بخوبی واقف تھا۔

وہ ۱۰۷ء یا ۱۱۵ء یا ۱۱۶ء میں روم میں شہید کیا گیا تھا۔ وہ قیصر روم کے حکم سے درندوں سے پھڑوایا جانے کے لئے روم لے جایا گیا۔ یہ انطاکیہ کا اُسقف تھا۔ جب اس کی شہادت قریب تھی تو اثنائے سفر میں جب یہ سمرنا میں آیا تو اِس نے اِس شہر سے چار کلیسیاؤں کو خط لکھے۔ اُس وقت مُقدّس پولیکارپ سمرنا کا اسقف تھا۔ مُقدّس اِگناشیئس نے اس مقام سے ایک خط افسس کی کلیسیا کو۔ ایک مگنیشیا کی کلیسیا کو۔ ایک ترلّس کی کلیسیا کو اور ایک روما کی کلیسیا کو لکھا۔ سمرنا سے چل کر جب وہ تروآس پہنچا تو وہاں سے اُس نے ایک خط فلادلفیہ کی کلیسیا کو۔ ایک سمرنا کی کلیسیا کو اور ایک سمرنا کی کلیسیا کے اُسقف مُقدّس پولیکارپ کو لکھا۔ اُس کے یہ سات خطوط اصلی اور مُستند ہیں جو اُس نے روم کو جاتے ہوئے اثنائے سفر میں سمرنا اور تروآس سے لکھے تھے۔ اُس کے ان خطوں میں متی کی انجیل۔ یوحنا کی انجیل۔ رسولوں کے اعمال۔ رومیوں۔ ۱۔۲۔ قرنتیوں۔ غلاطیوں۔ افسیوں۔ فلپیوں۔ کلسیوں۔ ۱۔ تسالونیکیوں۔ ۲۔ تیموتاؤس۔ طیطس۔ عبرانیوں۔ ۱۔ پطرس اور ۱، ۳ یوحنا کے اقتباسات پائے جاتے ہیں۔

اِن اقتباسات میں سے بعض اقتباسات عہدِ جدید کے اصل متن کے ساتھ ذرا کم مطابقت رکھتے ہیں کیونکہ وہ سفر میں ہونے کی وجہ سے اور سفر بھی ایسا جس میں وہ شہید ہونے کے

لئے جارہا تھا وہ محض اپنی یاد اور اپنے حافظے سے ان اقتباسات کو قلمبند کرتا تھا۔ عہدِ جدید کی کتابوں میں سے دیکھ کر نقل نہیں کرتا تھا۔ دیگر بزرگوں کے اقتباسات بھی جب لفظ بلفظ نہیں ملتے تو اس کی وجہ یہی ہوتی ہے کہ وہ اپنے حافظے سے لکھتے ہیں۔ اُس کے سنِ شہادت کے بارے میں علما میں اختلاف ہے۔ بعض ۱۰۷ء اور بعض ۱۱۵ء یا ۱۱۶ء بتاتے ہیں لہٰذا یہ خطوط ۱۰۷ء یا ۱۱۵ء یا ۱۱۶ء میں لکھے گئے تھے۔

افسیوں کا خط:۔

مُقدّس اِگناشیئس تھیوفورس نے جو خط افسیوں کی کلیسیا کو لکھا اِس کے دیباچے میں مقدس پولوس رسُول کے اُس خط کے ۱:۴ کا اقتباس کیا گیا ہے جو اُس نے افسیوں کو لکھا تھا یعنی اِس کا کہ افسس کی کلیسیا" زمانوں سے پیشتر مقرر ہوئی"۔

۱:۱ = اعمال ۲۰: ۲۸۔ "خُدا کا خُون"۔

۳:۵ = یعقوب ۴: ۶۔ ۱۔ پطرس ۵: ۵۔ "خُدا متکبرین کا سامنا کرتا ہے"۔

۲:۱۴ = متی ۱۲: ۳۳۔ "درخت اپنے پھلوں ہی سے ظاہر ہوتا ہے"۔

۱:۱۶ = ۱۔ قرنتیوں ۶: ۹۔۱۰۔ گلتیوں ۵: ۲۱۔ "خُدا کی بادشاہت میں داخل نہ ہوں گے"۔

۱:۱۷ = یوحنا ۱۲: ۳۱، ۱۴: ۳۰، ۱۶: ۱۱۔ اِس جہان کا سردار۔

۱۸: ۱ = ۱۔قرنتھیوں ۱: ۲۰ ۔"کہاں دانا کہاں بحث کرنے والا"۔

۱۹: ۱ = یوحنّا ۱۲: ۳۱ ، ۱۴: ۳۰ ، ۱۶: ۱۱۔ اِس جہان کا سردار۔

۱۹: ۳ = رومیوں ۶: ۴ ۔"زندگی کے نئے پن"۔

اِس خط میں عہد جدید کی نو کتابوں کا اقتباس کیا گیا ہے اور ایک دوسرے قانون کی کتاب کا اقتباس کیا گیا ہے اور وہ یعقوب کا خط ہے۔

مگنیشیوں کو خط:۔

۲: ۱ = یوحنّا ۱۲: ۳۱ ۔اِس دُنیا کا سردار۔

۱: ۵ = اعمال ۱: ۲۵ ۔"اپنی اپنی جگہ پر"۔

۲: ۸ = مکاشفہ ۱۹: ۱۳ (یوحنا ۱: ۱-۱۴) "اُس کا کلمہ" یعنی خُدا کا کلمہ۔

۱: ۹ = مکاشفہ ۱: ۱۰ ۔"خُداوند کے دن" یعنی اتوار کے دِن۔

۲: ۱۰ = ۱۔کرنتھیوں ۵: ۷ ۔"نئے خمیر کی طرف جو یسُوع مسیح ہے"۔

ترّلُس کی کلیسیا کو خط:۔

۲: ۴ = یوحنّا ۱۲: ۳۱ ۔اِس جہان کا سردار۔

رومیوں کو خط:۔

۱: ۱۵ = ۱۔کرنتھیوں ۴: ۴ ۔"مگر مَیں اِن باتوں سے راستباز نہیں ٹھہرتا"۔

۱: ۷ = یوحنّا ۱۶: ۱۱ ۔اِس جہان کا سردار۔

فلادلفیوں کے نام خط:۔

۲: ۶ = یوحنّا ۱۶: ۱۱ ۔"اِس دنیا کا سردار"۔

۱: ۷ = یوحنّا ۳: ۸ ۔"کہاں سے آتی اور کہاں کو جاتی ہے"۔

سمرنیوں کو خط:۔

۱: ۱ = متی ۳: ۱۵ ۔"تمام راستبازی پوری ہو"۔

۱: ۶ = متی ۱۹: ۱۲ ۔"جو قبول کرتا ہے سو قبول کرے"۔

پولیکارپ کو خط:۔

۲: ۲ = متی ۱۰: ۱۶ ۔"سانپ کی طرح ہوشیار اور فاختہ کی مانند بے بد"۔

۱: ۵ = افسیوں ۵: ۲۵ ۔"جیساکہ خُداوند نے کلیسیا کو"۔

۵۔پولیکارپ کا خط فلپیوں کے نام:۔

مُقدّس پولیکارپ سمرنا کا اُسقف تھا۔ یہ ۱۵۵ءمیں یا ۱۵۶ءمیں شہید ہُوا تھا۔ جب وہ رومی حاکم کے سامنے پیش ہُوا تو حاکم نے اُس سے بار بار کہا کہ اگر تم اپنے عقیدے کو چھوڑ دو تو مَیں تمہیں چھوڑ دوں گا۔ اگر تم مسیح پر لعنت کرو اور حلف اٹھاؤ تو مَیں تمہیں آزاد کر دوں گا۔ اس پیرمرد نے یہ جواب دیا کہ

"میں چھیاسی سال سے اُس کی خدمت میں مصروف ہُوں اور اُس نے مجھے کبھی نقصان نہیں پہنچایا۔ میں کس طرح اپنے بادشاہ اور نجات دہندے کی تکفیر کروں"۔ اُس کی اِس بات کا یہ مطلب ہے کہ میں پیدائش ہی سے مسیحی ہُوں۔ وہ مسیح پر ایمان رکھنے۔ اُس کو پیار کرنے اور اُس کی اطاعت اور فرمانبرداری کرنے کو اُس کی خدمت میں مصروف ہونا کہتا ہے۔ وہ سمرنا کی کلیسیا کا اُسقف مقرر کیا گیا تھا اور وہ اِس کلیسیا کا اُسقف رہا اور وہ اِس حیثیت میں بھی مسیح کی خدمت میں مصروف رہا۔ پس ظاہر ہے کہ وہ ۷۰ء کے آخر میں یروشلیم کی بربادی کے بعد پیدا ہُوا۔ اِس طرح وہ خداوند مسیح کے رسولوں کا ہمعصر اور اُن کا شاگرد اور انہیں کے وسیلے سے سمرنا واقع آسیہ کی کلیسیا کا اُسقف تھا۔ اُس کے ماں باپ مسیحی تھے تبھی تو وہ یہ کہتا ہے کہ میں چھیاسی سال سے اُس کی خدمت میں مصروف ہُوں پس خوب ظاہر ہے کہ اُس نے بچپن میں بپتسمہ پاکر مسیحی مذہب کی تعلیم پانا شروع کی۔

اِس کی پیدائش سے قریباً پندرہ یا بارہ سال پہلے مُقدس پولوس رسول افسس میں رہتا تھا اور جب یہ پیدا ہُوا اُس وقت تمام ایشیائے کوچک میں اِس رسول کی خدمات کی یاد تر و تازہ تھی اور ممکن ہے کہ پولیکارپ کے ماں باپ اور اُس کے دینی استادوں نے اسی رسول کے وسیلے انجیل کی نعمت حاصل کی ہو۔ جب پولیکارپ پیدا ہُوا تو اُسی وقت کے قریب یوحنا اور فلپوس اور غالباً اندریاس اور دیگر اشخاص بھی جو خداوند مسیح کے شاگردوں

میں سے تھے ایشیائے کوچک میں وارد ہوئے۔ یوحنا نے اپنی باقی ماندہ زندگی کا بہت سا حصہ اُس میں بسر کیا اور جس وقت یوحنا نے وفات پائی اُس وقت پولیکارپ تیس ۳۰ سال یا چونتیس ۳۴ سال کا تھا۔ بعض نے لکھا ہے کہ مقدس یوحنا رسول نے ۱۰۰ء میں وفات پائی تھی لیکن فادر ہیوپوپ۔ او۔ پی نے اِس کی وفات کا سال ۱۰۴ء لکھا ہے اور اِس لحاظ سے اِس کی عمر اُس وقت چونتیس ۳۴ سال تھی۔

مُقدس ارینیئس مقدس پولیکارپ سے بخوبی واقف تھا۔ مقدس ارینیئس ایشیائے کوچک کا رہنے والا تھا۔ اِس نے اپنی جوانی کا زمانہ سمرنا میں گزارا تھا جہاں اُسے پولیکارپ کی صحبت نصیب ہوئی جو مُقدس یوحنا رسول کا شاگرد تھا۔ اُن دنوں ایشیائے کوچک اور جنوبی گال یعنی جنوبی فرانس کی کلیسیاؤں میں گہرا دوستانہ تعلق پایا جاتا تھا غالباً ایشیائے کوچک کے مسیحیوں کے وسیلے سے جنوبی گال میں کلیسیائیں قائم ہوئی تھیں۔ ارینیئس نے اپنی اُس تصنیف میں جس کا نام "بدعتوں کے خلاف" ہے لکھا ہے کہ "یہ پولیکارپ ہمیشہ دینی تعلیم دیا کرتا تھا جو اُس نے رسولوں سے پائی تھی اور جو کلیسیا کی جانب سے دست بدست پہنچی اور وہی سچی تعلیم ہے۔ تمام کلیسیائیں اِن باتوں کی شاہد ہیں اور نیز وہ جو اُس کے جانشین تھے وہ نہایت قابلِ اعتبار ہیں۔ جب وہ روما میں وہاں کی کلیسیا کے اُسقف انیقیطس کے پاس عیدِ فسح کے دن کی بابت یعنی ایسٹر یا پاشکا کی عید کے دن کی بابت غور و مشورہ کرنے کے لئے آیا تھا تو اُس نے بہت سے بدعتیوں کو خدا کی کلیسیا میں

شامل کیا تھا۔"۱

ارینیئس اپنے اُس خط میں جو اُس نے فلوری نس کو لکھا تھا بیان کرتا ہے کہ "میں عین وہ جگہ بھی بتا سکتا ہوں جہاں بیٹھ کر وہ درس دیا کرتا تھا اور نیز جہاں جہاں وہ جایا کرتا اور پھرا کرتا تھا اور اُس کی طرزِ معاشرت اور وضع قطع اور لوگوں کے ساتھ اُس کا بات چیت کرنا اور یوحنا کے ساتھ اُس کی گاڑھی گفت گو (جیسا کہ وہ اکثر بیان کرتا تھا) اور نیز یہ کہ میں اُن سے بھی واقف ہوں جنہوں نے خداوند کو دیکھا تھا" یوسیبیئس جو مصنف تاریخ کلیسیا ہے اُن لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے جو شہنشاہ تراجان کے عہد میں گزرے تھے مثلاً اگناشیئس اور پاپیاس۔ وہ یہ کہتا ہے کہ "اس وقت آسیہ میں پولیکارپ مشہور تھا جو رسولوں کا شاگرد تھا اور جو خداوند کے چشم دید گواہوں اور خادموں سے سمرنا کی کلیسیا پر اُسقف مقرر ہوا تھا۔" مقدس جیروم اپنی کتاب المشاہیر کے تیرھویں باب میں لکھتا ہے کہ "پولیکارپ جو یوحنا رسول کا شاگرد تھا اور جس کے ہاتھوں وہ سمرنا کی کلیسیا کا اُسقف بھی مقرر ہوا تھا تمام آسیہ کا سردار تھا کیونکہ اُس نے رسولوں میں سے بعض کو دیکھا تھا اور اُن سے تعلیم پائی تھی جنہوں نے خداوند کو دیکھا تھا وہ چوتھی ایذارسانی میں جو نیرو کے بعد وقوع میں آئی تھی مارکس انٹونینس اور اوریلیئس کومودس کے عہد میں شہر سمرنا میں آگ سے زندہ جلایا گیا۔ پر وقنصل جو وہاں موجود تھا اور تماشاگاہ کے تمام لوگ اُس کی موت کے خواہاں تھے۔"

پولیکارپ کی تاریخ شہادت کی بابت مختلف علما نے مختلف تاریخیں پیش کی ہیں لیکن اغلب تاریخ اِس بزرگ کی شہادت کی وہی ہوسکتی ہے جو بشپ لائیٹ فٹ نے معین کی ہے۔ بشپ لائیٹ فٹ صاحب کہتے ہیں کہ وہ ۱۵۵ء یا ۱۵۶ء کے درمیان کسی وقت شہید ہوا۔ اکثر خیال کیا گیا ہے کہ پولیکارپ سمرنا کی کلیسیا کا وہی فرشتہ تھا جس کے نام پر مقدس یوحنا رسول نے مکاشفہ کی کتاب میں ایک خط لکھا ہے۔

ارینیئس اُس خط میں جو اُس نے فلوری نس کو لکھا تھا بیان کرتا ہے کہ "جس قدر باتیں اُس کے اُن خطوط سے معلوم ہوسکتی ہیں جو اُس نے گردونواح کی کلیسیاؤں کو لکھے یہ باتیں پایۂ استحکام کو پہنچتی ہیں"۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اُس نے کئی خط لکھے تھے جو کھو گئے ہوئے ہیں۔ اُن میں سے صرف ایک ہی خط موجود ہے اور کلیسیا میں مروج ہے اور یہ وہ خط ہے جو اُس نے فلپی کی کلیسیا کو لکھا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ خطوط یوسیبیئس اور جیروم کے زمانے سے بہت پہلے کھو گئے تھے کیونکہ وہ صرف فلپیوں کی اس درخواست پر اُن کو لکھ بھیجا تھا کہ ہمیں کچھ نصیحت لکھ کر بھیجو۔ انہوں نے اُس سے اگناشیئس کے خطوط بھی منگوا بھیجے تھے۔ پولیکارپ نے اپنے اِس خط کے ساتھ اُن کو وہ خطوط بھی بھیج دیئے تھے۔ یہ خط اُس نے اگناشیئس کی وفات کے بعد غالباً ۱۰۸ء میں لکھا تھا اور قرسقنس کے ہاتھ فلپی کی کلیسیا کو بھیجا تھا۔

عہدِ جدید اور پولیکارپ کا خط:-

خط کا سرنامہ = یہوداہ آیت ۲۔ "فضل اور سلامتی تم پر بکثرت ہو۔"

۲:۱ = اعمال ۲: ۲۴۔ "جس کو خدا نے ہادیس کی اذیتیں کھول کر زندہ کر دیا۔"

۳:۱ = ۱-پطرس ۱: ۸۔ "جس پر تم لابیان اور پُر جلال خوشی کے ساتھ بغیر دیکھے ایمان لاتے ہو۔"

۳:۱ = افسیوں ۲: ۸-۹۔ "تم فضل سے بچ گئے ہو نہ کہ عمل سے۔"

۱:۲ = ۱-پطرس ۱: ۱۳۔ "اِس سبب سے تم کمریں کس کر خوف میں خدا کی خدمت کرو۔"

۱:۲ = ۱-پطرس ۱: ۲۱۔ "اُس پر ایمان لائے ہو جس نے ہمارے خداوند یسوع مسیح کو مُردوں میں سے جلایا اور اُس کو جلال بخشا۔"

۱:۲ = اعمال ۱۰: ۴۲۔ "زندوں اور مُردوں کا منصف۔"

۲:۲ = ۲-قرنتیوں ۴: ۱۴۔ "جس نے جلایا ہے ہم کو بھی جلائیگا"

۲:۲ = ۱-پطرس ۳: ۹۔ "برائی کے عوض بُرائی نہ کریں اور گالی کے عوض گالی نہ دیں۔"

۳:۲ = متی ۷: ۱۔ "عیب نہ لگاؤ کہ تم پر بھی عیب نہ لگایا جائے"

۳:۲ = لُوقا ۶: ۳۷۔ "خلاصی دو تم بھی خلاصی پاؤ گے۔"

۳:۲ = متی ۷: ۲۔ لُوقا ۶: ۳۸۔ "جس پیمانے سے تم ناپتے ہو اُسی سے تمہارے لئے ناپا جائے گا۔"

۳:۲ = متی ۵: ۳، ۱۰۔ "مبارک ہیں وہ جو غریب ہیں اور جو راستبازی

کے سبب ستائے جاتے ہیں کیونکہ خدا کی بادشاہت انہیں کی ہے۔"

۳:۳ = غلاطیوں ۴: ۲۶۔ "جو ہم سب کی ماں ہے۔"

۱:۴ = ۱-تیموتاؤس ۶: ۱۰۔ "تمام دکھوں کی ابتدا زر ہے۔"

۱:۴ = ۱-تیموتاؤس ۶: ۷۔ "ہم دنیا میں نہ تو کچھ لائے ہیں اور نہ ہمارے پاس کچھ لے جانے کو ہے۔"

۳:۴ = ۱-قرنتیوں ۱۴: ۲۵۔ "دل کی پوشیدہ بات۔"

۱:۵ = غلاطیوں ۶: ۷۔ "خدا ٹھٹھوں میں اڑایا نہیں جاتا۔"

۲:۵ = مرقس ۹: ۳۵۔ "سب کا خادم۔"

۲:۵ = ۲-تیموتاؤس (تیمتھیس) ۲: ۱۲۔ "ہم اُس کے ساتھ بادشاہت بھی کریں گے۔"

۳:۵ = غلاطیوں ۵: ۱۷۔ "شہوت رُوح کے مقابل میں جنگ کرتی ہے۔" جسم رُوح کے خلاف خواہش کرتا ہے۔

۳:۵ = ۱-قرنتیوں ۶: ۹-۱۰۔ "نہ تو زناکار نہ عیاش اور نہ لونڈے باز ا کی بادشاہت کے وارث ہوں گے۔"

۱:۶ = ۲-قرنتیوں ۸: ۱۲۔ "اُن باتوں کی تجویز کرنے والے جو خدا آدمیوں کے سامنے بھلی ہیں۔"

۲:۶ = متی ۶: ۱۲، ۱۴۔ "اگر ہم خدا سے درخواست کرتے ہیں ہمیں معاف کر دے تو لازم ہے کہ ہم بھی معاف کریں۔"

۲:۶ = رومیوں ۱۴: ۱۰، ۱۲۔ "ضرور ہے کہ ہم سب مسیح کی مسند روبرو حاضر ہوں۔"

۱:۷ = ۱-یوحنا ۴: ۲-۳۔ "جو اقرار نہیں کرتا کہ مسیح جسم میں آیا

وہ مخالفِ مسیح ہے۔"

۲:۷ = ۱۔پطرس ۴:۷۔" دُعا کے لئے سنجیدہ ہو کر"

۲:۷ = متی ۶:۱۳۔" ہمیں امتحان میں ڈالے۔"

۲:۷ = مرقس ۱۴:۳۸۔" رُوح تو مُستعد ہے مگر جسم سُست۔"

۸:۱ = ۱۔پطرس ۲:۲۲، ۲۴۔" جس نے کاٹھ پر ہمارے گناہوں کو اُٹھا لیا۔ جس نے گناہ نہ کیا اور نہ اُس کے منہ میں چھل پایا گیا۔"

۹:۲ = فلپیوں ۲:۱۶۔" بے فائدہ نہیں دوڑ چکے۔"

۹:۲ = ۲۔تیموتاؤس ۴:۱۰۔" اِس جہان کو پیار۔"

۱۰:۱ = ۱۔پطرس ۲:۱۷۔"مستحکم اور برادرانہ اُلفت سے ایک دوسرے کے ساتھ سرگرم رہو۔"

۱۰:۱ = رومیوں ۱۲:۱۰۔" ایک دوسرے کو بہتر سمجھو۔"

۱۱:۲ = ۱۔قرنتیوں ۶:۲۔" مقدس لوگ دنیا کی عدالت کریں گے"

۱۱:۲ = ۲۔قرنتیوں ۳:۲۔ تم ابتدا میں اُس کے خطوط تھے۔"

۱۱:۲ = ۲۔تسالونیکیوں ۱:۴۔" کلیساؤں میں تمہاری بابت کرتا ہے۔"

۱۱:۴ = ۲۔تسالونیکیوں ۳:۱۵۔" ایسوں کو دشمن مت جانو۔"

۱۲:۱ = افسیوں ۴:۲۶۔ غصہ تو ہو پر گناہ نہ کرو۔ سورج کے ڈوبنے تک تمہاری خفگی نہ رہے۔"

۱۲:۲ = غلاطیوں ۱:۱۔" جس نے اُس کو مُردوں میں سے جلایا ہے"

۱۲:۳ = افسیوں ۶:۱۸۔" تمام مقدسوں کے لئے دُعا مانگو۔"

۱۲:۳ = ۱۔تیموتاؤس ۲:۱۔" بادشاہوں کے لئے۔"

۱۲:۳ = متی ۵:۴۴۔" اُن کے لئے جو تم کو ستاتے ہیں۔"

۱۲:۳ = فلپیوں ۳:۱۸۔" صلیب کے دشمن۔"

۱۲:۳ = ۱۔تیموتاؤس ۴:۱۵۔" تمام لوگوں میں ظاہر ہوں۔" سب پر ظاہر ہو۔

۶۔ پولیکارپ کا شہادت نامہ:۔

بشپ لائیٹ فٹ اور فادر ہیو پوپ۔ اد۔ پی کی رائے کے مطابق مُقدس پولیکارپ کی شہادت یا تو ۱۵۵ء میں ہوئی تھی یا ۱۵۶ء میں۔ اور اُس کی شہادت کے بارے میں یہ خط اُس کی شہادت کے فوراً بعد ضبطِ تحریر میں لایا گیا تھا۔ یہ خط سمرنا کی کلیسیا نے فیلومیلس کی کلیسیا کو لکھا تھا۔ یہ خط یا تو ۱۵۵ء میں یا ۱۵۶ء میں لکھا گیا تھا۔ مختلف علما نے مُقدس پولیکارپ کا سالِ شہادت مختلف بیان کیا ہے۔ بشپ پیرسن نے سالِ شہادت ۱۴۸ء معین کیا ہے۔ بشپ لائیٹ فٹ نے ۱۵۵ء یا ۱۵۶ء۔ شہیدوں کے حالات کی کیتھولک کتاب جس کا نام فتوحاتِ شہیداں ہے اُس میں سالِ شہادت ۱۶۰ء ہے۔ پادری سی ایف کروسے نے ۱۶۶ء۔ بشپ ٹلامنٹ اور دیگر بہت سے علما نے ۱۶۷ء یا اِس کے قریب اور پینچ اور اشر نے ۱۶۹ء سالِ شہادت قرار دیا ہے پس مقدس پولیکارپ کا زمانہ شہادت ۱۴۸ء سے لے کر ۱۶۹ء تک ہے اور اِسی زمانے کا اُس کا شہادت نامہ ہے۔ وہ جب بھی شہید کیا گیا اُس کی شہادت کی یہ کتاب یا یہ خط اُس کی شہادت کے فوراً بعد لکھا گیا تھا۔

مقدس پولیکارپ نے خداوند کے کچھ
رسولوں کو دیکھا ہُوا تھا اور اُن سے مسیحیت کی تعلیم سُنی تھی اور خصوصاً یُوحنّا رسُول سے سُنی تھی وہ یوُحنّا رسول کا شاگرد تھا پس رسولوں کے شاگردوں کا زمانہ یا رسولی آبا کا زمانہ سنہ ۱۶۹ء تک پہنچتا ہے اور اگر اُس نے سنہ ۱۴۸ء یا سنہ ۱۵۵ء یا سنہ ۱۵۶ء میں شہادت پائی ہو تو یہ زمانہ دوسری صدی کے نصف تک پہنچتا ہے اور اسی لئے رسولی بزرگوں یا رسولی آبا کا زمانہ قریباً سنہ ۱۵۰ء تک یعنی دوسری صدی کے نصف تک قرار دیتے ہیں۔

۲:۱ = فلپیوں ۲:۴۔ "اپنے ہی احوال پر خیال نہ رکھیں بلکہ اپنے پڑوسیوں کے احوال پر بھی"۔

۳:۲ = ۱۔کرنتھیوں ۲:۹۔ "نہ تو کانوں نے سُنا اور نہ آنکھوں نے دیکھا اور نہ انسان کے دل میں آئیں"۔

۱:۷ = متی ۲۶:۵۵۔ "جیسے کہ ڈاکو کو پکڑنے جاتے ہیں"۔ ڈاکو کی طرح پکڑنے نکلے ہو۔

۲:۱۴ = یوُحنا ۵:۲۹۔ "زندگی کی قیامت کے لئے"۔

۷۔ برنباس کا خط:۔

اِس خط کا مُصنف وہ یوسف برنباس نہیں ہے جو کُپرس (قبرس) میں پیدا ہُوا تھا لیکن یروشلیم کا باشندہ تھا اور کلسیوں ۴:۱۰ کے عربی ترجمے میں مرقس کو برنباس کی بہن کا بیٹا کہا گیا ہے یعنی برنباس یوُحنا مرقس کا ماموں تھا۔ یہ مقدس پولوس کی ابتدائی تبلیغی زندگی میں اُس کا ساتھی تھا۔ یہ برنباس اِس خط کا

مصنف نہیں ہے بلکہ کسی اور بزرگ نے رسُولی آبا کے زمانے میں اسے تصنیف کیا۔ یہ خط یروشلیم کی بربادی کے بعد لکھا گیا تھا۔ طیطس نے یروشلیم کو سنہ ۷۰ء میں برباد کیا تھا۔ اِس خط کے دو مقاموں میں یروشلیم کی بربادی کے اشارے پائے جاتے ہیں۔

ایک اشارہ ۴:۱۴ میں ہے جو یہ ہے کہ "اگرچہ اسرائیل میں اس قدر نشانات اور عجائبات ظاہر ہوئے تو بھی وہ ترک کر دئے گئے" اور دوسرا اشارہ ۶:۴ میں ہے اور وہ یہ ہے کہ "اُن کے جنگ کرنے کے سبب سے دشمنوں نے اُس کو (یعنی ہیکل کو) مسمار کر دیا"۔ قیصر ہیڈریان نے سنہ ۱۱۷ء سے سنہ ۱۳۸ء تک حکومت کی۔ اُس نے اپنی سلطنت کے آخری زمانے میں یہودیوں کو ختنہ کرنا منع کر دیا تھا اور برباد شدہ یروشلیم کی جگہ جُوپیٹر دیوتے کی عزت میں ایک نیا شہر آباد کیا۔ ہیکل کی جگہ مندر تعمیر کرایا اور اِن دونوں باتوں کے اس خط میں اشارے پائے جاتے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔ "اُس نے ہمارے کانوں کا ختنہ کیا تاکہ ہم اُس کے کلام کو سُن کر اُس پر ایمان لائیں مگر یہ ختنہ بھی جس پر وہ بھروسہ رکھتے تھے زائل ہو گیا کیونکہ وہ کہہ چکا ہے کہ جسم کا ختنہ نہیں ہونا چاہیئے" برنباس ۹:۴۔ یروشلیم کی جگہ قیصر ہیڈریان نے جو نیا شہر تعمیر کیا وہ بُت پرستوں کی کالونی تھی۔ کسی یہودی کو اس میں داخل ہونے کی اجازت نہیں تھی۔ اُس نئے شہر کا نام اُس نے ایلیا کاپیتولینا رکھا۔ چونکہ یہ شہر سنہ ۱۳۸ء میں تعمیر ہُوا تھا اِس لئے یہ خط سنہ ۱۳۸ء کے بعد کی تصنیف ہے۔

شہر کی تعمیر کے بارے میں اس خط میں

یہ مرقوم ہے کہ "وہ پھر کہتا ہے کہ دیکھو جنہوں نے اس ہیکل کو ڈھا دیا ہے وہی اُس کو تعمیر کریں گے۔ ایسا ہی وقوع میں آتا ہے کیونکہ اُن کے جنگ کرنے کے سبب سے دشمنوں نے اُس کو مسمار کر دیا۔ اب خود دشمن ہی کے ملازم اُس کی تعمیر کریں گے۔ پھر یہ ظاہر کر دیا گیا ہے کہ شہر اور ہیکل اور قومِ اسرائیل حوالے کر دی جائیگی۔ ۔ ۔ اور ایسے ہی ہو گیا جیسا کہ خُداوند نے فرمایا تھا" برناباس ۱۶ : ۳ ۔ ۵ ۔ وہ کہتا ہے کہ وہ ہیکل کو بنائیں گے لیکن شہر کی تعمیر کے سوا ہیکل کی اور کوئی تعمیر نہ ہوئی۔ ہیکل کی کسی اور تعمیر کا نہ ذکر ہے اور نہ کوئی علم ہے۔ سنہ ۷۰م میں دشمنوں نے شہر برباد کیا تھا اور ہیڈریان کے آخری ایام میں دشمنوں ہی نے شہر تعمیر کیا تھا پس اِس خط کی تصنیف کا زمانہ علما نے سنہ ۱۳۰م سے سنہ ۱۴۰م تک بتایا ہے۔

یہ خط یوسیبیئس، کلیمنٹ اسکندروی۔

آریجن اور سیلسس کے زمانے سے پہلے کا ہے۔ سیلسس بُت پرست عالم تھا جس نے مسیحیت کے خلاف ایک کتاب لکھی تھی اور آریجن نے اُس کی کتاب کا جواب دیا تھا لہٰذا یہ خط سیلسس سے پہلے کا ہے۔ سیلسس نے لکھا کہ مسیح کے رسول عام لوگوں سے بھی زیادہ گناہگار تھے۔ آریجن کہتا ہے کہ سیلسس غالباً یہ دعویٰ برناباس کے خط کی بنا پر کرتا ہے فادر ہیوؔ پوپ۔ او۔ پی۔ برناباس ۵ : ۹ کا ترجمہ یہ پیش کرتا ہے کہ اُس نے اُنہیں اپنے رسول چُنا جو تمام گناہ سے زیادہ گناہگار تھے لیکن پادری پی کیول سنگھ صاحب نے یہ ترجمہ کیا ہے کہ "اُس نے اپنے رسولوں کو چُن لیا جنہوں نے اُس کی انجیل کی منادی اُن لوگوں کو

کرنا تھی جو نہایت ہی گناہگار تھے" فادر ہیوؔ پوپ کے سارے فقرے کا ترجمہ یوں ہو گا کہ "اُس نے اپنے رسولوں کو چُن لیا جو تمام گناہ سے زیادہ گناہگار تھے جنہوں نے اُس کی انجیل کی منادی لوگوں کو کرنا تھی۔" آریجن بھی کہتا ہے کہ اِس خط کے مُصنّف نے رسولوں کو گناہگار کہا پس اِس خط کے اس باب میں رسولوں کا گناہگار ہونا پایا جاتا ہے اور غالباً سیلسس نے یہ دعویٰ اسی خط کی بنا پر کیا تھا لہٰذا یہ خط سیلسس سے پہلے کا ہے۔ سیلسس آریجن کے زمانے کا تھا اور یہ خط آریجن سے پہلے کا ہے اس لئے یہ سیلسس سے بھی پہلے کا ہے۔

عہدِ جدید سے حوالہ جات :۔

۴ : ۱۴ = متی ۲۲ : ۱۴ ۔ "بلائے ہوئے بہت ہیں مگر چُنے ہوئے تھوڑے ۔"

۵ : ۹ = متی ۹ : ۱۳ ۔ "میں راستبازوں کو نہیں بلکہ گناہگاروں کو بلانے کے لئے آیا ہوں ۔"

۵ : ۱۲ = متی ۲۶ : ۳۱ ۔ "جب وہ اپنے گڈریے کو ماریں گے تو گلّے کی بھیڑیں گمراہ ہو جائیں گی۔" گمراہ یعنی تتر بتّر یا پراگندہ ۔

۶ : ۱۳ = متی ۲۰ : ۱۶ ۔ "دیکھ میں آخری چیزوں کو مثل پہلی چیزوں کے بناتا ہوں" یعنی آخر اوّل ہو جائیں گے اور اوّل آخر ۔

۱۱ : ۹ = یوحنا ۶ : ۵۱ ۔ "جو شخص اس میں سے کھائے تا ابد زندہ رہے گا ۔"

۱۲ : ۱۰ = متی ۲۲ : ۴۴ "خُداوند نے میرے خُداوند سے کہا۔ تو میرے

دہنے بیٹھ تاوقتیکہ مَیں تیرے دشمنوں کو تیرے پاؤں کی چوکی بناؤں"۔

۱۲ : ۱۱ = متی ۲۲ : ۴۵ " داؤد اُس کو خُداوند کہتا ہے"۔

۱۳ : ۷ = رومیوں ۴ : ۱۱ "اَے ابرہام دیکھ مَیں نے تجھ کو خُدا کے حضورِ نامختون قوموں کا باپ مقرر کیا" یعنی وہ ان سب کا باپ ٹھہرے جو باوجود نامختون ہونے کے ایمان لاتے ہیں۔

۱۵ : ۴ = ۲۔ پطرس ۳ : ۸ " دیکھ خُداوند کا دِن ایسا ہوگا جیسے ہزار برس"۔

۱۹ : ۸ = اعمال ۴ : ۳۲ "کسی شئے کو اپنی مت کہہ" بمطابق کسی نے بھی اپنے مال کو اپنا نہ کہا۔

۱۹ : ۹ = عبرانیوں ۱۲ : ۹۔ نیکی سے دلچسپی نہ رکھنے والے" رومیوں ۱۲ : ۹ میں ہے کہ نیکی سے لپٹے رہو۔ برنباس کے بیسویں باب میں ہر طرح کے گناہگاروں کا ذکر کیا گیا ہے اس لئے وہ نیکی سے لپٹے نہ رہنے والے یا نیکی سے دلچسپی نہ رکھنے والے کہے گئے ہیں۔

۲۱ : ۳ = مکاشفہ ۲۲ : ۱۲" خُداوند اور اُس کا اجر نزدیک ہے" بمطابق دیکھ مَیں جلد آنے والا ہوں اور ہر ایک کے کام کے موافق دینے کے لئے اجر میرے پاس ہے۔

اِس خط میں عہدِ جدید کی سات کتابوں سے اقتباس کیا گیا ہے اور اِن میں تین عہدِ جدید کے دُوسرے قانون کی کتابیں ہیں جو عبرانیوں۔ ۲۔ پطرس اور مکاشفہ ہیں۔

۸۔ شبانِ ہرمس یا ہرمس کا چوپان۔

ہرمس جو اِس کتاب کا مُصنّف ہے

وہ پوپ پائس اوّل کا بھائی تھا۔ اُس نے یہ کتاب روما میں ۱۴۰ء کے قریب لکھی۔ اِس کتاب کا نام شبان یا چوپان ہے کیونکہ اس کتاب کی ساری تعلیم مصنف کے بیان کے مطابق اور اُس طرز کے مطابق جو اِس کتاب میں پائی جاتی ہے شبان کی سکھائی ہُوئی اور اُسی کی بیان کی ہوئی ہے جو توبہ کا فرشتہ ہے۔ اس کتاب میں عہدِ جدید کے بہت کم اقتباسات پائے جاتے ہیں لیکن ساری کتاب میں پُرانے عہدنامے کی تعلیم عمومًا اور نئے عہدنامے کی خصوصًا پائی جاتی ہے۔

ساری کتاب انجیلِ مقدس اور مسیحیت کی تعلیم سے مالا مال ہے۔ انجیلی تعلیم کی اصطلاحیں اور خیالات اس میں کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ چند اقتباسات اور کچھ اصطلاحیں اور تعلیمیں جو اس میں پائی جاتی ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

رُؤیا ۳۔ باب ۸ : ۷۔ ایمان سے خود ضبطی پیدا ہوتی ہے۔ خود ضبطی سے سادگی۔ سادگی سے عصمت۔ عصمت سے سنجیدگی۔ سنجیدگی سے عرفان۔ عرفان سے محبت پیدا ہوتی ہے۔

حکم ۴۔ باب انفقرہ ۶۔ پس اَے خُداوند۔ اگر بیوی اسی حالت میں رہے (یعنی بدکار رہے) تو اُس کا خاوند کیا کرے۔ وہ کہتا ہے کہ وہ اُس کو طلاق دے دے اور آپ اکیلا رہے لیکن اگر وہ اپنی بیوی کو طلاق دے کر دوسری سے بیاہ کرے تو وہ بھی زنا کرتا ہے۔ متی ۵ : ۳۲، ۱۹ : ۹۔ مرقس ۱۰ : ۱۱-۱۲۔ لُوقا ۱۶ : ۱۸۔ ۱۔ قرنتیوں ۷ : ۱۱۔

حکم ۴۔ باب ۴ فقرہ ۱۔ اگر بیوی یا شاید خاوند فوت ہوجائے

اللہ اُن میں سے کوئی بیاہ کرے تو کیا جو بیاہ کرتا ہے وہ گناہ نہیں کرتا۔ وہ کہتا ہے کہ وہ گناہ نہیں کرتا لیکن اگر کوئی اکیلا رہے تو وہ خُداوند کے حضور بڑی بھاری عزت اور جلال اپنے لئے کماتا ہے لیکن اگر وہ بیاہ بھی کرے تو وہ گناہ نہیں کرتا۔ ۱۔ قرنتیوں ۷: ۱ اور ۸ و ۳۹۔ ۴۰۔

حکم ۱۲۔ باب ۵ فقرہ ۲۔ اگر تم اُس کا (یعنی شیطان کا) مقابلہ کرو تو وہ مفتوح ہو جائے گا اور شرمندہ ہو کر تم سے بھاگ جائیگا۔ یعقوب ۴: ۷۔

حکم ۱۲۔ باب ۶ فقرہ ۳۔ جو بچانے اور ہلاک کرنے پر قادر ہے۔ یعقوب ۴ : ۲۔

تمثیل ۶۔ باب ۶ فقرہ ۴۔ اپنے گناہوں سے خُداوند پر کُفر بکنے والے ہیں۔ یعقوب ۲ : ۷۔

تعلیمات اصطلاحات اور رسُومات:۔

اَب تعلیموں۔ اصطلاحوں اور رسومات وغیرہ کا بیان درج کیا جاتا ہے۔

رُویا ۱۔ باب ۱ فقرہ ۳۔ گھٹنے ٹیک کر دُعا مانگنا۔ خُداوند سے دُعا مانگنا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرنا۔

باب ۱ فقرہ ۴۔ آسمان کا کُھل جانا۔

باب ۱ فقرہ ۵۔ گناہوں پر ملامت کرنا۔

باب ۱ فقرہ ۶۔ خُدا آسمانوں میں ہے۔

باب ۱ فقرہ ۸۔ دِل میں بُری خواہش کا آنا بُری بات ہے۔

اِس دُنیا کو اپنے لئے جمع کرنا۔

باب ۲ فقرہ ۲۔ ایک تختِ برف سا سفید اُون سے بھی زیادہ سفید۔ ایک کتاب اپنے ہاتھوں میں لئے ہُوئے۔

باب ۲ فقرہ ۴۔ خُدا کا خادم۔

باب ۳ فقرہ ۲۔ اُن کے نام زندگی کی کتابوں میں مقدسوں کے ساتھ لکھے جائیں گے۔ خُدا کے جلال کی باتیں سُننا۔

باب ۳ فقرہ ۴۔ ربُّ الافواج۔ نادیدنی قدرت۔ عظیم دانائی۔ مُقدس کلیسیا۔ برکت۔ برگزیدوں کے لئے شریعتیں۔ بڑا ایمان۔ وعدے کو پُورا کرنا جو بڑے جلال اور خوشی سے کیا گیا۔

رُویا ۲۔ باب ۱ فقرہ ۲۔ خُداوند کے نام کی تعریف کرنا۔

باب ۲ فقرہ ۲۔ خُداوند کے خلاف کفر بکنا۔ والدین کو پکڑوانا۔ شہوتی کام کرنا۔

باب ۲ فقرہ ۳۔ فضل حاصل کرنا۔

باب ۲ فقرہ ۴۔ مالک۔ گناہوں کا معاف ہونا۔ سارے دِل سے توبہ کرنا۔ دودِلی کو دُور کرنا۔

باب ۲ فقرہ ۷۔ بڑے بڑے مصائب کو برداشت کرنے والے مبارک ہیں۔

باب ۲ فقرہ ۸۔ اپنے خُداوند کا انکار کرنے والے مردود ہوں گے۔

باب ۳۔ فقرہ ۲۔ سادگی اور بے عیبی سے چلنا۔ ہمیشہ کی زندگی۔

باب ۳ فقرہ ۳۔ مبارک ہیں وہ سب جو راستبازی کو عمل میں لاتے ہیں وہ تاابدالآباد ہلاک نہیں ہوں گے۔

باب ۴ فقرہ ۳۔ بزرگ جو کلیسیا پر معمور ہیں۔

رُویا ۳۔ باب ۱ فقرہ ۲۔ روزہ رکھنا۔

باب ۱ فقرہ ۹۔ اُس کے نام پر دُکھ سہنا۔

باب ۲ فقرہ ۱۔ اُس کے نام کی خاطر کوڑے۔ قید۔ بڑی بڑی مصیبتیں۔ صلیب اور جنگلی جانور۔۔۔ اُن سب کو جو اُس کے نام کی خاطر دُکھ سہیں۔

باب ۲ فقرہ ۴۔ مسند۔ عصا۔

باب ۳ فقرہ ۵۔ قادرِ مطلق اور جلیل نام۔

باب ۴ فقرہ ۱۔ مُقدس فرشتے۔

باب ۵ فقرہ ۱۔ رسُول۔ اُسقف۔ اُستاد۔ ڈیکن۔

باب ۷ فقرہ ۲۔ زندہ خُدا۔

باب ۷ فقرہ ۳۔ خُداوند کے نام پر بپتسمہ پانا۔

باب ۱۲ فقرہ ۳۔ اپنے آپ میں سلامتی رکھو۔

باب ۱۳ فقرہ ۲۔ اپنی رُوح۔ اپنی روحیں۔

رُویا ۴۔ باب ۱ فقرہ ۳۔ ٹھوکر کھانا۔

باب ۱ فقرہ ۶۔ ایک بڑے حیوان کے مُنہ سے آتشی ٹڈیاں نکلتی تھیں۔

باب ۲ فقرہ ۴۔ اپنی فکر خُدا پر ڈالنا۔ اپنا دِل خُداوند کے آگے کھول دینا۔

باب ۲ فقرہ ۴۔ اُس کا مُنہ بند کر دیا تاکہ وہ تجھے ضرر نہ پہنچائے۔ بمطابق شیروں کے مُنہ بند کئے۔ عبرانیوں ۱۱: ۳۳۔

باب ۲ فقرہ ۵۔ اپنی فکریں خداوند پر چھوڑ دو۔ وہ خود اُن کو درست کرے گا۔

باب ۲ فقرہ ۶۔ بہتر تھا کہ وہ پیدا ہی نہ ہوتے۔ بمطابق اگر وہ آدمی پیدا ہی نہ ہوتا تو اُس کے لئے اچھا ہوتا۔ متی ۲۶: ۲۴۔

باب ۳ فقرہ ۲۔ ضرور ہے کہ دنیا خوُن اور آگ سے ہلاک ہو جائے بمطابق اُس وقت کے آسمان اور زمین اُسی کلام کے ذریعے اس لئے رکھے ہیں کہ جلائے جائیں اور وہ بے دین آدمیوں کی عدالت اور ہلاکت کے دن تک محفوظ رہیں گے۔ ۲۔ پطرس ۳: ۷۔

مکاشفہ ۵۔ باب ۱ فقرہ ۱۔ گڈریا۔

باب ۱ فقرہ ۵۔ حکم اور تمثیلیں۔

حکم ۱۔ باب ۱ فقرہ ۱۔ خُدا ایک ہے نیست سے ہست کرنے والا۔ کُل مخلوقات کا خالق اور مکمل کنندہ۔

حکم ۲۔ باب ۱ فقرہ ۱۔ بچّوں کی مانند بننا۔

باب ۱ فقرہ ۲۔ خلاف گوئی نہ کرنا۔

حکم ۳۔ باب ۱ فقرہ ۱۔ سچ ہی سچ تیرے مُنہ سے نکلے بمطابق تمہارا کلام ہاں کی ہاں اور نہیں کی نہیں ہو۔ متی ۵: ۳۷۔

باب ۱ فقرہ ۲۔ انہوں نے اُس سے جھوٹ نہ بولنے والی رُوح حاصل کی ہے۔

حکم ۴۔ باب ۱ فقرہ ۱۔ مَیں تجھے کہتا ہوں کہ پاکیزگی کی حفاظت کر اور غیر عورت کے بارے میں یا اِس قسم کی خراب باتوں کے بارے میں کوئی خیال تیرے دل میں نہ آئے۔

باب ۲ فقرہ ۱۔ دِل کا تاریک ہو جانا۔

باب ۲ فقرہ ۲۔ اپنی جان کو فروتن کرنا اور اُسے دُکھ دینا۔

باب ۳ فقرہ ۱۔ جب ہم پانی سے اُتر گئے (یعنی جب ہم نے بپتسمہ **پا لیا**) اور ہم نے اپنے پہلے گناہوں کی معافی حاصل کر لی۔

باب ۳ فقرہ ۵۔ خُداوند رحیم ہے۔

باب ۳ فقرہ ۶۔ ابلیس سے آزمایا جا کر گناہ کرنا۔

حکم ۷۔ باب ۱ فقرہ ۳۔ ابلیس کے کاموں سے بچنا چاہیئے کیونکہ وہ بُرے ہیں۔

حکم ۱۱۔ سارا حُکم یا سارا باب۔ سچے اور جھوٹے نبیوں کی پہچان کا بیان۔

تمثیل ۱۔ باب ۱ فقرہ ۱۔ خُدا کے خادموں کے لئے یہ دنیا پردیس ہے۔ اُن کا شہر اِس شہر سے دُور ہے۔ یعنی اُن کا وطن آسمان ہے۔

تمثیل ۳۔ اِس دنیا میں راستباز اور بدکار یکساں نظر آتے ہیں۔ جیسے پت جھڑ میں درخت یکساں دکھائی دیتے ہیں مقابلہ کرو گیہوں اور کڑوے دانے کی تمثیل کے ساتھ۔

تمثیل ۴۔ آنے والے عالم کے لئے پھل لانا۔

تمثیل ۵۔ "اگر تُو خُدا کے حکموں کے علاوہ کوئی اور نیک کام کرے تو تُو اپنے لئے اور زیادہ جلال حاصل کرے گا اور تُو خُدا کی نظر میں بہ نسبت اُس کے کہ تُو ہونا چاہتا تھا زیادہ جلیل القدر ہو گا پس اگر تُو خُدا کے حکم بجا لا کر اِن خدمات کو بھی اضافہ میں ادا کرے تو تُو خوش ہو گا۔" یہ زاید الفرض نیکیوں کی بابت ہے۔

تمثیل ۵۔ باب ۵ فقرہ ۲۔ کھیت دُنیا ہے۔ بمطابق متی ۱۳: ۳۸۔

باب ۶ فقرہ ۱۔ خُدا کا بیٹا۔

باب ۶ فقرہ ۵۔ خُدا نے اُس مُقدس پیش ہست رُوح کو جس نے اِس تمام خلقت کو خلق کیا اُس جسم میں بسایا جس کو اُس نے پسند کیا" یسوع کی الٰہی رُوح یعنی اُس کی اُلوہیت پیش ہست ہے۔

باب ۷ فقرہ ۴۔ رُوح اور بدن دونوں کو پاک رکھنا چاہیئے۔

تمثیل ۶۔ باب ۵ فقرہ ۷۔ توبہ نہ کرنے والے اپنے پر موت لاتے ہیں۔

تمثیل ۹۔ باب ۱۴ فقرہ ۵۔ ابن اللہ کا نام بڑا اور ذہن میں نہ آنے والا ہے اور تمام دنیا کو سنبھالتا ہے پس اگر ساری خلقت خُدا کے بیٹے کے ذریعے سے سنبھلی ہُوئی ہے تو تو اُن کی بابت کیا خیال کرتا ہے جو اُس کے نام کے کہلاتے ہیں اور خُدا کے بیٹے کا نام اپنے پر رکھتے اور اُس کے حکموں پر چلتے ہیں

تمثیل ۱۰۔ باب ۲ فقرہ ۴۔ جو اُس کے حکموں کی پیروی نہیں کرتے وہ اپنے آپ کو موت کے حوالے کرتے ہیں۔

باب ۴ فقرہ ۱۔ ہر ایک آدمی سے خُداوند کے بڑے کاموں کا بیان کر۔

نوٹ: رُویا ۲ کے چوتھے باب کے تیسرے فقرے میں ہرمس کو دو کتابیں لکھ کر ایک کلیمنس کو اور ایک گرپتے کو بھیجنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ یہ مکاشفائی طرز ہے کہ کتاب کو گذشتہ زمانے کی ظاہر کیا جاتا ہے۔ یہ کتاب مکاشفہ کی ایک کتاب ہے۔ اور یہاں ایسا ظاہر کیا گیا ہے کہ گویا یہ مقدس کلیمنس رومی کے وقت کی ہے۔ لیکن درحقیقت یہ کتاب مقدس پائس اوّل کے وقت کی تصنیف ہے۔

۹۔ دیوگنیتس کو خط:۔

اِس خط کا مُصنّف نامعلوم ہے۔

سٹراسبرگ کے قلمی نسخے میں جسٹن شہید کی کئی ایک جعلی تصانیف پائی جاتی ہیں اور اُن میں یہ خط بھی موجود ہے اور اُس میں بھی مذکور ہے کہ یہ خط جسٹن (یُستینُس یہ JUSTINUS) نے دیوگنیتُس کو لکھا تھا

حال کے محققین کی متفقہ رائے یہ ہے کہ یہ خط یُستینُس شہید نے نہیں لکھا بلکہ رسولی زمانے کے کسی اور بزرگ نے لکھا ہُوا ہے۔ اِس خط گو مُقدس جسٹن کی تصنیف نہیں ہے لیکن اِس سے یہ تو ظاہر ہو جاتا ہے کہ یہ ۱۵۰ء سے پہلے کی تصنیف ہے۔ بعض نے اِس کی تاریخ تصنیف ۷۰ء سے بھی پہلے کی بتائی ہے لیکن یہ تاریخ نادرست ہے کیونکہ اس خط ہی سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس خط کے لکھے جانے سے پہلے اکثر مسیحی شہید ہو چکے تھے اور سٹراسبرگ کے نسخے میں بھی اِسے یروشلیم کی بربادی سے پہلے کا نہیں لکھا گیا ہے بلکہ جسٹن شہید سے منسوب کیا گیا ہے تو اِس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ یروشلیم کی بربادی سے پہلے کی تصنیف نہیں ہے۔

اِس خط میں علمِ الٰہی کا طرزِ بیان

بہت ہی سادہ ہے اور پہلی اور دوسری صدیوں کے بعد کی تصانیف کے مقابلے میں بہت مختصر اور عالمانہ ترتیب سے بالکل مُعرّا ہے۔ عالمانہ ترتیب سے مُعرّا ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اِس میں دوسری صدی سے بعد کے علمِ الٰہی کی اصطلاحات نہیں ہیں اور نہ تعلیم کی

وہ صورت ہے جو بدعتوں کو ردّ کرنے کی وجہ سے پیدا ہوئی لیکن علم کے لحاظ سے یہ کتاب بڑی عالمانہ ہے یعنی اِس میں مسیحیت کا بہت عمدہ علم پایا جاتا ہے۔ وہ عہدِ جدید کی کتابوں کا جہاں اقتباس کرتی ہے ہر جگہ اقتباس لفظ بہ لفظ نہیں ہوتا بلکہ کہیں لفظ بلفظ اور کہیں مُشابہ صورت میں ہوتا ہے۔

اِس میں بدعتوں کا ردّ نہیں پایا جاتا

جس سے ظاہر ہے کہ یہ بدعتوں کے فروغ پاتے سے پہلے کی تصنیف ہے اور اِس میں بعد کے زمانے کی بدعتوں کا اشارہ نہ ہونے کی وجہ سے بعض نے اِس کی تاریخ تصنیف پہلی صدی کا آخر یا دوسری صدی کا شروع قرار دی ہے۔ جو علما قدیم مسیحی تصانیف کی تصنیف کی تاریخیں کھینچ تان کر دُور لے جانا چاہتے ہیں تاکہ اُن کی گواہی کی وقعت اور قدر وقیمت کم ہو جائے وہ بھی اِس کی تاریخ تصنیف کے بارے میں دُوسری صدی کے نصف سے آگے نہیں بڑھتے یعنی ۱۵۰ء تک ہی رہتے ہیں۔

یہ خط صرف دیوگنیتُس ہی کے لئے

نہیں لکھا گیا تھا بلکہ گرجوں میں مسیحی جماعتوں کے آگے بڑھنے کے لئے بھی لکھا گیا تھا۔ دیوگنیتس کوئی غیر قوم کا شخص تھا جو غیر مسیحی تھا اور کوئی بڑا معزز شخص تھا کیونکہ اِس خط کا مُصنف اِس کو "اَے بزرگ دیوگنیتس" کہہ کر خطاب کرتا ہے اور اِس خط کو "اے بزرگ دیوگنیتس" کے الفاظ سے شروع کرتا ہے۔

۹:۵ = فلپیوں ۳: ۲۰۔" وہ حق شمولِ ریاست آسمان پر رکھتے

ہیں بمطابق ہمارا وطن آسمان پر ہے۔

۵ : ۱۳ = ۲۔ قرنتیوں ۶ : ۱۰۔ " وہ غریب ہیں مگر بہتوں کو دولتمند کرتے ہیں۔ وہ سب چیزوں کے محتاج ہیں تس پر بھی سب چیزیں بہتات سے رکھتے ہیں۔

۵ : ۱۵ = ۱۔ قرنتیوں ۴ : ۱۲۔۱۳۔ اُنہیں گالیاں دی جاتی ہیں وہ برکت دیتے ہیں۔ اُن کی تحقیر ہوتی ہے مگر وہ تعظیم کرتے ہیں۔

۶ : ۳ = یوحنا ۱۷ : ۱۱۔ " مسیحی لوگ دُنیا میں ہیں۔"

۶ : ۳ = یوحنا ۱۷ : ۱۴۔ " مگر دُنیا میں سے نہیں ہیں۔"

۲ : ۷ = عبرانیوں ۱ : ۲۔۳۔ " خود اُسی کو بھیجا جو سب چیزوں کا صانع اور خالق ہے۔ جس کے وسیلے سے اُس نے آسمانوں کو بنایا۔"

۲ : ۹ = ۱۔ پطرس ۳ : ۱۸۔ " ناراستوں کی خاطر راستباز کو۔"

۲ : ۱۰ = یوحنا ۳ : ۱۶۔ " کیونکہ خدا نے ـــــ پیار کیا۔"

۲ : ۱۰ = ۱۔ یوحنا ۴ : ۹۔ " اپنے اکلوتے بیٹے کو بھیجا۔"

۳ : ۱۰ = ۱۔ یوحنا ۴ : ۱۹۔ " تو اُس کو کیسے طور سے پیار کرے گا جس نے تجھ کو پہلے پیار کیا۔"

۱۱ : ۲ تا ۔ یوحنا کی انجیل۔ یوحنا کا پہلا خط اور مکاشفہ ۱۱ : ۲ تا ۵ میں جو تعلیم پائی جاتی ہے وہ مقدس یوحنا رسول کی ان تین کتابوں سے ماخوذ ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ کلمہ ہے۔ کلمہ کے شاگرد جن پر وہ کلمہ ظاہر ہُوا۔ اُس نے (یعنی خدا نے) کلمہ کو بھیجا۔ وہ شروع سے ہے۔ وہ ہمیشہ سے ہے۔ وہ قدیم پایا گیا۔ وہ فضل اور دانائی دینے والا ہے۔ یہ تعلیم ۱۱ : ۲ تا ۵ میں ہے اور ۱۲ : ۹ میں ہے کہ

کلمہ مقدسوں کو تعلیم دے کر خوش ہوتا ہے جس کے ذریعے سے باپ جلال پاتا ہے۔

۱۲ : ۵ = ۱۔ قرنتیوں ۸ : ۱۔ " علم غرور پیدا کرتا ہے مگر محبت ترقی کا باعث ہے۔"

۱۰۔ پاپیاس :۔

پاپیاس ہیراپولس کی کلیسیا کا اُسقف تھا۔ یہ دوسری صدی مسیحی کے پہلے نصف حصے میں اپنی اُسقفی خدمات بجا لاتا رہا۔ ہیراپولس ملکِ فروگیہ کا مشہور شہر تھا اور فروگیہ ایشیائے کوچک میں تھا۔ ہیراپولس لاؤدیکیہ سے چند میل شمال کی طرف اور افسس سے قریباً ایک سو میل مشرق کی طرف واقع تھا۔ پاپیاس سنہ ۶۰م اور سنہ ۷۰م کے درمیان کسی وقت پیدا ہُوا۔ اُس کی کتاب جو خداوند کے کلمات کی تشریحات یا تفسیر کہلاتی ہے سنہ ۱۲۵م میں شائع ہوئی۔

پاپیاس کو اُن لوگوں سے جو رسولوں سے واقف تھے ملنے جلنے کا اچھا موقع حاصل تھا کیونکہ مقدس یوحنا رسول سنہ ۷۰م سے یعنی یروشلیم کے تباہ ہونے سے لیکر پہلی صدی کے خاتمے تک یعنی تیس ۳۰ سال تک ایشیائے کوچک میں رہا۔ اس عرصے میں افسس سمرنا اور لاؤدیکیہ اور ہیراپولس اور دیگر مقامات کی کلیسیاؤں کے کئی خادمانِ دین اور شرکا سے اُس کی واقفیت پیدا ہوئی۔ وہ زیادہ تر افسس میں رہا۔ وہیں جاں بحق ہُوا اور وہیں دفن کیا گیا۔ یوسیبیس کے زمانے میں شہر افسس میں ایک قبر موجود

تھی جو مُقدّس یوُحنّا رسول کی سمجھی جاتی تھی۔ مسیحی اُس کو بڑی محبت اور تعظیم سے دیکھا کرتے تھے۔

ایک معتبر روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اندریاس بھی یوُحنّا کے ساتھ ایشیائے کوچک کو گیا۔ یُوحنّا اور اندریاس مُقدّس یوُحنّا بپتسمہ دینے والے کے پہلے شاگردوں میں شامل تھے اور جس وقت اُس نے یسُوع کے بارے میں یہ گواہی دی کہ" دیکھو خُدا کا برّہ جو جہان کا گناہ اٹھا لے جاتا ہے" اُس وقت وہ اُس کے ساتھ یَردن کے کنارے پر موجود تھے اور اُس دن کا باقی ماندہ حصّہ اُنہوں نے خُداوند کے ساتھ گزارا اور اُس کی پیروی اختیار کرلی۔ جب تک وہ اِس دُنیا میں رہے تب تک اُن دلوں کی یاد کے سبب محبت کے بندھن میں بندھے رہے۔

رسول فیلبوس جو اندریاس کا دوست تھا ہیراپولس میں آکر مُقیم ہُوا۔ پاپیاس فیلبوس کی دو بیٹیوں کو جانتا تھا اور خُداوند اور اُس کے رسولوں کا جو حال اُس نے سُنا اُسے اپنی تشریحات یا تفسیر میں درج کیا۔ یوُسیبیس اُسے عجیب بیان کہتا ہے۔ ہیراپولس کی کلیسیا کے عمر رسیدہ ممبران میں سے کئی ایسے بزرگ اُس وقت زندہ تھے جو فیلبوس رسول کو اچھی طرح جانتے تھے۔ اِن کے علاوہ پاپیاس کئی اور لوگوں سے ملاقی ہُوا جو اور رسولوں سے واقف تھے۔

اُس نے اپنی کتاب خُداوند کے کلمات کی تشریحات میں ان بیانات کو داخل کیا جو اُس نے رسولوں کے دوستوں

سے سُنے ہوئے تھے چنانچہ وہ ایک خط میں جو غالباً اُس دوست کی طرف تحریر کیا گیا تھا جس کو یہ کتاب نذر کی گئی تھی یہ لکھتا ہے کہ" مَیں اپنی تشریحات کے ساتھ ساتھ اُن باتوں کو بھی ہچکچائے بغیر داخل کرتا ہُوں جو مَیں نے گذشتہ زمانے میں بزرگوں سے بڑی خبرداری کے ساتھ سُنیں اور اپنے حافظے میں محفوظ رکھیں۔ وہ بزرگ اُن کی صداقت کا ذمہ لیتے ہیں۔ مُجھے جب کبھی کوئی ایسا شخص ملتا تھا جو بزرگوں کا پیرو ہوتا تھا تو میں اُس سے بزرگوں کی تقریروں کی بابت دریافت کیا کرتا تھا چنانچہ مَیں پوچھا کرتا تھا کہ اندریاس یا پطرس یا فیلبوس یا توما یا یعقوب یا یوُحنّا یا متی یا خُداوند کے دیگر شاگرد کیا کہا کرتے تھے اور خُداوند کے شاگرد اَرسطن اور بزرگ یوُحنّا کیا کہتے ہیں اور مَیں ایسا اِس لئے کیا کرتا تھا کیونکہ میں خیال کرتا تھا کہ مَیں کتابوں کے مضامین سے اُتنا فائدہ نہیں اٹھا سکتا جتنا زندہ لوگوں کی آواز سے۔"

الفاظ مرقومہ بالا سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ پاپیاس نے اپنی کتاب خُداوند کے کلمات کی تشریحات کے تیار کرنے میں کون سا طریقہ اختیار کیا۔ افسوس ہے کہ یہ کتاب کھو گئی ہوئی ہے مگر اُس کے ٹکڑے یعنی پارچے یا پارے یُوسیبیس اور ارینیئس کی کتابوں میں پائے جاتے ہیں اور وہ جو یوُسیبیس کی کتاب میں درج ہیں نہایت بیش قیمت ہیں۔ سب سے جدید سُراغ جو اِس کتاب کے بارے میں ہم کو ملتا ہے وہ یہ ہے کہ اس کا نام اُن کتابوں کی فہرست میں درج ہے جو نیمز کے کیتھیڈرل سے تعلق رکھتی تھیں۔ وہ فہرست ۱۲۱۸ء میں تیار کی گئی تھی ممکن ہے کہ جس طرح

[illegible]ہیم کے لیکچر اور دیاتےسارون (διατεσσαρων) بہت
مدت تک غائب رہ کر پھر دستیاب ہو گئے اور سینائی نسخہ کے باقی
اوراق جو ٹشنڈارف کو سینٹ کیتھرین کی خانقاہ سے جو کوہ سینا
پر ہے دستیاب نہیں ہوئے تھے چند سال ہوئے ہیں کہ وہاں کی ایک
دیوار گرنے سے اُس کے نیچے سے وہ بھی نکل آئے اس طرح ممکن ہے
کہ یہ تشریحات کی کتاب بھی کبھی کہیں سے مل جائے اور اگر یہ کتاب
کبھی مل گئی تو افرائیم کے لیکچروں اور دیاتیسارون سے بھی زیادہ مفید
ثابت ہوگی۔

واضح ہو کہ ارسٹن اور بزرگ یوحنا کی
طرف جو اشارہ اُس نے کیا ہے وہ بہت صاف نہیں اس کا سبب
یہ ہے کہ جس جملے میں اُن کی طرف یہ اشارہ پایا جاتا ہے وہ صاف
نہیں ہے وہ بہت بھدا اور مبہم ہے۔ یوسیبیئس کے پاس پاپیاس
کی پوری کتاب تھی وہ بتاتا ہے کہ پاپیاس ارسٹن اور بزرگ یوحنا
سے شخصی طور پر واقف تھا لہٰذا وہ اِس بات کا محتاج نہیں تھا کہ
اُن کے دوستوں سے اُن کی باتیں دریافت کرے پس صاف ظاہر
ہے کہ وہ کئی لوگوں کو جانتا تھا جو رسولوں سے واقف تھے۔ وہ اُن
دو لڑکیوں کو جانتا تھا جو فیلبوس رسول کی بیٹیاں تھیں وہ ایسے آدمیوں
کو جانتا تھا جو خود مسیح کے شاگرد تھے اُس نے بڑی کوشش کی کہ
وہ اُن لوگوں سے وہ باتیں سُنے جو وہ مسیح کی بابت بتا سکتے تھے اور
اِسی طرح یہ بھی دریافت کرے کہ رسولوں نے مسیح کی بابت کیا کہا
ہے اور اُس نے اِس طرح جو کچھ دریافت کیا اُسے اپنی تفسیر میں

درج کیا۔ اُس کی گواہی سے یہ بات بخوبی ثابت ہوتی ہے کہ پہلی تین
انجیلیں یعنی متی مرقس اور لُوقا کی انجیلیں اصلی ہیں۔

عُلما کہتے ہیں کہ مرقس کی انجیل کے سولہویں
باب کی نویں آیت سے بیسویں آیت تک کا پارچہ بزرگ ارسٹن کی تصنیف
ہے جو خُداوند کے شاگردوں میں سے تھا۔ پاپیاس تمام علوم میں
ماہر اور مُقدس نوشتوں سے بخوبی واقف تھا اور سمرنا کی کلیسیا کے اُسقف
پولیکارپ اور انطاکیہ کے اُسقف اِگناشیئس کا ہمعصر تھا خود پاپیاس
ہی کا بیان ہے کہ مَیں نے اُن لوگوں سے تعلیم پائی ہے جنہوں نے
خود رسولوں سے کلام کیا اور اُن کی باتیں سُنیں اور مَیں یُوحنّا پریسبیٹر
(بزرگ) اور ارسٹن کا بھی سامع تھا۔ جب پاپیاس ہیراپولس
میں تھا تو اُس وقت فیلبوس رسول بھی بمع اپنی بیٹیوں کے اُس
جگہ موجود تھا۔ پاپیاس رسولی زمانے کا تھا اور پہلی صدی کے
پچھلے نصف اور دوسری صدی کے پہلے نصف میں مشہور تھا اُس
نے اپنی کتاب خُداوند کے کلمات کی تشریحات سنہ ۱۲۵ء یا سنہ ۱۳۵ء
میں یعنی دوسری صدی کے شروع میں کسی وقت تصنیف کی تھی۔

خُداوند کے کلمات یا تقاریر سے اُس
کی کیا مُراد ہے۔ اِس کا مطلب اُس بیان سے جو اُس نے مرقس کی
انجیل کے بارے میں لکھا ہے بخوبی معلوم ہو جاتا ہے وہ لکھتا ہے کہ
”چونکہ مرقس پطرس کا مترجم تھا اِس لئے اُس نے وہ سب باتیں جو
اُس کو اچھی طرح یاد تھیں رقم کیں تاہم جو کچھ مسیح نے کہا یا کیا تھا
اُس کو بالترتیب قلمبند نہ کیا اور اِس کی وجہ یہ تھی کہ اُس نے خُداوند

کلام کرتے نہیں سُنا تھا اور نہ اس کے ساتھ رہا تھا لیکن بعد میں
جیسے کہ میں اُوپر بتا چکا ہوں اُس کو پطرس کے ساتھ رہنے کا اتفاق
ہُوا اور پطرس لوگوں کی ضرورتوں کے مطابق تعلیم دیا کرتا تھا کیونکہ اُس
کا یہ منشا نہیں تھا کہ خُداوند کے کلام یا تقاریر کا مسلسل بیان رقم کرے"۔
(زندہ مسیح اور اناجیل اربعہ۔ صفحات ۱۹۰-۱۹۱)۔

اِس مقام میں آخری فقرے میں جو
خُداوند کے کلمات کے الفاظ آئے ہیں یونانی نسخوں میں سے کسی میں
خُداوند کے الفاظ کسی میں خُداوند کے کلمات اور کسی میں خُداوند کی
تقاریر آئے ہیں مگر لائیٹ فُٹ جو فاضل اجل ہے وہ یہ فیصلہ کرتا
ہے کہ کلمات کا لفظ صحیح ہے لہٰذا پاپیاس مرقس کی انجیل کو خداوند
کے کلمات کہتا ہے۔ اِس اقتباس کی صحیح قرأت کلمات ہی ہے
اور مرقس کی انجیل میں کلام کے علاوہ کام یا واقعات بھی ہیں پس کلمات
سے اُس کی مراد مرقس کی انجیل ہے اور جو کچھ متی نے عبرانی یعنی آرامی
میں لکھا تھا وہ اُس کو بھی خُداوند کے کلمات ہی کہتا ہے۔ اَب وہ
سارا بیان نقل کیا جاتا ہے جو یوسیبیس کی تاریخ میں پایا جاتا ہے۔ اِس
وہ پاپیاس نے مرقس کی انجیل کے بارے میں لکھا ہُوا ہے وہ یہ ہے
کہ "پریسبیٹر نے یہ بھی کہا ہے کہ چونکہ مرقس پطرس کا مترجم ہو گیا اِس
لئے اُس نے وہ سب باتیں جو اُس کو اچھی طرح یاد تھیں رقم کیں
تاہم جو کچھ مسیح نے کہا یا کیا تھا اُس کو بالترتیب قلمبند نہ کیا اور اِس
کی وجہ یہ تھی کہ نہ اُس نے خُداوند کو کلام کرتے سُنا تھا اور نہ خود
اُس کے ساتھ رہا تھا لیکن بعد میں جیسے میں اُوپر بتا چکا ہوں اُس کو

پطرس کے ساتھ رہنے کا اتفاق ہُوا اور پطرس لوگوں کی ضرورتوں کے
مطابق تعلیم دیا کرتا تھا کیونکہ اُس کا یہ منشا نہیں تھا کہ خُداوند کے کلمات
(یعنی تقریریں) کا مسلسل بیان رقم کرے پس جب مرقس نے وہ
باتیں جو اُسے یاد تھیں رقم کیں تو اُس نے کوئی غلطی نہ کی کیونکہ اُس
نے بڑی احتیاط سے کام لیا تاکہ جو کچھ اُس نے سُنا تھا اُس میں سے
کوئی بات نہ چھوٹے اور نہ کوئی بات زائد اُس میں داخل کی جائے"
(زندہ مسیح اور اناجیل اربعہ صفحہ ۱۹۲)۔

پاپیاس مُقدّس متی کی انجیل کے بارے
میں لکھتا ہے کہ "متی نے خُداوند کے کلام کو عبرانی میں لکھا اور ہر
شخص جس طرح اُس سے ہو سکتا تھا اُس کی تشریح کیا کرتا تھا"
عبرانی سے یہاں اُس کی مراد آرامی ہے اور خُداوند کے کلمات یا
کلام سے خُداوند کا کلام یا کام یعنی مرقومہ انجیل مراد ہے۔ جو مقام
پاپیاس کی کتاب سے اقتباس کئے گئے ہیں اُن کی شہادت کا زور
اِس بات میں نہیں کہ اُن کے ذریعے سے پاپیاس کی شخصی رائے
معلوم ہو جاتی ہے۔ اُن کی خوبی اور زور کو اگر ہم پورے طور پر محسوس
کرنا چاہیں تو یاد رکھنا چاہیئے کہ جس وقت رسولوں کے دوست
اور شاگرد اور بیٹے اور بیٹیاں موجود تھے اور کوئی ایسے لوگ بھی
زندہ تھے جنہوں نے خُداوند کو بچشم خود دیکھا ہُوا تھا اور اُس نے
اُن سے اُس کے مبارک کلام کو سُنا تھا۔

اُس وقت ہماری پہلی دو انجیلیں
مروّج تھیں اور لوگوں نے اُنہیں اِنہیں کی ہدایت سے قبول کیا۔

رسولوں کے دوستوں اور شاگردوں نے انہیں اس لئے قبول کیا کیونکہ
وہ خوب جانتے تھے کہ یہ دونوں انجیلیں واقعی متی اور مرقس کی ہیں اور جو
باتیں اُنہوں نے رسُولوں سے سُنی ہُوئی تھیں وہی انہوں نے اِن میں
قلمبند پائیں اور رسُولوں کے بیٹوں اور بیٹیوں نے اِنہیں اِس لئے قبول
کیا کیونکہ انہوں نے جو کچھ اپنے باپوں سے سُنا تھا وہی اُن میں لکھا
ہُوا دیکھا اور جن لوگوں نے مسیح کو دیکھا تھا اور اُس کی تقریروں کو
سُنا تھا اُنہوں نے انہیں اس لئے قبول کیا کیونکہ مسیح کے معجزات
جو اُنہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھے تھے اور اُس کی باتیں جو اُنہوں
نے اپنے کانوں سے سُنی تھیں یا جن معجزوں اور تقریروں کا ذکر مسیح
کے ساتھ رہنے والے لوگوں سے سُنا تھا اُنہیں کا بیان یا
خلاصہ اِن کتابوں میں پایا۔

پس سب سے بڑی بات جو ہمیں
یاد رکھنا چاہیئے وہ یہ ہے کہ جب رسولوں کے دوست اور شاگرد
اور فرزند موجود تھے اُس وقت یہ دونوں کتابیں مروّج تھیں
اور اُن لوگوں نے اِنہیں خداوند یسوع مسیح کے کام اور کلام کا صحیح
بیان تسلیم کیا۔ اُس زمانے کے لوگ اِن کتابوں میں ہمارے خداوند
کے باقدرت کام اور پُرفضل کلام کا وہی کلام قلمبند پاتے تھے جو
اُن لوگوں نے بیان کیا ہُوا تھا جو اپنی آنکھوں سے دیکھنے والے اور
کلام کی خدمت کرنے والے تھے۔ یہ گواہی کافی و وافی ہے۔ متی و
مرقس کی اناجیل میں وہی واقعات وہی تقریریں وہی نصیحتیں اور وہی دعوے
درج ہیں جن کی منادی رسول کیا کرتے تھے۔

مُقدس متی مسیح کا شاگرد بننے سے پہلے
محصول لینے کا کام کرتا تھا وہ لکھنے کے کام میں ماہر تھا اور آرامی اور یُونانی
دونوں زبانوں کو خوب جانتا تھا اِس لئے رسولوں نے انجیل لکھنے کا کام
اُسی کو تفویض کیا یعنی انہوں نے مناسب اور موزوں سمجھا کہ وہی اِس کام
کو بطورِ احسن سرانجام دے۔ مسیح کے کام اور کلام کے بارے میں جو
تعلیم زبانی دی جاتی تھی اور بہتیروں نے کچھ کچھ لکھ کر بھی وہ تعلیم دی
وہ اُس مروّجہ تعلیم کو یعنی مُقدس پطرس کی تعلیم کے بنیادی نقشے اور
سب رسُولوں کی تعلیم کے مطابق ضبطِ تحریر میں لایا۔

مُقدس متی نے اپنی تبلیغی زندگی کے
پہلے پندرہ سال فلسطین میں گزارے وہ یہودی مسیحیوں کی خدمت
کرتا تھا اور جب وہ فلسطین چھوڑ کر دوسرے ممالک میں جانے لگا
تو لوگوں نے اُس سے یہ درخواست کی کہ ہمیں انجیل لکھ کر دے جائیے۔
اُس نے اُن کی درخواست منظور کی اور اُن کی زبان میں انجیل لکھی اُن
کی زبان آرامی تھی لہٰذا اُس نے انجیل آرامی زبان میں لکھی۔ پاپیاس۔
ارینیئس۔ کلیمنٹ اسکندری۔ آریجن۔ یُوسیبیئس اور جیروم کہتے ہیں
کہ اُس نے عبرانی زبان میں انجیل لکھی اور عبرانی سے اُن کی مراد آرامی
ہی ہے۔ ابتدائی کلیسیائی مصنّفین آرامی کو عبرانی ہی کہتے ہیں اور عہدِ
جدید میں بھی آرامی کو عبرانی ہی کہا گیا ہے۔" چند مثالیں مندرجہ ذیل ہیں۔

" پیلاطس یہ باتیں سُنکر یسوع کو باہر لایا
اور اُس جگہ جو چبوترہ اور عبرانی میں گبّتا کہلاتی ہے تختِ عدالت پر
بیٹھا" یوحنا ۱۹: ۱۳۔" وہ اپنی صلیب آپ اٹھائے ہُوئے اُس جگہ تک

باہر گیا جو کھوپڑی کی جگہ کہلاتی ہے جس کا ترجمہ عبرانی میں گلگتا ہے"۔ یوحنا ۱۹ : ۱۷۔ "اُس کتاب کو بہت سے یہودیوں نے پڑھا کیونکہ وہ مقام جہاں یسوعؔ مصلوب ہُوا شہر کے نزدیک تھا اور عبرانی لاطینی اور یونانی میں لکھا ہُوا تھا" یوحنا ۱۹ : ۲۰۔ "پولوس نے سیڑھیوں پر کھڑے ہوکر لوگوں کو ہاتھ سے اشارہ کیا۔ جب وہ چُپ چاپ ہو گئے تو عبرانی زبان میں یوں کہنے لگا۔" اعمال ۲۱ : ۴۰۔ "جب اُنہوں نے سُنا کہ ہم سے عبرانی زبان میں بولتا ہے تو اور بھی چُپ چاپ ہو گئے" اعمال ۲۲ : ۲۔ جب ہم سب زمین پر گر پڑے تو مَیں نے عبرانی زبان میں یہ آواز سُنی کہ اَے ساؤل اَے ساؤل۔ تُو مجھے کیوں ستاتا ہے؟" اعمال ۲۶ : ۱۴

اِن سب مقاموں میں عبرانی سے آرامی مراد ہے۔ فلاویئس یوسیفس بھی اپنی کتاب حُرُوبِ یہود میں آرامی کو عبرانی ہی کہتا ہے۔ چونکہ غیر یہودی مسیحی آرامی نہیں سمجھ سکتے تھے اور وہ یہودی مسیحی جو فلسطین سے باہر کی جگہوں میں رہتے تھے اور یُونانی کے سوا اور کوئی زبان نہیں جانتے تھے اُن کی خاطر اِس انجیل کا یونانی ترجمہ چاہیئے تھا یا اُن کی خاطر یہی انجیل یونانی میں بھی چاہیئے تھی اور سنہ ۶۰ء سے سنہ [illegible] تک کے جن بہت سے لکھنے والوں کا مقد[illegible] لُوقا ذکر کرتا ہے اُن میں سے کئی اشخاص نے اِس انجیل کے بعض حصّو[illegible] کا یونانی میں ترجمہ کیا ہوگا۔

پاپیاس لکھتا ہے کہ اِس انجیل کا [illegible] کئی اشخاص حسبِ لیاقت ترجمہ یا تشریح کیا کرتے تھے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ انجیل کس قدر مقبول تھی۔ یہی انجیل یُونانی میں

بھی لکھی گئی۔ جس طرح یوسیفس نے حُرُوبِ یہود کو پہلے آرامی میں لکھا اور پھر یُونانی میں۔ وہ کہتا ہے کہ مَیں نے اپنی قوم کے فائدے کے لئے یہودیوں کی لڑائیوں کی تاریخ پہلے آرامی میں لکھی اور پھر یُونانی میں اُس کا ترجمہ لکھا اُسی طرح یہ انجیل پہلے یہودی مسیحیوں کے فائدے کے لئے آرامی میں لکھی گئی اور پھر سب قوموں کے فائدے کے لئے مقدس متی نے اِسے یُونانی میں لکھا۔

جب یہودی مسیحی کلیسیا کی الگ ہستی نہ رہی بلکہ وہ قریبًا نابود ہو گئی تو اُن کی زبان میں جو انجیل تھی وہ بھی نابود ہو گئی۔ اِس کو سنبھالنے میں غفلت اِسی وجہ سے ہُوئی کیونکہ یونانی انجیل کے ہونے کی وجہ سے اِس کی ضرورت نہیں رہی تھی۔ اگر یہ آرامی انجیل یونانی لباس میں مکمل طور پر موجود نہ ہوتی تو کلیسیا اِس بیش قیمت انجیل کو کبھی بھی کھونے نہ دیتی اور اگر یونانی انجیل متی کی انجیل نہ ہوتی تو وہ اِسے کبھی بھی تسلیم نہ کرتی۔ سب شروع سے اِسے متی ہی کی انجیل مانتے آئے ہیں اور اِس کو کسی اور سے کبھی منسُوب نہیں کیا گیا لہٰذا یہ یونانی انجیل متی کی انجیل ہے اور اگر یہ ترجمہ کسی اور نے کیا ہے تو پھر بھی یہ متی ہی کی انجیل ہے کیونکہ یہ اُسی کی انجیل کا ترجمہ ہے۔

پہلی چار صدیوں کے سترہ گواہ ہیں جو آزادانہ طور پر یہ گواہی دیتے ہیں کہ یہ انجیل متی کی تصنیف ہے۔ یونانی انجیل سنہ [illegible]ء سے پہلے لکھی گئی تھی۔ آرامی انجیل کا کسی کتاب میں کوئی اقتباس نہیں پایا جاتا۔ جتنے اقتباس ہیں سب کے

سب یونانی انجیل ہی سے ہیں۔ کلیمنٹ رومی کے خط اگناشیئس
کے خطوں پولیکارپ کے خط برنباس کے خط بارہ رسولوں کی تعلیم
اور شبانِ ہرمس میں متی کی یونانی انجیل ہی کے اقتباسات پائے جاتے
ہیں۔ دوسری صدی کے وسط میں جسٹن شہید اس انجیل سے ایک سو
ستر اقتباس اخذ کرتا ہے۔

انجیلوں کے سرنامے یہ ہیں۔ متی کے مطابق۔
مرقس کے مطابق۔ لوقا کے مطابق اور یوحنا کے مطابق۔ یہ سرنامے نہایت
قدیم ہیں۔ دوسری صدی کے مصنفین اناجیل اربعہ کے یہی سرنامے
بیان کرتے ہیں اور قدیم سے قدیم قلمی نسخوں پر یہی سرنامے پائے
جاتے ہیں۔

تذکراتِ مسیح کو انجیل کہا جاتا تھا۔
جسٹن شہید دوسری صدی میں لکھتا ہے کہ یہ کتابیں انجیل کہی جاتی
ہیں۔ پہلی صدی میں مقدس مرقس تذکرہ مسیح کو انجیل کہتا ہے۔
اُس کی انجیل کی پہلی آیت یہ ہے۔ "خدا کے بیٹے یسوع مسیح کی
انجیل کا شروع" مرقس ۱:۱۔

لفظِ انجیل کے معنی خوشخبری ہیں اور
یسوع مسیح کے کلام میں خدا کی بادشاہی کی آمد کی خوشخبری ہے۔ یسوع
مسیح نے فرمایا ہے کہ "انجیل پر ایمان لاؤ"۔ مرقس ۱: ۱۵۔ اِس سے یہ مراد
ہے کہ خوشی کی اِس خبر پر ایمان لاؤ کہ خدا کی بادشاہی آگئی ہے۔
"بادشاہی کی اِس انجیل کی منادی تمام دُنیا میں ہوگی تاکہ سب قوموں
کے لئے گواہی ہو" متی ۲۴: ۱۴ "میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تمام دُنیا میں

جہاں کہیں اِس انجیل کی منادی کی جائے گی یہ بھی جو اِس نے کیا ہے
اِس کی یادگاری میں کہا جائیگا" متی ۲۶: ۱۳۔ اِس مقام میں انجیل کی
منادی سے یسوع کے کام اور کلام کی منادی مراد ہے اور مرقس ۱:۱ میں
مسیح کی زندگی کے لکھے ہوئے حالات کو یعنی مرقومہ کام اور کلام
کو انجیل کہا گیا ہے۔ متی مرقس لوقا اور یوحنا نے جو تذکرے مسیح کی زندگی
کے بارے میں لکھے وہ انجیلیں کہلاتے ہیں۔ عہدِ جدید کی سب
کتابیں یونانی میں لکھی گئی تھیں اور مقدس متی نے جو انجیل یونانی میں
لکھی تھی وہی قائم اور موجود ہے۔

پس پہلی اور دوسری انجیلوں کے بارے
میں پاپیاس کی شہادت یہ ہے کہ یہ مستند اور معتبر انجیلیں ہیں
اور مقدس متی اور مقدس مرقس کی تصنیف ہیں یعنی انجیل اوّل
مقدس متی کی تصنیف ہے اور انجیلِ دوم مقدس مرقس کی
تصنیف ہے۔

۱۱۔ شمعون مجوس:۔

یہ پہلی صدی مسیحی میں ہوا ہے۔ یہ
ناستک بدعتی تھا۔ ہپولیطس کی کتاب خلاف بدعات سے یہ معلوم
ہوتا ہے کہ شمعون مجوس سے انجیل متی۔ انجیل یوحنا اور ا۔کرنتھیوں
کی موجودگی کا پتہ چلتا ہے۔ یہ بدعتی فلسطین اور روم میں پیدا ہوا
ہے۔

نوٹ:۔ گواہ نمبر ۱۱ سے گواہوں کا بیان فادر ہیوپوپ او۔پی کی

کتاب AIDS جلد چہارم سے لیا گیا ہے۔

۱۲۔ سرنتھس :۔

"یہ شخص اسکندریہ کا باشندہ تھا۔ جس نے پہلی صدی کے آخر میں ایشیائے کوچک کے درمیان اپنی بدعت کی تعلیم دی۔ یہ بدعتی مقدس یوحنا رسول کا ہمعصر تھا۔ بزرگان ائیرینیئس اور جیروم کہتے ہیں کہ یوحنا رسول نے اپنی انجیل اسی سرنتھس کی بدعت کو ردّ کرنے کے واسطے لکھی" تواریخ مسیحی کلیسیا۔ از پادری ڈبلیو۔ پی۔ ہیرس صاحب صفحہ ۱۰۷۔

فادر ہیو پوپ صاحب لکھتے ہیں کہ یہ پہلی صدی کے آخر میں مصر میں ہوا ہے۔ فٹ نوٹ میں ہپولیطس کی کتاب خلافِ بدعات کا حوالہ دیا ہے جس میں یہ پایا جاتا ہے کہ یہ اناجیلِ اربعہ۔ رومیوں۔ ۱-۲ کرنتھیوں۔ افسیوں۔ کلسیوں۔ گلتیوں عبرانیوں اور فلپیوں کو تسلیم کرتا تھا۔

۱۳۔ باسیلیدیس اور اس کا مسلک (سکول)

"یہ شخص شہر اسکندریہ میں قیصر ہیڈریان کے عہد میں تھا۔ اُس نے اپنی تعلیم کی پیچیدگی کی وجہ سے وہ شہرت حاصل نہ کی جو ویلینٹینس نے کی تھی۔ مورخ ہپولیطس کہتا ہے کہ اس نے اپنی تعلیم ارسطو اور مصری پوجاریوں سے نقل کی نیز یوحنا کی انجیل۔ پولوس رسول کے خطوط رومیوں کرنتھیوں اور افسیوں سے بھی اخذ کی۔

اُس نے چوبیس ۲۴ کتابیں تصنیف کیں" تواریخ مسیحی کلیسیا صفحہ ۱۰۹۔

فادر ہیو پوپ صاحب لکھتے ہیں کہ یہ ۱۳۰ سنہ م کے قریب اسکندریہ میں تھا۔ ہپولیطس کی کتاب خلافِ بدعات میں پایا جاتا ہے کہ اس شخص کی تصانیف سے عہد جدید کی کتابوں اناجیلِ اربعہ۔ رومیوں۔ ۱-۲ کرنتھیوں۔ افسیوں۔ کلسیوں۔ ۱۔ تیموتاؤس۔ ۱-۲ پطرس کی گواہی ملتی ہے۔ باسیلیدیس اور اُس کے پیرو چوپانی خطوط اور عبرانیوں کو ردّ کرتے تھے۔ چوپانی خطوط تین ہیں۔ ۱-۲ تیموتاؤس اور طیطس۔ لیکن فادر ہیو پوپ نے ۱۔ تیموتاؤس کو اُن کتابوں میں بھی درج کیا ہے جن کو وہ مانتے تھے تو چوپانی خطوط کو ردّ کرنے سے مُراد ۲ تیموتاؤس اور طیطس کو ردّ کرنے سے ہو۔

۱۴۔ والینطینس :۔

۱۵۰ سنہ م کے قریب اسکندریہ میں، ۱۔

"یہ ایک مصری یہودی تھا جس نے اسکندریہ میں پرورش پائی اور پھر مسیحی ہو گیا قیصر پائیس کے وقت ۱۴۰ سنہ ء میں اُس نے اپنی تعلیم روم میں دی ۱۶۰ سنہ ء میں کپرس میں فوت ہو گیا یہ ناسٹکوں کا بڑا مشہور مصنف ہے۔ اس کی تعلیم بہت گہری ہے" تواریخ مسیحی کلیسیا۔ صفحہ ۱۰۸۔

"تاریخ یوسیبیئس۔ مقدس ارینیئس کی کتاب خلاف بدعات۔ کلیمنٹ اسکندری کی کتاب سترو ماٹا

اور ہپولیٹس کی کتاب خلاف بدعات میں پایا جاتا ہے کہ وہ
عہدِ جدید کی کتابوں متی۔ لوقا۔ یوحنا۔ ا۔ کرنتھیوں۔ عبرانیوں۔ ا۔ یوحنا۔
رومیوں۔ افسیوں۔ ۲۔ تیمتاوس سے واقف تھا۔ اِس فہرست
میں فادر ہپولیٹ نے رومیوں کے بعد ا۔ کرنتھیوں ایک دفعہ پھر لکھا
ہے۔ غالباً گلتیوں کی بجائے ا۔ کرنتھیوں غلطی سے دوبارہ لکھا گیا ہے۔

۱۵۔ مارکیان (مارشیئن):۔

۱۴۰ء کے قریب۔ ایشیائے کوچک
اور روم میں ہوا ہے "یہ سنوپے کا باشندہ تھا۔ دُور دراز جگہوں
کا سفر کرتا رہا اور آخر روم کو اپنی جائے رہائش مقرر کیا اور
یہاں دس برس تک یعنی ۱۴۰ء سے ۱۵۰ء تک تعلیم دیتا رہا۔
یہ فیلسوف بڑا سنجیدہ اور سرگرم تھا۔ شراب۔ گوشت اور شادی
کو بالکل ترک کیا" "اگرچہ اِس کی تعلیم میں بدعتی خیالات کم تھے
لیکن چونکہ اِس نے بہت سے رومی مسیحی اپنے ہم خیال بنا لئے
اِس لئے کلیسیا نے اِس کو ویلینٹینس سے زیادہ خطرناک دُشمن
تصور کیا۔ اِس نے بہت روپیہ کلیسیا کی خدمت کے واسطے نذر
دیا لیکن جب بدعت کے سبب کلیسیا سے خارج کیا گیا تو وہ
سب روپیہ کلیسیا نے اُسے واپس دے دیا۔" تواریخ مسیحی کلیسیا۔
صفحہ ۱۱۰۔ اِس نے لوقا کی انجیل اور مقدس پولوس رسول کے دس
خطوں کو قبول کیا۔ اِس نے اعمال۔ عبرانیوں۔ چوپانی خطوط اور
مکاشفہ کو رد کیا۔

نوٹ:۔ مارکیان کے بیان کے بعد فادر ہپولیٹ نے پاپیاس
کی گواہی کا بیان کیا ہے۔ اِس کے بارے میں لکھتا ہے کہ یہ قریباً ۷۰ء
سے ۱۳۵ء تک رہا۔ اس کی تصنیف سے جو اقتباسات تاریخ یوسیبیس
اور اِرینیئس کی کتاب خلاف بدعات میں کئے گئے ہیں اُن میں متی۔ مرقس۔
یوحنا۔ ا۔ پطرس اور ا۔ یوحنا کے صاف اور واضح اقتباسات پائے جاتے
ہیں اور اعمال اور مکاشفہ کے اقتباسات ناصاف سے ہیں۔

۱۶۔ طاطیان (ٹیشیئن):۔

"یہ یونانی تھا جو کہ اسور میں پیدا ہوا۔
۱۵۰ء کے قریب یہ شہر روم میں جسٹن سے ملاقی ہوا اور اُس کا
شاگرد ہو گیا۔ مسیحی ہوتے ہی اُس نے مسیحی مذہب کی صداقت میں
خط لکھنے شروع کر دیئے۔ اُس نے اپنا پہلا خط یونانیوں کے نام
پر لکھا جس میں اُس نے یونانی مذہب پر سختی سے حملہ کیا اور اُس
کی خرابیوں کو بڑی صفائی سے ظاہر کیا۔ طعن و تشنیع بھی کی ہے اور
یونانی علم و تہذیب کو ناقص ثابت کر کے اُس کی خوب مٹی پلید کی۔
اُس نے اُن پر ظاہر کیا کہ مختلف قوانین اور رسومات بالکل لاحاصل
ہیں اور یہ بیان کیا کہ دُنیا میں ایک ہی سر اور ایک ہی قانون ہونا چاہئیے
اور کہ مسیحی دین میں سب انسان برابر ہیں۔ اِس نے مستورات کی
تعلیم پر بڑا زور دیا۔

ٹیشیئن نے اِس بات کی کوشش کی
کہ تمام اناجیل سُریانی زبان میں جمع کرے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ

اُس وقت یہی چاروں اناجیل مسیح خُداوند کی مستند تواریخ مانی جاتی تھیں۔ ٹیشین آخری ایام میں کسی قدر ناستک خیالات کی طرف جُھک گیا تھا اور اُس نے ایک نئے فرقہ بنام انکراٹائیٹس کی بنیاد ڈالی" تواریخِ مسیحی کلیسیا۔ صفحات ۸۴۔۸۵۔ "اِسے سیر و سیاحت کا بہت شوق تھا۔ وہ بہت سے ممالک کے فلسفانہ طریقوں اور بہت سی قوموں کے دستوروں اور مذہبی رسوم کا عمدہ علم رکھتا اور اُن کے تمام بھیدوں کو جانتا تھا" "یہ شخص دوسری صدی کے وسط میں شہر روم میں مقیم تھا اور جسٹن شہید سے گہری دوستی رکھتا تھا۔ دونوں مسیحی مذہب کی صداقتوں کے ثابت کرنے میں ہمہ تن مصروف اور مسیحی اصول اور مسائل کو مخالفوں کے حملات سے بچانے میں نہایت کوشاں تھے۔" "ٹیشین روم سے روانہ ہوکر مشرقی ممالک کی سیر کرتا ہُوا اپنے وطن کو لوٹا اور کسی جگہ دریائے فرات کے کنارے پر مقیم ہوکر اپنے ہم وطنوں کو انجیل سُناتا رہا۔" وہ جسٹن کو بہت پیار کرتا تھا" اور جسٹن کی وفات کے بعد روم چھوڑ کر اپنے وطن میں واپس آیا تھا۔

"آج سے چند سال پہلے اگر پُوچھا جاتا کہ اِس شخص کی تصانیف میں سے کون کون سی کتابیں موجود ہیں؟ تو ہمیں شاید یہ کہنا پڑتا کہ اَیڈریس ٹو دی گریکس کے سوائے اُس کی سب کتابیں گم ہوگئی ہیں لیکن تھوڑا عرصہ ہُوا کہ اُس کی کتابوں میں جو سب سے بڑی کتاب تھی وہی مل گئی جس سے محقق عالموں کو اِس قدر خوشی اور حیرت ہُوئی کہ اُس کا بیان نہیں ہوسکتا" اِس کتاب کے دستیاب

ہونے کی تاریخ بہت دلچسپ ہے۔ قدیم مسیحی مصنفوں کی کتابوں میں اِس کی نسبت اشارے پائے جاتے ہیں۔ اِس کتاب کا نام "ڈیاٹے سے رَان" ہے"۔ زندہ مسیح اور اناجیل اربعہ۔ صفحات ۱۲۲ تا ۱۲۴۔

ڈیاٹے سے رَان کا صحیح تلفظ دیاتے سارون (Διατεσσαρων) ہے اور اسکا مطلب ہے THROUGH THE FOUR یعنی چار کے ذریعے سے۔ اِس نام سے مراد یہ ہے کہ وہ کتابیں جو چار کے ذریعے سے لکھی گئی تھیں اِس کتاب میں اُنہیں کتابوں کا بیان ہے جو چار سے لکھی گئیں اور چار سے متی۔ مرقس۔ لُوقا اور یُوحنا مراد ہیں یعنی جو انجیلیں ان کے ذریعے سے لکھی گئی تھیں وہ اِس کتاب میں سلسلہ وار درج کی گئی ہیں۔ دراصل اِس کتاب میں چاروں اناجیل بنی ہوئی ہیں پس یہ کتاب تطبیقِ اناجیلِ اربعہ ہے۔ "ٹیشین نے اناجیل میں ایک قسم کا ربط پیدا کیا یا اُن میں سے (ایک مسلسل بیان) تالیف کیا" اِس کتاب سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ "یہ انجیلیں (یعنی اناجیلِ اربعہ) تمام ملکوں کی مسیحی کلیسیاؤں میں مُستند اور معتبر سمجھی جاتی تھیں" زندہ مسیح اور اناجیلِ اربعہ صفحہ ۱۳۴۔

پادری برکت اللہ صاحب اپنی کتاب صحتِ کتبِ مقدسہ کے صفحہ ۱۹۱ میں لکھتے ہیں کہ دیاتیسارون "پہلے پہل یُونانی میں لکھی گئی تھی اور بعد میں اس کا ترجمہ سُریانی زبان میں کیا گیا تھا۔" "حتیٰ کہ اس کتاب کا مختلف زبانوں مثلاً آرمینی۔ لاطینی۔ عربی وغیرہ میں ترجمہ ہوگیا" "پس پہلی پانچ صدیوں میں اِس کتاب کا رواج عام ہوگیا" کتاب کا نام دیاتیسارن یونانی ہے اِس

سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب پہلے پہل یُونانی میں لکھی گئی تھی۔ مشرق میں آرمینی کلیسیاؤں میں مسیح کا کام اور کلام جاننے اور ماننے کے لئے یہی کتاب صدیوں تک مروّج اور متداول رہی۔" جرمنی کے رسُول (مبلغ و مبشر) بانی فیس نے جوکہ آٹھویں صدی میں دریائے رائن کے کناروں کی بُت پرست قوموں کو انجیل سُناتا تھا وہی کتاب ڈیاٹے سے رَان استعمال کی جو بدعتی ٹیشیئن دریائے فرات کے بُت پرستوں کو مسیح کے قدموں میں لانے کے لئے استعمال کیا کرتا تھا۔ نویں صدی میں اِس کا ترجمہ مشرقی فرنکس کی بولی میں (یعنی فرانس والوں کی بولی میں) کیا گیا اور پھر اُسی سے ہمارے خُداوند کی زندگی کا احوال جنوبی فرانکس کے لئے منظوم کیا گیا تاکہ بر ربط کے ساتھ گایا جائے اور پھر اُسی صدی میں اُسی سے وہ نظم تیار کی گئی جو ہیسنڈ کہلاتی ہے" زندہ مسیح اور اناجیلِ اربعہ صفحہ ۱۳۶۔

پس معلوم ہُوا کہ آٹھویں صدی میں مُقدس بانی فیس جرمنی میں اِسی کتاب سے مسیحیت کی تبلیغ کرتا تھا اور نویں صدی میں سارے فرانس میں اِسی کتاب کے ذریعے سے تبلیغ مسیحیت کی جاتی تھی۔

"بادشاہ شارلمین نے تیس سال تک بڑی جانفشانی سے سکسن قوم کو مسیحی بنانے کی کوشش کی" اِس کے بیٹے لوئیس دی پائس (دیندار یا خُداپرست) نے نویں صدی ہی میں ہیلینڈ نامی نظم سیکسن زبان میں سیکسن قوم کے لوگوں کے لئے تیار کرائی اس کی حقیقت یُوں ہے کہ "جب شارلمین کا بیٹا لوئیس دی پائس

(دیندار یا خُداپرست) تخت پر بیٹھا تو اُس نے ایک ملائم طریقہ اختیار کیا۔ اُس نے دیکھا کہ مسیح کی تاریخ جوڈن اور تھور کے قصوں سے ہزارہا درجے افضل ہے اگر کسی لائق شاعر کے وسیلے منظوم کی جائے تو لوگ اُسے بڑی چاہ اور رغبت سے پڑھیں گے پس یہ نظم جسے سیکسن زبان کی یادگار کا ایک رفیع الشان ستون کہنا چاہیئے تیار کی گئی"۔ زندہ مسیح اور اناجیل اربعہ۔ صفحات ۱۳۶۔ ۱۳۷" دیکھئے ڈیاٹے سے رَان کا قصّہ کیسا عجیب ہے وہ کتاب جس کی نسبت لوگ خیال کرتے تھے کہ کھوگئی ہے اور اُس کے ملنے کی کوئی اُمید نہیں اُسی کی بابت اَب یہ معلوم ہُوا ہے کہ وہ ۱۳۰۰ سال سے یورپ کی قوموں میں اپنا کام کرتی آئی ہے" زندہ مسیح اور اناجیلِ اربعہ صفحہ ۱۳۷۔

ٹیشیئن کا احوال زندہ مسیح اور اناجیلِ اربعہ کے صفحہ ۱۳۷ میں یوُں ختم ہوتا ہے کہ "اِس میں شک نہیں کہ وہ اپنے خُداوند کو دِل وجان سے پیار کرتا تھا اگر وہ اَب جیتا ہوتا تو اُسے یہ دیکھ کر کیسی تسلی ملتی کہ جو تطبیق اُس نے دوسری صدی کے وسط میں تیار کی تھی اُسی سے اُس کے خُداوند کا نام دُنیا کی بڑی بڑی قوموں میں شائع ہُوا۔ اِس نتیجے کو دیکھ کر اُس کو وہ تمام صدمات بھُول جاتے جو اُس نے اپنی بدعت کے سبب اٹھائے تھے"۔

فادر ہیو پوپ صاحب نے لکھا ہے کہ اِس نے ۱۷۰ء کے قریب وفات پائی اور اِس کی تصانیف میں اناجیلِ اربعہ اور رومیوں کے اقتباسات پائے جاتے ہیں اور شا، انسیوں کی طرف بھی اشارہ پایا جاتا ہے۔

نوٹ :- طاطیان کی گواہی کے بعد فادر ہیو پوپ نے شبانِ ہرمس کی گواہی پیش کی ہے۔

اِس کتاب میں متی۔ یوحنا۔ اعمال۔ افسیوں۔ عبرانیوں۔ یعقوب اور مکاشفہ کی طرف صاف اور واضح اشارے ہیں لیکن مرقس ۱۔۲۔ پطرس اور ۱۔ یوحنا کی طرف جو اشارے ہیں وہ کم یقینی ہیں۔

۱۷۔ قدیم لاطینی ترجمہ :-

یہ ترجمہ دوسری صدی کا ہے۔ بلحاظ قانون اِس ترجمے میں مشمولہ کتابیں بظاہر پارچۂ مُوراتوری میں دی ہوئی کتابوں کے مطابق ہیں۔ اِس بات کا کوئی ثبوت ظاہر نہیں ہوتا کہ اِس میں ۲۔ پطرس یا یعقوب شامل تھے۔ کہا جاتا ہے کہ عبرانیوں اِس میں بعد میں شامل کیا گیا تھا۔

۱۸۔ قدیم شامی تراجم :-

یہ دوسری صدی کے ہیں۔ اِن میں چار انجیلیں۔ اعمال اور مقدس پولوس رسول کے خطوط پائے جاتے تھے۔ تعلیمِ آدای میں لکھا ہے کہ اِن میں اعمال کی کتاب اور خطوطِ پولوس پائے جاتے تھے لیکن خطوطِ عام یعنی یعقوب ۱۔۲۔ پطرس ۱۔۲۔۳۔ یوحنا اور یہوداہ نہیں پائے جاتے تھے۔ یہ سات خطوط خطوطِ عام کہلاتے ہیں۔ تعلیمِ آدای میں بیان کیا گیا ہے کہ اِن کے علاوہ مکاشفہ کی کتاب بھی

شامی تراجم میں نہیں پائی جاتی۔

۱۹۔ پارچۂ مُوراتوری کا قانون :-

ملکِ اٹلی کے شہر میلان کی امبروز نامی لائبریری میں سنہ ۱۷۴۰ء میں ایک عالم موراتوری نامی کو ایک پارچہ (FRAGMENT) ملا جس میں عہدِ جدید کا قانون لکھا ہوا تھا۔ یہ پارچہ لاطینی زبان میں ہے اور یہ قلمی پارچہ آٹھویں صدی کی تحریر ہے لیکن یہ پہلے پہل یونانی زبان میں لکھا گیا تھا اور پھر اِس کا لاطینی میں ترجمہ کیا گیا۔ اِس کا لاطینی ترجمہ بہ بری اور بھدا سا ہے۔ اِسی لئے اِس کی کسی کسی بات کی سمجھ نہیں آتی اور کسی کسی بات کا مطلب مشکوک ہے۔ یہ قانون روم میں سنہ ۲۰۰ء میں یا سنہ ۲۰۰ء سے پہلے لکھا گیا تھا۔ وہ یونانی میں تھا پھر اُس کا لاطینی میں ترجمہ ہوا اور جو پارچہ امبروزی لائبریری میں مُوراتوری کو ملا وہ لاطینی ترجمے کی نقول میں سے ایک نقل ہے اور یہ نقل آٹھویں صدی میں لکھی گئی تھی جو امبروزی لائبریری میں محفوظ رہ گئی۔ اِس پارچے کو مُوراتوری پارچہ (THE MURATORI FRAGMENT) کہتے ہیں اور اِس میں عہدِ جدید کا جو قانون پایا جاتا ہے وہ اس پارچے کے دریافت کرنے اور پانے والے کے نام پر مُوراتوری قانون کہلاتا ہے۔

اِس پارچے کا کچھ اُوپر کا حصّہ اور کچھ نیچے کا حصّہ پھٹا ہوا ہے۔ اُوپر کے پھٹے ہوئے حصّے میں متی اور مرقس اور اُن کی انجیلوں کا ذکر تھا کیونکہ اِس پارچے کا مُصنّف لُوقا کی انجیل کو تیسری انجیل کہتا ہے اِس سے ظاہر ہے کہ اس نے پھٹے ہوئے حصّے میں

متی اور مرقس اور اُن کی انجیلوں کا ذکر کیا ہُوا تھا۔ جو کچھ متی اور اُس
کی انجیل کے بارے میں لکھا ہُوا تھا وہ پھٹ جانے کی وجہ سے سارا
ناپید ہوگیا ہُوا ہے اور جو کچھ مرقس اور اُس کی انجیل کے بارے میں
لکھا ہُوا تھا اُس کی صرف ایک سطر بچی ہُوئی ہے۔ اُوپر کے دریدہ
حصے کو نقطہ دار سطر سے ظاہر کیا گیا ہے۔

میرے پاس اِس پارچے کا لاطینی متن
فادر ہیو پوپ او۔پی کی کتاب AIDS TO THE STUDY OF THE
BIBLE. VOL IV میں ہے اور اِس پارچے کا انگریزی ترجمہ
E. HENNECKE کی کتاب NEW TRSTAMENT AEOBRYPHA.
VOL. I میں ہے۔

مَیں نے جتنی کتابیں علم البائبل کے بارے
میں انگریزی میں پڑھی ہیں اِن دو متذکرہ بالا کتابوں کے سوا کِسی میں
بھی لاطینی متن یا اِس متن کا ترجمہ نہیں ہے۔ اُن کتابوں میں اِس
پارچے کا ذکر تو ہوتا ہے کہ فلاں شخص کو ملا۔ فلاں جگہ ملا اور فلاں
وقت ملا۔ اِس میں یہ یہ کتابیں ہیں اور یہ یہ نہیں ہیں لیکن متن اور
اِس کا ترجمہ مَیں نے کہیں نہیں پایا اور علم البائبل کے بارے میں جو
کتابیں اُردو میں لکھی گئی ہیں اُن میں بھی کسی میں اِس کے متن کا ترجمہ
نہیں پایا جاتا۔ اِس متن کے اُردو ترجمے کو اُردو ادب میں پہلے پہل
مَیں داخل کر رہا ہُوں یعنی اِسے اُردو جامہ پہنا کر پیش کر رہا ہُوں۔
جو یہ ہے۔

.. ..

مگر وہ اُس میں موجود تھا اِس لئے اُس نے اِسے لکھا ہے۔
تیسری انجیل جو لُوقا کے مطابق ہے اِس طبیب لُوقا نے مسیح کے
صعود کے بعد اپنی سوچ کے مطابق اپنے نام پر تصنیف کی کیونکہ پولوس
اُسے (تعلیم کے) طریق کا ماہر سمجھ کر اُسے اپنے ساتھ رکھا کرتا تھا لیکن
اُس نے خُداوند کو بدنی صورت میں نہیں دیکھا تھا پس جہاں تک
وہ دریافت کرنے کے قابل تھا وہ اُسی طرح یُوحنّا کی پیدائش سے اِس
داستان کو شروع کرتا ہے۔

اناجیل میں سے چوتھی یُوحنّا کی ہے جو
شاگردوں میں سے تھا۔ جب اُس کے ساتھ کے شاگردوں اور اسقفوں
نے اُسے تاکید سے کہا تو اُس نے کہا کہ آج سے میرے ساتھ تین
دن روزہ رکھو اور جو کچھ ہر ایک پر ظاہر کیا جائے گا وہ ہم ایک دوسرے
سے بیان کریں۔ اُسی رات اندریاس پر جو رسولوں میں سے تھا
یہ ظاہر کیا گیا کہ یُوحنّا کو سب کچھ اپنے نام پر لکھنا چاہئیے جبکہ سب
غور و فکر سے اِس کا مطالعہ کریں پس اگرچہ مختلف بنیادی باتیں
متعدد انجیلی کتابوں میں سکھائی گئی ہیں مگر مومنین کے ایمان کے لئے
یہ بات کوئی اہمیت نہیں رکھتی کیونکہ ایک ہی اور راہنمائی کرنے والے
رُوح سے سب میں ہر بات بیان کی گئی ہے۔

پیدائش کی بابت۔ دکھوں کی بابت۔
جی اُٹھنے کی بابت۔ اپنے شاگردوں کے ساتھ میل جول کی بابت
اور اُس کی دو آمدوں کی بابت۔ پہلی اِنکسار و فروتنی میں حقیر و ذلیل
ہوکر وقوع میں آچکی ہوتی ہے۔ دوسری شاہانہ اختیار میں جلالی جو

ابھی ہونے والی ہے تو پھر یہ کوئی تعجب کی بات نہیں کہ یوحنا
نے یوں ہمیشہ مخلص ہونے کے باعث اپنے خطوں میں بھی خاص نقاط
پیش کئے ہیں جہاں وہ اپنے بارے میں کہتا ہے کہ جو کچھ ہم نے اپنی
آنکھوں سے دیکھا ہے اور اپنے کانوں سے سنا ہے اور ہمارے
ہاتھوں نے پکڑا ہے وہی ہم نے تم کو لکھا ہے پس وہ یوں محض چشم
دید اور گوش شنید گواہ ہو کر ہی اقرار نہیں کرتا بلکہ وہ خداوند کے
تمام عجائبات کو ترتیب سے لکھنے والا بھی ہے لیکن سب رسولوں
کے اعمال ایک کتاب میں لکھے ہوئے ہیں۔ لوقا نہایت معزز تھیوفلس
کے لئے کئی باتیں جو اُس کی موجودگی میں ہوئی تھیں انہیں اختیار کے
ساتھ بیان کرتا ہے جیسے کہ پطرس کے دکھوں کے بیان کو چھوڑ دینے
سے وہ اِس بات کو بالکل صاف کر دیتا ہے (کہ وہ اختصار سے کام
لیتا ہے) اور پولوس کے (روم کے) شہر سے سپین کو سفر کرنے کے
بیان کو بھی (چھوڑ دیتا ہے)۔

مگر پولوس کے خطوط خود ہی اُن کے
لئے واضح کر دیتے ہیں کہ جو یہ جاننا چاہتے ہیں کہ وہ کون سے
ہیں (جو پولوس کی طرف سے ہیں) (اور کہ) وہ کہاں سے اور کس
مقصد کے لئے لکھے گئے تھے۔ سب سے پہلے قرنتیوں کو (جنہیں)
وہ جدائی کی بدعت کی ممانعت کرتا ہے پھر غلاطیوں کو (جنہیں وہ)
ختنے (کی) ممانعت کرتا ہے) اور پھر رومیوں کو (جن کے لئے) وہ
تشریح کرتا ہے کہ مسیح نوشتوں کا قاعدہ ہے اور علاوہ اِس کے
وہ اُن کا اصول ہے۔ اُس نے یہ بڑی تفصیل کے ساتھ لکھا ہے۔

ہم اِن کا فرداً فرداً بیان کریں گے کیونکہ مبارک رسول پولوس خود بھی
اپنے سے سابق یوحنا کی طرح صرف سات کلیسیاؤں کو اُن کے نام
لے لے کر اِس ترتیب سے لکھتا ہے کرنتھیوں کو پہلا (خط) افسیوں
کو دوسرا۔ فلپیوں کو تیسرا۔ کلسیوں کو چوتھا۔ غلاطیوں کو پانچواں۔
تسالونیکیوں کو چھٹا اور رومیوں کو ساتواں۔ اگرچہ اُس نے قرنتیوں
اور تسالونیکیوں کو انہیں ملامت کرنے کے لئے ایک ایک دفعہ
پھر بھی لکھا۔

اگرچہ یہ بات صاف طور پر قابلِ تسلیم
ہے (یعنی امرِ مسلمہ ہے) کہ ساری زمین پر ایک ہی کلیسیا پھیلی
ہوئی ہے کیونکہ یوحنا بھی مکاشفہ میں بے شک سات کلیسیاؤں کو
لکھتا ہے لیکن سبھی سے مخاطب ہوتا ہے۔ مگر فلیمون کو ایک اور
طیطس کو ایک اور تیموتاؤس کو دو نیک نیتی اور محبت سے
(لکھے گئے) یہ کلیسیائی تربیت کی ترتیب کے لئے کیتھولک
کلیسیا کے جلال کے لئے پاک مانے جاتے ہیں (ایک خط)
لاؤدیکیوں کو مروج ہے اور دوسرا اسکندریوں کو۔ یہ مارشیئن
کے فرقے کے لئے پولوس کے نام پر جعلی بنائے گئے اور کئی ایک
اور بھی جو کیتھولک کلیسیا میں قبول نہیں کئے جا سکتے کیونکہ پت کو
شہد کے ساتھ ملانا موزوں نہیں ہوگا۔ پھر ایک یہوداہ کا خط
اور دو یوحنا کے نام کے کیتھولک کلیسیا میں قبول کئے جاتے
ہیں اور حکمت جو سلیمان کے ساتھیوں نے اُس کی عزت میں لکھی
اور مکاشفاؤں میں سے ہم صرف یوحنا اور پطرس کے (مکاشفاؤں)

کو قبول کرتے ہیں۔ اِس (پچھلے) کو (یعنی پطرس کے مکاشفہ کو) ہم میں
سے بعض لوگ نہیں چاہتے کہ یہ کلیسیا میں پڑھا جائے۔

لیکن روم کے شہر میں ہمارے ہی وقت
میں اب سے کچھ ہی عرصہ پہلے ہرمس نے چوپان لکھا جبکہ روم
کے شہر کی کلیسیا کی گدی پر اُس کا بھائی پائس متمکن تھا اور
اِس کے لئے بے شک اِسے پڑھنا تو چاہیئے لیکن اِسے نہ تو
انبیا (کی کتاب) میں (شامل کرکے) جن کی تعداد مُعین ہے اور نہ
رسولوں (کی تصانیف) میں جو زمانے کے آخر تک ہیں (شامل کرکے)
لوگوں کے آگے کلیسیا میں علی الاعلان اور کھُلم کھُلا پڑھا
جا سکتا ہے۔

لیکن جو کچھ آرسینوس یا والنطینس
یا ملتیادیس کی طرف سے ہے جنہوں نے مارشیئن کے لئے زبور
کی ایک نئی کتاب تصنیف کی ہے اور ان کے ساتھ ہی (جو کچھ)
ایشیائے کوچک کے باسیلیدیس (کی طرف سے ہے) جو کاتافریگیو
کا بانی تھا ہم (اِس میں سے) کچھ بھی قبول نہیں کرتے۔

نوٹ:۔ فادر ہیو پوپ او۔پی کا لاطینی متن" لوگوں کے آگے
کلیسیا میں علی الاعلان اور کھُلم کھلا پڑھا جا سکتا ہے" تک ہے۔
اِس سے آگے جو آرسینوس وغیرہ کے بارے میں ہے یہ لاطینی
متن میں نہیں ہے یہ صرف نیو ٹیسٹیمنٹ اپاکرفا کے انگریزی
ترجمے میں ہے۔

فادر ہیو پوپ او۔پی۔ لکھتا ہے کہ

مُوراتوری قانون سنہ ۱۸۰ء کے قریب لکھا گیا تھا۔ اِس میں عبرانیوں
یعقوب اور ۱-۲- پطرس کو چھوڑ دیا گیا ہے اور شاید یوحنّا کا
بھی ایک خط چھوڑ دیا گیا ہے۔

تحریر کنندہ کی زبان بہت ناصاف
ہے۔ پہلے وہ یوحنّا کے خط کا ذکر کرتا ہے اور اُس سے اقتباس
بھی کرتا ہے پس یہ نتیجہ صحیح معلوم ہوتا ہے کہ جب وہ یوحنّا
کے دو خطوں کا ذکر کرتا ہے تو اِس سے اُس کے باقی کے دو
خط مراد ہیں یعنی ۲-۳ یوحنّا۔ پہلا معمّا اِس میں یہ ہے کہ یوحنّا
کے دو خطوں سے کیا مراد ہے۔ کیا اِس سے ۲-۳ یوحنّا مراد ہے
یا پہلا یوحنّا اور باقی کے دو خطوں میں سے ایک خط اور اِس
طرح یوحنّا کا پہلا خط اور پچھلے دو خطوں میں سے ایک پہلے کے
ساتھ ملا کر دو خط ہوتے۔ دوسرا معمّا اِس بیان میں یہ ہے کہ
اِس میں پطرس کے پہلے خط کا ذکر بھی چھوڑ دیا گیا ہے حالانکہ
دوسری صدی کے آخر میں جب یہ قانون تیار کیا گیا تھا تو اُس
وقت اِس کے قانونی ہونے کے بارے میں کوئی شک نہیں کیا
جاتا تھا۔ اُس وقت یہ یقینی طور پر قانونی تسلیم کیا جاتا تھا۔

معلوم ہوتا ہے کہ اُس سے فروگذاشت
ہو گئی ہے اور اِس کا نام غلطی سے چھُوٹ گیا ہے۔ پطرس کا مکاشفہ
عالمگیر طور پر قبول نہیں کیا جاتا تھا۔ کامل تحقیق ہونے پر یہ رد کر دیا
گیا تھا۔ ہرمس کے چوپان کو تصنیف ہوئے اُس وقت تھوڑا ہی
عرصہ ہُوا تھا پس وہ کتاب رسولی تصانیف میں سے نہیں تھی۔

سلیمان کی حکمت نئے عہد نامے کی کتاب نہیں ہو سکتی لہذا وہ
نئے عہد نامے میں شامل نہیں ہے۔ لاؤدیکیوں کا خط اور
اسکندریوں کا خط دونوں جعلی ہیں یہ مقدس پولوس رسول کے نہیں
ہیں اِس لئے یہ واضح طور پر ردّ کئے گئے ہیں۔

۲۰۔ وی اَینے کے شہدا۔

وی اَینے (VIENNE) اور لائنز
(LYONS) گال یا فرانس کے شہر ہیں۔ قیصر مارکس اور ریلیئس کے عہد
حکومت میں ۱۷۷ء میں بُت پرستوں نے فرانس میں مسیحیوں کے خلاف
سخت فساد برپا کیا اور مسیحیوں پر شدید ترین ظلم کرنا شروع کر دیا۔ یہ
ظلم ایسا شدید تھا کہ مسیحی لوگ عام طور پر باہر نکلنے کی جرأت نہیں
کر سکتے تھے۔ یہ ایذا رسانی خاص کر لائنز وی اَینے اور گردِ نواح کے
شہروں میں بڑے زور شور سے جاری تھی۔

حاکمِ اعلیٰ نے حُکم دیا کہ لائنز اور وی اَینے
کے تمام مسیحی قید کئے جائیں کئی لوگوں نے مسیحیوں پر نہایت گندے
اور مکروہ فعل کرنے کے بہتان لگائے اُن میں سے ایک بہتان یہ
تھا کہ یہ لوگ بچّوں کو کھا لیتے ہیں۔ حاکموں نے سخت تکلیفیں ایجاد
کیں تاکہ مسیحی لوگ اُن جرموں کا اقرار کریں جن کے اُن پر بہتان
لگائے جاتے تھے اور یسوعؑ مسیح کے مذہب کو چھوڑ دیں۔

قید خانے مسیحیوں سے بھر گئے تھے
جن کو ہر قسم کی تکلیف دی جاتی تھی وہ اپنے آپ کو شہادت کے لئے تیار

کرتے تھے اور پاک اور سرگرم زندگی بسر کرتے تھے اِن میں سے بہت
سے سرگرم مسیحی قید خانے میں زمین کی نمی۔ بد بو۔ بھوک پیاس اور
دیگر تکالیف کے باعث مر گئے۔ دیگر نیک مسیحی سب کے سامنے
تکالیف سہتے ہوئے جاں بحق ہوئے۔ اِن شہیدوں کو جس طرح کی ایذاؤں
سے شہید کیا جاتا تھا اُن میں سے ایک کا حال بیان کیا جاتا ہے تاکہ
معلوم ہو کہ شہیدوں کو کس کس طرح کے دُکھ دیئے جاتے تھے وہ مقدسہ
بلاندینا تھی۔ وہ ایک غلام تھی اور نہایت نازک کنواری تھی وہ ایسی
نازک اندام تھی کہ اُس کی اُستانی جو ایک نیک مسیحی عورت تھی اِس
بات کا بڑا خوف کرتی تھی کہ وہ تکلیفوں کو برداشت نہیں کر سکے گی اور
اپنے مذہب سے انکار کر دے گی مگر کوئی بھی مختلف قسم کی تکلیفوں
کے برداشت کرنے میں جن سے کہ اُس کے استقلال کی آزمائش کی
گئی بلاندینا سے زیادہ ہمت اور صبر والا نظر آیا یعنی اُس کو اوروں
سے بہت ہی زیادہ طرح طرح کی ایذائیں پہنچائی گئیں۔ جلاّدوں نے
ایک پُورا دِن اُسے ایذائیں پہنچانے میں صرف کیا جبکہ وہ خود تکلیف
دینے کے لئے باری باری تبدیل ہوتے رہے کیونکہ وہ تکلیف دیتے
دیتے تھک جاتے تھے۔

اُن کو یہ دیکھ کر تعجب ہُوا کہ ایک جوان
نازک اور بیمار عورت اِس قدر تکلیفیں برداشت کر سکتی ہے پہلے
اُسے کوڑے مارے گئے پھر لوہے کے کانٹوں سے چھیدی گئی
یہاں تک کہ اُس کی انتڑیاں نظر آنے لگ گئیں۔ پھر وہ لوہے کی
گرم سُرخ کرسی پر بٹھائی گئی مگر اُس نے پھر بھی کوئی شکایت نہ کی۔

وہ صرف یہی کہتی ہوئی سُنائی دی کہ " میں مسیحی ہوں اور مسیحیوں میں گناہ کا نام بالکل نامعلوم ہے" پھر وہ ایک جالی میں لپیٹی گئی اور ایک تُند سانڈ کے آگے ڈالی گئی ۔ وہ اُس کو بڑی دیر تک ہوا میں اچھالتا رہا ۔ آخر اُس جاں نثار مقدسہ کا گلا کاٹا گیا ۔ اُس نے اِس طرح اپنی قُربانی پوری کی ۔ بُت پرستوں نے خود اس بات کا اقرار کیا کہ ہم نے آج تک کسی عورت کو اِس قدر خوفناک تکلیفوں کو ایسے استقلال اور ایسی ثابت قدمی سے برداشت کرتے ہوئے نہ کبھی سُنا ہے اور نہ دیکھا ہے ۔

ایذارسانی کی اِن ایذاؤں کو برداشت کرنے اور اپنی جانیں قُربان کرنے والے مسیحیوں کا اسقف پوتھی نس تھا جو اُس وقت نوّے سال کا تھا ۔ وہ ایسا کمزور ہو گیا ہوا تھا کہ اُس کے لئے سانس لینا بھی مشکل ہو گیا ہوا تھا مگر وہ جس قدر زیادہ کمزور تھا اُسی قدر یسوع مسیح کے لئے جان دینے کی زیادہ خواہش تھی اور اپنے خون کو اپنے گلّے کے خون سے ملانے کا متمنی تھا ۔ جب سپاہی اُسے میرِ مجلس کے سامنے لے گئے تو اُس نے اُس سے پوچھا کہ مسیحی لوگوں کا خدا کون ہے ؟ پاک بشپ نے جواب دیا کہ جب تو اِس لائق ہو گا تو تُو خود جان لے گا ۔ جونہی بُت پرستوں نے اُس کا یہ جواب سُنا وہ جنگلی درندوں کی طرح اُس پر جھپٹ پڑے اور سخت بے رحمی سے لاتوں اور گھونسوں سے اُس کے ساتھ بدسلوکی کی ۔ وہ قید خانے میں دو دن کے بعد مر گیا ۔

اِس ایذارسانی میں غلاموں پر سختیاں

کی گئیں کہ وہ اپنے مسیحی آقاؤں کو گرفتار کروائیں مسیحی غلام صلیب دئے گئے ۔ تماشا گاہوں میں جنگلی درندوں سے پھڑوائے گئے ۔ رومی حقوق والے مسیحی قتل کئے گئے اور اُن کی نعشیں کتّوں کے آگے پھینکی گئیں ۔ اکثر ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے ۔ بہت سے آگ میں جلائے گئے ۔ شہدا کے مبارک جسم بازاروں میں ڈھیروں کے ڈھیر پڑے سڑتے رہے ۔

لائنس (LYONS) کا بشپ پوتھی نس کوڑوں سے پٹوایا گیا ۔ ایسی سختی سے اُس پر کوڑے پڑے کہ دو دن بعد قید خانے میں مر گیا ۔" تواریخ مسیحی کلیسیا ۔ صفحہ ۵۰ ۔ تواریخ کلیسیا من حیث الابتدا کے صفحہ ۹۲ میں لکھا ہے کہ " معلوم ہوتا ہے کہ اُس ظلم اور تعدی کا شروع وہاں کے جمہور انام کی دشمنی کا باعث ہوا ۔ حاکموں نے دست اندازی کی ۔ جلد ہی قیدیوں کی کثرت اس قدر بڑھ گئی کہ اِس باب میں قیصر سے مدد مانگنی پڑی ۔ اُس کا فرمان اِس مضمون کا آیا کہ جو انکار کرے اُسے چھوڑ دو ۔ جو اصرار کرے اُسے قتل کرو ۔ اِس فرمان سے مسیحیوں کے دل میں نئی گرم جوشی آ گئی اور اُن کے استقلال کو اور بھی مضبوطی ہوئی ۔ اُنہوں نے سخت سے سخت حیوانی ایذائیں بھی بڑے تحمل اور توکل کے ساتھ شاداں اور فرحاں گوارا کیں اور اپنے بھائی عیسائی اور اولاد و احفاد کے لئے ایمانداری کے تحمل اور توکل کی یاد رکھنے کی لائق مثالیں دکھائیں ۔ اُسقف پوتھی نس مجلس میں مرا ۔

اُسقف پوتھی نس کی شہادت کا حال

اُس کتاب کے صفحہ ۲۳۴ میں لکھا ہے اور اُس کے ساتھ اُسے کچہری

سے لے جاتے وقت جو بدسلوکی کی گئی وہ زندہ مسیح اور اناجیلِ اربعہ
کے صفحہ ۱۱۲ میں لکھی ہوئی ہے جو یہ ہے کہ "جب اُسے کچہری سے لے
جاتے تھے اُس وقت وہ لوگ جن کے بیچ سے وہ گزر رہا تھا
اُس کے ساتھ بُری طرح سے پیش آئے۔ کوئی اُسے تھپڑ اور کوئی لات
مارتا تھا کوئی اُس کی عمر کا لحاظ نہ کرتا تھا اور جو اُس سے دور کھڑے
تھے وہ اگرچہ اور کچھ نہیں کرتے تھے تو اتنا وہ بھی کرتے جاتے تھے
کہ جو کچھ اُن کے ہاتھ میں آتا تھا وہی اُس پر پھینکتے جاتے تھے اور اِس
نیت سے کہ اُس بے عزتی کا بدلہ لیں جو دیوتاؤں کو اُس کے سبب
سے اُٹھانی پڑی۔ اِس بزرگ کی طاقت اُن صدموں سے کافور ہو گئی
اور دو دِن کے عرصے میں مرغِ رُوح قفسِ تن سے پرواز کر گیا۔

اِس ایذارسانی کا پہلا بیان جو اِن الفاظ
سے ختم ہوتا ہے کہ "وہ قید خانے میں دو دِن کے بعد مر گیا" فتوحاتِ
شہیداں باب ۴ سے لیا گیا ہے۔ مُقدس پوتھی نس اور اُس کے
ساتھیوں کا بیان صفحہ ۱۵۰ سے صفحہ ۱۵۴ کے آخر تک ہے۔ فتوحاتِ
شہیداں کے صفحہ ۱۵۴ میں لکھا ہے کہ "اِن تمام شہیدوں کی لاشیں
جلائی گئیں اور اُن کی پسماندہ راکھ دریائے رون میں پھینکی گئی۔ اُن کے
اعمال لائنز اور ویئے (وی اینے) کے گرجاؤں (کلیساؤں) کے چند
مسیحیوں نے لکھے ہیں جو اُن کی شہادت کے چشم دید گواہ تھے اور شاید
اُن کی چند تکلیفات میں اُن کے ساتھی بھی تھے۔" تواریخِ کلیسا من حیث
الابتدا کے صفحہ ۹۲ میں لکھا ہے کہ "ویئہ (وی اینے) اور لیونس (Lyons)
کے کلیساؤں نے اپنی اذیت اور مصیبت کا حال ایشیہ

(آسیہ = ایشیائے کوچک) اور فروگیہ کے کلیساؤں کو لکھا تھا اور
کہتے ہیں کہ وہ ارنیوس (اربینیئس) کے قلم سے لکھا گیا تھا۔ وہ خط بہت
عمدگی اور خوبی کے ساتھ لکھا ہے اور قدیم تواریخِ عیسائی میں یہ ایک
بڑا عمدہ دلسوز مقام ہے" زندہ مسیح اور اناجیلِ اربعہ کے صفحہ ۱۱۲ کی آخری
دو سطروں سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ اِس ایذارسانی کے حالات کا
یہ خط گال کے مسیحیوں نے ایشیائے کوچک کے مسیحیوں کو لکھا تھا۔

یوسیبیئس نے اِن شہدا کا مفصل حال
بیان کیا ہے جو لائنز اور وی اینے کی کلیساؤں کا دیا ہوا بیان ہے۔
اِن جلالی شہدا میں اُن کا معزز اُسقف پوتھی نس بھی تھا۔ شہدائے وی اینے
کے بارے میں خط لکھا گیا تھا اب اُس کا نام ہے شہدائے وی اینے
اور اِس خط میں عہدِ جدید کی بہت سی قانونی کتابوں کے حوالے پائے
جاتے ہیں اُن شہدا کے اعمال کے بیان میں عہدِ جدید کی کسی کتاب
کا نام تو نہیں پایا جاتا لیکن ان کی طرف اشارے بہت ہیں متی، لُوقا
اور یوحنا کی انجیلوں کی طرف اشارے پائے جاتے ہیں۔ اِس میں رومیوں،
فلپیوں، ا۔ تیموتاؤس، ا۔ پطرس، ا۔ یوحنا اور شاید ا۔ قرنتیوں کی بھی
یاد دلانے والی باتیں پائی جاتی ہیں۔ مکاشفہ ۲۲: ۱۱ کا اقتباس اِن الفاظ
کے ساتھ کیا گیا ہے کہ "تاکہ نوشتہ پورا ہو" پس سوائے ا۔ کرنتھیوں
کے باقی مذکورہ کتابوں کی طرف یقینی اشارے پائے جاتے ہیں۔

۲۱۔ مُقدس اریتیئس:۔

(اربینیئس" ایشیائے کوچک کا باشندہ

تھا اور ایشیائے کوچک ہی میں یوحنا اپنی زندگی کے آخری حصہ میں رہا
کرتا تھا۔ ۱۸۵ء میں کئی لوگ موجود ہوں گے جو یوحنا کے دوستوں
سے بخوبی واقف تھے اور آئرنی اس (ارینیئس) خود پالیکارپ
(پولی کارپ) شاگردِ یوحنا سے اچھی طرح واقف اور اس کی تعلیم سے
بہرہ ور تھا اور اسی طرح وہ اور لوگوں سے بھی جو یوحنا کو جانتے
تھے ناآشنا نہ تھا اس کی کتاب مذکورہ بالا (یہ بدعتوں کے خلاف)
میں کئی مقام آتے ہیں جن میں پالیکارپ (پولی کارپ) کا ذکر پایا
جاتا ہے"۔ زندہ مسیح اور اناجیل اربعہ۔ صفحہ ۱۱۶" پولی کارپ (پولیکارپ)
کا مقدس چہرہ اس کی شکل آئرنی اس (ارینیئس) کی آنکھوں میں
پھرتی اور اس کی آواز اس کے کانوں میں گونجتی رہتی تھی۔ وہ اس
شخص کو جس نے اپنی جان مسیح کے لئے تصدق کردی کب بھول
سکتا تھا؟ اسے وہ وقت یاد تھا جبکہ وہ بڑی تعظیم کے ساتھ
پالیکارپ (پولی کارپ) کی باتیں اس شاگرد کے بارے میں جسے
یسوع پیار کرتا تھا اور نیز مسیح کے دیگر اصحاب کے بارے میں جن
سے پالیکارپ (پولی کارپ) واقف تھا سنا کرتا تھا غرضیکہ
مسیح کے معجزوں کا بیان جو پالیکارپ (پولی کارپ) سنایا کرتا تھا۔
مسیح کی تعلیمات جو پالیکارپ (پولی کارپ) دہرایا کرتا تھا اور
خداوند کے کلام کی وہ تشریحیں جو پالیکارپ (پولی کارپ) نے
یوحنا کی زبان سے سنی تھیں اور اسی طرح وہ روائتیں جو پالیکارپ
(پولی کارپ) نے یسوع کے دیگر اصحاب سے پائی تھیں آئرنی اس
(ارینیئس) کے لئے ایک بے زوال اور بے قیاس خزانہ تھا وہ اِس

کی طالب علمی کا زمانہ تھا اور وہ عہدۂ ایلڈری اور اسقفی کے لئے تیار
ہو رہا تھا" زندہ مسیح اور اناجیل اربعہ صفحہ ۱۱۸۔

"پوتھی نس کی وفات کے بعد آئرنی اس
(ارینیئس) جو اس وقت لیانز (۷۷ ۵ ۸ ء) کی کلیسیا کا ایلڈر تھا
اسقف مقرر ہوا۔ یہ شخص ایشیائے کوچک کا رہنے والا تھا۔
اس نے اپنی جوانی کا زمانہ سمرنا میں کاٹا تھا جہاں اسے پالیکارپ
کی جو یوحنا کا شاگرد تھا صحبت نصیب ہوئی۔ ان دنوں ایشیائے
کوچک اور جنوبی گال (فرانس) کی کلیسیاؤں میں ایک گہرا دوستانہ
تعلق پایا جاتا تھا غالباً ایشیائے کوچک کے مسیحیوں کے وسیلے
جنوبی گال میں کلیسیائیں قائم ہوئی تھیں اور ایشیائے کوچک کے
عیسائیوں نے گال کے مسیحیوں کی مصائب اور تکالیف کا حال۔۔۔
دلچسپی اور ہمدردی سے سنا ہوگا" زندہ مسیح اور اناجیل اربعہ صفحہ ۱۱۲۔

"آئرنی اس ایذارسانی کے شروع
میں ایک مرتبہ روم بھی بھیجا گیا تھا تاکہ روم کے اسقف الیوتھرس
کے پاس جاکر فرقہ مانٹے نسٹ کی سفارش کرے جو ایشیائے کوچک
اور فرگیہ (فروگیہ) میں سخت عقوبت اٹھا رہا تھا اور جب وہ عہدۂ
اسقف پر مامور ہوا تو اس نے اور بھی سرگرمی ظاہر کی چنانچہ غیر قوموں
کو مسیح کے پاس لانے اور بدعتوں کی مخالفت کرنے میں بڑا جوش
دکھایا۔ اور کلیسیا کی بھلائی اور بہبود کے لئے بڑی عمر قریزی
سے کام کیا۔

"آئرنی اس کی سب سے مشہور کتاب

"بدعتوں کے برخلاف" کہلاتی ہے۔ یہ کتاب غالباً ۱۸۱ء اور ۱۸۵ء کے
درمیان کسی وقت لکھی گئی اُس میں وہ اُن چاروں انجیلوں کو اُسی طرح آزادگی سے
استعمال کرتا ہے جس طرح زمانۂ حال کے مسیحی توجیہیں کرتے ہیں اور ویسی ہی
اُن کی تعظیم بھی کرتا ہے" زندہ مسیح اور اناجیل اربعہ صفحہ ۱۱۳۔

گالیہ یعنی گال میں پوتھی نس کی وجہ سے مسیحیت
پھیلی تھی جبکہ وہ ایشیائے کوچک سے فرانس میں گیا اور وہاں مسیحیت کی
تبلیغ کی تواریخ کلیسا من حیث الابتدا کے صفحہ ۹۲ میں لکھا ہے کہ" بہرکیف
اتنا ثابت ہوتا ہے کہ آشیہ (آسیہ) سے پوتھی نس مبشر کے پہنچنے سے
پیشتر دینِ عیسوی نے وہاں بہت کم ترقی پائی تھی"۔

فادر ہیوپوپ نے ارینیئس کا زمانہ ۱۶۰ء
سے ۲۰۲ء تک لکھا ہے۔ تواریخ مسیحی کلیسیا میں ارینیئس کی تصانیف کے
بارے میں لکھا ہے کہ" آئرے نیس نے بدعتوں کے خلاف پانچ کتابیں
لکھیں خاص کر ویلنیٹنس اور باسیلیڈلیس کے خلاف" صفحات ۱۱۴۔۱۱۵۔

تواریخ کلیسیا من حیث الابتدام کے
صفحات ۹۲۔۹۳ میں اُس کی اُسقفی تقرری اور سِن وفات کے بارے میں
لکھا ہے کہ اُسقف پوتھی نس محبس میں مرا اور جب یہ طوفانِ جہالت کچھ
فرو ہُوا ارنیوس (ارینیئس) اُس خطرناک عہدے پر مقرر ہُوا۔ اُس
نے مدت تک مستعدی سے خبرگیری کی اور اُس کے زمانے میں وہاں دینِ
عیسوی نے مضبوط جڑ پکڑی وہ دُور تک پھیلا اور پھر ملک فرانس
سے اُس کی بیخ کنی کا کچھ خوف باقی نہ رہا۔

ارنیوس (ارینیئس) نے ۲۰۲ء میں وفات

پائی۔ وہ ظُلم و زیادتی تخمیناً اُس کے پچیس برس پیشتر ہوئی تھی۔ (یعنی اُس
کی موت کے پچیس برس پیشتر ہوئی تھی) اور لوگوں کا گمان ہے کہ پوتھی نس
جو مشرق سے انجیل کی بشارت پہنچانے گیا تھا اوّل شخص تھا جس نے
گالیہ میں دینِ عیسوی کو رواج دیا۔ اُن شہیدوں کے نام جنہوں نے اُس
کے ساتھ شہادت پائی اکثر یونانی ہیں اور وہ خط جس میں انہوں نے اپنی
مصیبت اور اذیت کا حال لکھا تھا اُن کے مشرقی بھائیوں کے نام تھا"۔

اِرینیئس چاروں انجیلوں کا بہت دفعہ اقتباس
کرتا ہے اور اعمال کی کتاب کو بھی بہت استعمال کرتا ہے۔ فلیمون کے خط
کے سوا وہ مُقدّس پولوس رسول کے سب خطوں سے اقتباس کرتا ہے۔
عبرانیوں کے خط کی طرف اشارے مشکوک ہیں لیکن یوسیبیئس صاف
صاف بیان کرتا ہے کہ اُس نے عبرانیوں کے خط کی تفسیر لکھی تھی۔ یعقوب
کے خط کی طرف بھی اشارے معلوم ہوتے ہیں۔ ۱۔پطرس کا حوالہ بھی پیش
کیا گیا ہے۔ شاید ۲۔پطرس ۳:۸ کا بھی حوالہ دیا گیا ہے یہ حوالہ اس لئے
یقینی نہیں ہے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ یہ زبور ۸۹(۹۰) :۴ کا اقتباس
ہو۔ ایک اور اقتباس یا تو ۲۔پطرس ۲: ۴۔۷ سے ہے یا یہوداہ
کے خط کی ساتویں آیت کا ہے۔ وہ یوحنا کے پہلے خط سے خوب واقف
ہے اور اُس کے دوسرے خط کی ساتویں اور آٹھویں آیات کا بھی
اقتباس کرتا ہے۔ مکاشفہ کی کتاب کی تصنیف کا وقت واضح طور پر
تحریر کرتا ہے پس مُقدّس ارینیئس کی تصانیف میں عہدِ جدید کی قریباً
سب قانونی کتابوں کے بارے میں گواہی پائی جاتی ہے۔

عہدِ جدید کی اور سب قانونی کتابوں سے اقتباس کرتا ہے۔

۲۸۔ آریجن :۔

سنہ ۱۸۵ء سے سنہ ۲۵۴ء تک رہا۔ بزرگ آریجن کی جو تصانیف موجود ہیں اُن میں عہدِ جدید کی سب قانونی کتابوں کا ذکر کیا گیا ہے اور سب کتابوں سے اقتباس کیا گیا ہے۔

۲۹۔ یوسیبیئس :۔

یہ سنہ ۲۷۰ء سے سنہ ۳۴۰ء تک فلسطین میں ہُوا ہے۔ اِس کے مفصّل حالات زندہ مسیح اور اناجیلِ اربعہ کے صفحات ۷۸ سے ۸۹ تک پائے جاتے ہیں۔ اِس کا بھی وہی قانون ہے جو آج کل ہمارا ہے لیکن یہ عبرانیوں۔ یعقوب۔ ۲۔ پطرس۔ ۲۔ ۳۔ یوحنا۔ یہوداہ اور مکاشفہ کو زیرِ بحث کتابیں قرار دیتا ہے۔

۳۰۔ نُسخہٴ وٹیکن :۔

یہ نُسخہ چوتھی صدی کا ہے۔ یہ نُسخہ عبرانیوں ۹ باب ۱۴ آیت سے آگے پھٹ گیا ہُوا ہے۔ ۹ باب سے ۱۴ آیت ہی تک موجود ہے اور یہاں تک اُسی قانون کو پیش کرتا ہے جو ہمارا ہے یعنی اِس قلمی نُسخے میں یہاں تک وہی کتابیں پائی جاتی ہیں۔ جو عہدِ جدید کی آج کل کی کتابوں (جلدوں) میں پائی جاتی ہیں۔

۳۱۔ نُسخہٴ سینائی :۔

یہ نُسخہ چوتھی صدی کا ہے۔ اِس نُسخے میں عہدِ جدید کے قانون کی سب کتابیں پائی جاتی ہیں یعنی اِس میں مکمل قانون پایا جاتا ہے۔

۳۲۔ لاؤدیکیہ کی کونسل :۔

یہ کونسل سنہ ۳۶۳ء میں منعقد ہوئی۔ اِس کونسل کی دفعہ ۵۹ میں کتبِ مُقدّسہ کی جو فہرست دی گئی ہے وہ اصلی نہیں بلکہ جعلی ہے اور مابعد کے کسی وقت کی الحاقی فہرست ہے۔ وہ جس وقت کی تحریر ہے وہ اُس وقت کے قانون کی گواہ ہے۔ اُس فہرست میں مکاشفہ کی کتاب چھوٹ گئی ہوئی ہے باقی سب قانونی کتابیں اُس فہرست میں پائی جاتی ہیں۔

۳۳۔ پائےٹیئرز کا مُقدّس ہلاری :۔

اُس نے سنہ ۳۶۸ء میں وفات پائی۔ وہ سارے کا سارا وہی قانون تسلیم کرتا ہے جو ہم تسلیم کرتے ہیں۔

۳۴۔ مُقدّس اتھاناسیئس :۔

یہ سنہ ۳۲۰ء سے سنہ ۳۷۳ء تک ہُوا ہے۔ یہ بھی سارے کا سارا وہی قانون قبول کرتا ہے جو ہم قبول کرتے ہیں۔

لیکن وہ رسولوں کی تعلیم اور چوپان کو کلیسیائی کتابیں سمجھتا ہے۔ یہ فی الحقیقت کلیسیائی کتابیں ہی ہیں۔

۳۵۔ نقلی یا جعلی اتھاناسیس:۔

مُقدّس اتھاناسیس سے بعد کے وقت کا نامعلوم مصنف ہے اِس نے نہایت بیش قیمت خاکہ تحریر کیا ہُوا ہے۔ یہ پورا خاکہ یا پورا خلاصہ ہے۔ اِس میں سب ضروری اجزا پیش کئے گئے ہیں۔ اِس میں سارے کا سارا وہ قانون پایا جاتا ہے جسے ہم مانتے ہیں۔

۳۶۔ پوپ مُقدّس داماسس:۔

یہ اکتوبر ۳۶۶ء سے ۱۱ دسمبر ۳۸۴ء تک گدی نشین رہا۔ اِس نے ۳۷۴ء میں کتبِ مُقدّسہ کے قانون کا تعین کیا۔ وہ ۲-۳ یُوحنّا کو یُوحنّا بزرگ کے خطوط کہتا ہے۔

۳۷۔ یروشلیم کا مُقدّس سِرل:۔

یہ ۳۱۵ء سے ۳۸۶ء تک ہُوا ہے۔ مُقدّس سِرل یروشلیمی اناجیلِ اربعہ کے نام تحریر کرتا ہے۔ مانی کے فرقے کی انجیل جو توما کے نام کی ہے اُسے صاف صاف اور واضح طور پر ردّ کرتا ہے۔ وہ اعمال کی کتاب۔ سات عام خطوط اور چودہ مُقدّس پولس کے خطوط کا ذکر کرتا ہے۔ مکاشفہ کی کتاب کا ذکر چھوڑ دیتا ہے۔ پس

اُس نے مکاشفہ کی کتاب کے سوا باقی سب کتابوں کو قبول کیا۔

۳۸۔ کارتھیج کی تیسری کونسل:۔

یہ کونسل ۳۹۷ء میں منعقد ہُوئی۔ اِس کونسل نے ہپّو کی کونسل کے فیصلے کی تصدیق کی۔ یہ کونسل ۳۹۳ء میں منعقد ہُوئی تھی۔ اِس کونسل میں مُقدّس آگستین بھی موجود تھا اور جو قانون یہاں قبول کیا گیا ہے وہ وہی ہے جو وہ اپنی تصانیف میں پیش کرتا ہے۔ کونسل قانونی کتابوں کا شمار یوں پیش کرتی ہے۔ اناجیل چار۔ اعمال۔ پولس رسول کے خطوط تیرہ۔ عبرانیوں کا ایک۔ پطرس کے دو۔ یُوحنّا کے تین۔ یہوداہ کا ایک اور یُوحنّا کا مکاشفہ۔ یعقوب کے خط کا نام چھوٹ گیا ہُوا ہے شاید فروگذاشت ہوگئی ہے یعنی اِس خط کا نام غلطی سے چھوٹ گیا ہے۔

۳۹۔ مُقدّس یُوحنّا خروسوستم (جان کریزاسٹم)

یہ ۳۴۷ء سے ۴۰۷ء تک رہا۔ یہ یقینی معلوم ہوتا ہے کہ مُقدّس خروسوستم ۲-۳ یُوحنّا۔ ۲ پطرس۔ یہوداہ اور مکاشفہ کا قانونی ہونا زیرِ بحث لایا۔ عبرانیوں اور یعقوب کو قبول کرتا تھا۔ پس یہ سارے قانون کو مانتا تھا کیونکہ زیرِ بحث کتابوں کو ردّ نہیں کرتا تھا بلکہ اُن کے قانونی ہونے کے بارے میں تحقیق کرتا تھا۔

۴۰۔ قوانینِ رسُولی :۔

یہ مجموعۂ قوانین رسولوں کی تصنیف یا رسولوں کی طرف سے نہیں ہے۔ یہ اصلی نہیں بلکہ جعلی ہے اور چوتھی صدی کا ہے۔ اِس میں عہدِ جدید کی یہ کتابیں درج ہیں۔ چار انجیلیں۔ اعمال۔ مُقدس پولوس کے چودہ خطوط۔ پطرس کے دو۔ یوحنّا کے تین یعقوب کا ایک اور یہوداہ کا ایک۔ اِس میں مکاشفہ کی کتاب چھوٹی ہُوئی ہے۔

۴۱۔ رسولوں کی مقرر کی ہُوئی باتیں :۔

یہ تصنیف بھی جعلی ہے اور چوتھی صدی کی ہے۔ اِس میں بالکل مکمل قانون پایا جاتا ہے۔

۴۲۔ پوپ انوسنٹ اوّل :۔

یہ پوپ سنہ ۴۰۱م سے ۱۲ مارچ سنہ ۴۱۷م تک گدّی نشین رہا۔ اِس نے مکمل قانون کی شہادت دی تھی۔ جو جواب اِس نے دریافت کرنے والے بشپ کو دیا تھا اُس میں عہدِ جدید کی سب کتابوں کے نام پائے جاتے ہیں۔

۴۳۔ رُوفینس :۔

یہ سنہ ۳۴۵م سے سنہ ۴۱۰م تک ہوا ہے۔ اِس کی تصانیف میں مکمل قانون پایا جاتا ہے۔

۴۴۔ مُقدس جیروم :۔

یہ سنہ ۳۴۶م سے سنہ ۴۲۰م تک ہُوا ہے۔ اِس کی تصانیف میں بھی مکمل قانون پایا جاتا ہے۔

۴۵۔ ماپسُوایستیا کا تھیو دور :۔

سنہ ۴۲۹م میں وفات پائی۔ اِس کی تصانیف میں خطوطِ عام اور مکاشفہ کے قانونی ہونے کا ذکر نہیں ہے۔

۴۶۔ مُقدس آگستین :۔

اِس نے سنہ ۴۲۰م میں وفات پائی۔ اِس کی تصانیف میں مکمل قانون مذکور ہے۔

۴۷۔ پشیتا (پشیتو)

یہ شامی ترجمہ ہے۔ (یہ پانچویں صدی کا ہے) غالباً دوسری صدی کا ہے۔ بعض علما اِسے پانچویں صدی اور بعض دوسری صدی کا بیان کرتے ہیں۔ اِس میں ۲۔ پطرس۔ ۲۔۳۔ یوحنّا۔ یہوداہ اور مکاشفہ یہ پانچ کتابیں نہیں پائی جاتی ہیں۔

۴۸۔ اِسکندروی نُسخہ :۔

یہ پانچویں صدی کا ہے اور اِس میں مکمل

قانون پایا جاتا ہے۔

۴۹۔ پوپ گیلاسیئس اوّل :۔

۱۔ مارچ سنہ ۴۹۲م سے ۲۱۔ نومبر سنہ ۴۹۶م تک
گدی نشین رہا۔ فادر ہیتو پوپ او۔ پی نے غلطی سے اس کا سالِ وفات
سنہ ۴۹۲م لکھا ہے۔ یہ سال اُس کی وفات کا نہیں بلکہ گدی نشین ہونے
کا ہے۔ مؤرخ ایلزاگ نے عالمگیر تاریخ کلیسیا جلد اوّل کے صفحہ ۵۴۰
میں اس کا زمانہ گدی نشینی سنہ ۴۹۲م سے سنہ ۴۹۶م تک دیا ہے اور
پوپوں کی فہرست کا رسالہ جو مُقدس پطرس سے پال ششم تک ہے اس
میں اس کا زمانہ گدی نشینی ۱۔ مارچ سنہ ۴۹۲م سے ۲۱۔ نومبر سنہ ۴۹۶م تک
دیا ہُوا ہے۔

کتب مُقدسہ کے قانونی ہونے کا جو
فیصلہ مقدس گیلاسیئس سے منسوب ہے اُس کی تاریخ دھندلی
اور غیر واضح ہے۔ یہ غیر یقینی ہے کہ اس فہرست کا کتنا حصہ پوپ
داماسس کا۔ کتنا پوپ گیلاسیئس کا اور کتنا پوپ ہورمس داس کا
ہے۔ پوپ ہورمس داس سنہ ۵۱۴م سے سنہ ۵۲۳م تک گدی نشین رہا۔

نیو ٹیسٹیمنٹ اپاکرفا جلد اوّل میں لکھا
ہے کہ یہ فہرست غالباً بحیثیتِ مجموعی چھٹی صدی میں جنوبی گال میں لکھی
گئی لیکن اس کے کئی حصوں کا پوپ گیلاسیئس تک کھوج لگایا جا
سکتا ہے اور اُن میں رومن روایت کا عکس پایا جاتا ہے۔ یعنی اس
فہرست کا وہ حصہ جس کا پوپ گیلاسیئس تک کھوج لگایا جا سکتا ہے

اِس حصے میں رومن روایت کا عکس پایا جاتا ہے۔ اس قانونی فہرست
میں عہدِ جدید کی ستائیس کتابیں پائی جاتی ہیں پس اُس وقت
قانون واضح طور پر مُعین ہو چکا ہُوا تھا۔ یہ فہرست اپاکرفا کی کتابوں سے
یعنی اُن کتابوں سے جنہیں رد کرنا چاہیئے واضح طور پر اور سختی سے الگ
کی گئی ہے پس یہ فہرست اُنہیں کتابوں کی ہے جو مُعین طور پر قانونی
ہیں۔

۵۰۔ نسخہ کلارو مونتانس کی فہرست :۔

یہ فہرست چوتھی صدی کی ہے اور اس
کا آغاز مغرب میں ہُوا یہ نسخہ چھٹی صدی میں لکھا گیا تھا۔ وہ فہرست یہ ہے۔
اناجیل ۴۔ متی یوحنا مرقس لوقا۔ پولوس کے خطوط۔ رومیوں ۱۔ کرنتھیوں۔
۲۔ کرنتھیوں۔ گلتیوں۔ افسیوں۔ (معلوم ہوتا ہے کہ یہاں تین سطریں گر گئی
ہیں اس لئے فلپیوں اور ۱-۲۔ تسالونیکیوں کا ذکر نہیں ہے) ۱۔ تیموتاؤس۔
۲۔ تیموتاؤس۔ طیطس۔ کلسیوں۔ فلیمون۔ ۱۔ پطرس۔ ۲۔ پطرس۔ یعقوب کا
(خط)۔ یوحنا کا پہلا خط۔ یوحنا کا دوسرا خط۔ یوحنا کا تیسرا خط۔ یہوداہ کا
خط۔ برنباس کا خط۔ یوحنا کا مکاشفہ۔ رسولوں کے اعمال۔ (ہرمس کا)
چوپان۔ اعمال پولوس۔ پطرس کا مکاشفہ۔

اِس فہرست میں دی ہوئی آخری تین
کتابیں یعنی چوپان۔ اعمالِ پولوس اور پطرس کا مکاشفہ قانونی نہیں ہیں۔
برنباس کے خط سے غالباً عبرانیوں کا خط مُراد ہے کیونکہ آریجن اور
دیگر قدما اسے برنباس کا خط سمجھتے ہیں پس اس فہرست میں سب قانونی
کتابیں پائی جاتی ہیں سوائے اُن تین کے جو صفحے گر جانے سے مذکور نہیں ہیں۔

بابِ چہارم :۔

بائیبل مُقدّس کی حقیقت

خُدا کا کلام :۔

بائیبل مُقدّس کے خُدا کا کلام ہونے کے ثبوت مندرجہ ذیل ہیں :۔

۱۔ خُدا پاک ہے اور بائیبل مُقدّس کی تعلیم بھی پاک ہے اور یہ انسانوں کو پاک بننے کی ہدایت دیتی ہے اور پاک بننے کے وسائل مہیا کرتی ہے۔ اس کتاب کا ایک مقصد انسان کو پاک بنانا ہے لہذا یہ کتاب پاک خُدا کا کلام ہے۔

۲۔ اِس کی ایمانی تعلیم کی معقولیت اور اخلاقی تعلیم کی پاکیزگی سے بھی اِس کا وحیٔ الٰہی ہونا ثابت ہوتا ہے۔

۳۔ اِس کے مصنفوں کی وفاداری اور بے غرضی سے بھی اِس کا کتابِ الٰہی

ہونا ثابت ہوتا ہے۔

۴۔ اِس کتاب میں خُدا کی ایسی ذوالجلال صفات پائی جاتی ہیں جو عقلِ انسانی سے بالا ہیں لہذا یہ کتاب خُدا کی کتاب ہے۔

۵۔ اِس کی عبارت کی سادگی اور صفائی سے بھی اِس کا الہامی ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ فصاحت و بلاغت کی خوبی کلامِ الٰہی ہونے کے لئے لازمی نہیں ہے۔ فصاحت و بلاغت قدرتی ملکہ ہے جو معجزے کی حد تک یا فوق الفطرت حد تک کبھی بھی نہیں پہنچ سکتا۔ کلامِ الٰہی کو نور اور ہدایت یعنی سچائی اور راہِ نجات ہونا چاہیئے نہ کہ فصیح و بلیغ۔ خُدا کے کلام کا فصیح و بلیغ ہونا لازمی نہیں ہے۔

۶۔ اِس کی عجیب تاثیر سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ خُدا کی کتاب ہے کیونکہ یہ جس کام کے لئے دی گئی اور مقرر کی گئی ہے یہ اُس کو کامل طور پہ اور بدرجۂ احسن سرانجام دیتی ہے۔ جس ملک میں یہ پہنچتی ہے وہاں کے باشندوں کو روشن کر دیتی ہے۔ اُنہیں دانا نیک اور مہذب بنا دیتی ہے۔ لیکن جہاں یہ نہیں پہنچی وہاں ابھی تک اندھیرا ہے۔

اِس کی تاثیر حاصل کرنے کے لئے اِسے اُن زبانوں میں پڑھنا لازمی نہیں ہے جن میں یہ پہلے لکھی گئی تھی۔ اصل زبانوں میں پڑھنا خاص اور بڑے علما ہی کے لئے لازمی ہے لیکن مومنین کی اکثریت کو اِسے اُس زبان میں پڑھنا چاہیئے جسے وہ سمجھتے ہوں ورنہ مذہب کا مقصد فوت ہو جائے گا۔ خُدا کی کتاب حصولِ تعلیم و تربیت کے لئے ہے۔ اگر اِس سے یہ باتیں حاصل نہ ہوں تو خُدا سے

کتاب ملنے کا کیا فائدہ ہے۔ جس مقصد کے لئے کتاب دی گئی ہے
جب اُس سے وہ مقصد حاصل کریں تبھی ثواب بھی حاصل ہو سکتا
ہے لیکن اگر اُس مقصد کو برباد کریں اور تضیعِ اوقات کریں تو
ثواب نہیں بلکہ عذاب حاصل ہوتا ہے۔

بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ نماز بھی انہیں زبانوں میں پڑھنا چاہیئے جن
جن میں کتابیں پہلے پہل نازل ہوئی تھیں خواہ اُنہیں سمجھیں خواہ نہ
سمجھیں۔ اگر نہ سمجھیں تو نماز کا مقصد بھی فوت ہو جاتا ہے نماز پڑھنے
سے خُدا کے ساتھ ہمارا رابطہ قائم ہوتا ہے اور ہم خُدا کے دوست
بنتے ہیں لہٰذا اُس کے لئے کسی خاص زبان کی ضرورت نہیں بلکہ اس
زبان کی ضرورت ہے جسے ہم سمجھتے ہوں۔ اگر ہم خُدا کی کتاب اور
نماز بلا سمجھے پڑھیں تو ہم میں اور میاں مٹھو میں کیا فرق ہوگا پھر
تو میاں مٹھو مؤمن یا طوطا مؤمن ہوں گے۔ وہ جو اصل زبانوں
میں کتابِ مُقدس اور نماز کا پڑھنا لازمی قرار دیتے ہیں وہ یہ
کہتے ہیں کہ اِس طرح کرنے سے اصل الفاظ قائم رہتے ہیں اس
طرح کرنے سے اصل الفاظ تو ضرور قائم رہتے ہیں مگر اصل مقاصد
بالکل قائم نہیں رہتے اصل الفاظ کو قائم رکھنے کا کیا فائدہ
ہے جبکہ مذہب کا مقصد قائم نہیں رہتا اور وہ ضائع اور فنا
ہو جاتا ہے نیز وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ اس طرح کرنے سے نبیوں
کے دستور اور طریقے کی پیروی ہوتی ہے لیکن اُن کے دستور اور
طریقے کی پیروی کرنے کی خاطر مذہبیت اور روحانیت کو قربان
نہیں کرنا چاہیئے۔

ایسا کرنے سے وہ اغراض اور مقاصد فنا ہو جاتے ہیں جن کی خاطر
خُدا نے مذہب بخشا ہے پھر تو مذہب برائے نام رہ جاتا
ہے اور مذہب کی جان نکال دی جاتی ہے اور اِس طرح کرنے
سے انبیا کے طور و طریقے کی پیروی بھی نہیں ہوتی کیونکہ وہ یا تو اپنی
مادری زبان کو استعمال کرتے تھے یا اُس زبان کو استعمال کرتے
تھے جسے وہ سمجھتے تھے۔ اُن کی پیروی کرنے کے لئے ہمیں بھی اپنی
مادری زبان کو استعمال کرنا چاہیئے یا اُس زبان کو استعمال کرنا
چاہیئے جسے ہم سمجھتے ہوں۔ اگر ہم اِس طرح کریں گے تو پھر اُن
کے طریقے کی پیروی ہوگی اور مذہب کا مقصد حاصل ہوگا لیکن اگر
ہم اپنی مادری زبان یا اُس زبان کو استعمال نہ کریں جسے ہم سمجھتے
ہیں تو ہم انبیا کے طریقے کی تقلید اور پیروی نہیں کرتے بلکہ اُن
کے طریقے کے بالکل برعکس کرتے ہیں کیونکہ وہ مادری زبان استعمال
کرتے تھے اور ہم غیر مادری زبان استعمال کرتے ہیں اور وہ
وہ زبان استعمال کرتے تھے جسے وہ سمجھتے تھے لیکن ہم وہ زبان
استعمال کرتے ہیں جسے ہم نہیں سمجھتے۔ بائیبل مُقدس نے ملکوں
کو عمدہ بنا دیا ہے قوموں کو روشن کر دیا ہے اور افراد کو دانا
نیک اور مہذب بنا دیا ہے کیونکہ اِسے سمجھ کر پڑھا جاتا ہے
اور اِسے سمجھ کر پڑھنے سے عقل روشن نورانی اور منور ہو جاتی
ہے اور دل پاک اور مُقدس ہو جاتا ہے۔

۷۔ اِس ساری کتاب میں نجات کا پیغام نجات کا کام اور نجات کا
مظاہرہ پایا جاتا ہے اِس لئے یہ کتاب نجات کی کتاب ہونے کے

باعث خُدا کا کلام اور خُدا کی کتاب ہے۔

۸۔ اگرچہ یہ کتاب ہزاروں سالوں کی لکھی ہوئی ہے اور اِس پر بہت آفات آئیں پھر بھی یہ کتاب اپنی اصلی صورت میں قائم رہی ہے۔ یہ نہ تبدیل ہُوئی ہے اور نہ منسوخ۔ اِس کے غیر محرّف اور غیر منسوخ ہونے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ خُدا اِس کا محافظ ہے اور خُدا کے اِس محافظ ہونے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ خُدا کی کتاب ہے اور اِس کا مذہب خُدا کا مذہب ہے اور دُنیا کے آخر تک کے لئے ہے۔

بائیبل مُقدّس کے مقاصد:۔

۱۔ اِس کے ذریعے ہم اپنے خالق اور مالک کو جانیں۔
اِس سے خُدا کے بارے میں وسیع پیمانے پر علم حاصل ہوتا ہے ہم اِس سے خُدا کا وسیع علم حاصل کریں۔

۲۔ ہم خُدا کی مرضی کو معلوم کریں۔
بائیبل مقدس سے خُدا کی مرضی معلوم ہوتی ہے۔

۳۔ ہم اپنے فرائض سے واقف ہوں اور فرائض کو پورا کرنے کے لئے خُدا سے طاقت حاصل کرنے کے طریقوں سے واقف ہوں۔

۴۔ ہم یسُوع مسیح میں خُدا کے بے پایاں اور بے حد فضل کو معلوم کریں۔

۵۔ ہم مسیح کے ہمشکل بنیں۔

۶۔ ہم ایمان اخلاق دانائی محبت اور پاکیزگی میں کامل بنیں۔

۷۔ ہم خُدا کی خدمت کے لئے تیار کئے جائیں۔ اِس جہان اور اگلے

جہان کی خدمت کے لئے تیار کئے جائیں۔

۸۔ ابدی نجات حاصل کریں یعنی ابدالآباد تک خُدا کی رفاقت دوستی اور محبت میں رہیں۔ خُدا کو ہمیشہ کے لئے حاصل کریں۔ خُدا کو ہمیشہ کے لئے حاصل کرنا یا ابدی حصولِ خُدا ہی بہشت ہے اور اُس کا مبارک دیدار کر کر کے ہمیشہ تک یعنی ابدالآباد تک خوش اور شادمان رہنا ہی ابدی نجات یا بہشت ہے۔

بائیبل مُقدّس کی خوبیاں:۔

۱۔ پیدائش کائنات کا حال اِسی سے معلوم ہوتا ہے۔

۲۔ خُدا کی ذات اور صفات اِسی سے معلوم ہوتی ہیں۔

۳۔ اِس سے انسانی رُوح کا ابدی اور غیر فانی ہونا معلوم ہوتا ہے۔

۴۔ اِس میں انسان کے خلق کئے جانے کا مقصد پایا جاتا ہے۔

۵۔ اِس سے دُنیا میں گناہ کے آغاز کا علم حاصل ہوتا ہے۔

۶۔ اِس سے خُدا کا کائنات کا منتظم ہونا معلوم ہوتا ہے۔

۷۔ اِس میں کامل اور اعلیٰ درجے کی ایمانی اور اخلاقی تعلیم پائی جاتی ہے۔

۸۔ اِس میں انسان کے برگشتگی سے رہائی پانے کا علاج پایا جاتا ہے اور انسان کی جزا اور سزا کا بندوبست بھی اِسی سے معلوم ہوتا ہے۔

۹۔ اِس کی ایک خوبی اِس کی وہ تاثیر ہے جو یہ انسان کے دل اور ضمیر پر کرتی ہے۔ اُس تاثیر کا اندازہ وہ آدمی لگا سکتا ہے جو

خُداکی مرضی بجا لانا چاہتا ہے۔

۱۰۔ یہ دُنیا پرستی اور حصولِ دُنیا کے لئے اندھے بنے رہنے سے تعلّق نہیں رکھتی بلکہ رُوح کے عالَمِ بالا سے تعلّق رکھتی ہے۔ یہ ابدی حصول خُدا سے تعلق رکھتی ہے۔

۱۱۔ اِس میں ایسے خیالات پائے جاتے ہیں جو اِس دُنیا کے علم سے بالا ہیں مثلاً خُدا کی ابوّت۔ خُدا کی محبت اور اُس کی معافی انسانی زندگی خُدا کے لئے وقف کرنا چاہیئے۔ اُس کی خدمت میں زندگی گزارنا چاہیئے۔

۱۲۔ اِس میں جو تاریخ لکھی گئی ہے وہ الٰہی پہلو سے لکھی گئی ہے کہ خُدا کیا کرتا اور کیا کراتا رہا۔

۱۳۔ اِس میں نیکی ہی قابلِ لحاظ چیز سمجھی گئی ہے۔ پاکیزگی اور تقدس کی ترغیب دی گئی ہے اور گناہ کے لئے ملامت کی گئی ہے اور گناہ سے نفرت دلائی گئی ہے۔

۱۴۔ بائیبل کی نظموں اور اُس کے گیتوں میں خُدا کی حمد و ثنا اور اُس سے دعائیں پائی جاتی ہیں۔ زبُور کی کتاب جیسی مذہبی گیتوں کی کتاب اور کہاں ہے؟

۱۵۔ اِس میں اعلیٰ پایہ کی تعلیم کے علاوہ سچے معجزات اور سچی پیشینگوئیاں پائی جاتی ہیں۔ اِس کی کتابیں لکھنے والوں اور اُن کی تعلیم دینے والوں نے معجزات کئے اور پیشینگوئیوں میں سے بہت سی پوری ہو چکی ہیں اور جو باقی ہیں وہ بھی اپنے وقت پر ضرور پوری ہوں گی۔

۱۶۔ اِس کی کتابیں جو مختلف شخصوں سے مختلف جگہوں اور مختلف وقتوں میں لکھی گئیں یہ سب مِل جل کر کامل اور متحد کتاب بن گئی۔ اِس کی یہ خوبی بہت بڑی خوبی ہے۔ اِس سارے مجموعے میں ایک ہی مقصد پایا جاتا ہے یعنی انسان کی نجات اور یہ مقصد اِس سارے مجموعے میں تار و پود کی طرح پایا جاتا ہے۔ اِس سارے مجموعے کا ایک ہی کتاب بن جانا اِسے خُدا کا کلام ہونا ثابت کرتا ہے۔ اور اِس کتاب کا نجات کی کتاب ہونا اِسے نجات دینے والے خُدا کا کلام ہونا ثابت کرتا ہے۔

بائیبل مُقدّس کے کتابی معجزے:-

۱۔ یہ ہزاروں سالوں سے محفوظ چلی آتی ہے۔ اِس کو نیست و نابود کرنے والے دشمن بادشاہ اور ہر طرح کے حملہ آور پیدا ہوتے رہے ہیں۔ مگر یہ خُدا کی خاص پروردگاری سے محفوظ چلی آتی ہے۔

۲۔ ہزاروں سال کے عرصے میں اِس کے متن کی صحت درستی اور اصلیت قائم رہی ہے۔

۳۔ یہ کتاب دنیا کی سب کتابوں سے زیادہ چھاپی جاتی ہے سب کتابوں سے زیادہ فروخت ہوتی ہے۔ اِس کی مانگ سب کتابوں سے زیادہ ہے۔ اِس کتاب کے پڑھنے والوں کی تعداد اور کتابوں کے پڑھنے والوں کی تعداد سے بہت زیادہ ہے اور اِس کتاب کو ماننے والے اور کتابوں کو ماننے والوں سے

بہت زیادہ ہیں۔

۴۔ بے دین عُلما جو شیطان کے ایجنٹ ہیں اُنھوں نے اِس کے خلاف اپنا سارا زور لگا دیا ہے تاکہ اِسے کوئی نہ مانے اور یہ دُنیا سے ناپید ہو جائے لیکن یہ پہلے سے بہت زیادہ تعداد میں چھپتی ہے۔ ساری دُنیا میں قریبًا ستائیس سو زبانیں بولی جاتی ہیں اِن میں سے اب تک قریبًا پندرہ سو زبانوں میں اِس کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ اور یہ قریبًا ڈیڑھ ہزار زبانوں میں پڑھی جاتی ہے۔ ساری دُنیا کی زبانوں میں اِس کی تعلیم زبانی دی جاتی ہے اور اِس کے ماننے والوں کی تعداد روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ والٹیئر فرانس کا ایک بے دین فلاسفر تھا اُس نے کہا کہ اب اِس کتاب کو کون پُوچھتا ہے۔ اب یہ کتاب نیست و نابود ہو جائے گی۔ لیکن جب وہ مر گیا تو خُدا کی فتح اور اُس کی خاص پروردگاری سے والٹیئر کا گھر بائیبل فروشی کی دُکان بنا۔ یہ ہے بائیبل مُقدّس کی فتح اور اِس کا کتابی مُعجزہ۔

۵۔ بے شمار آثارِ قدیمہ سے بائیبل مُقدّس کی باتوں کی صداقت ثابت ہوتی ہے۔

۶۔ بائیبل مُقدّس کی کتابوں کے قدیمی قلمی نسخے ہزاروں کی تعداد میں ہمارے پاس موجود ہیں اور اور قدیمی نسخے دستیاب ہوتے رہتے ہیں جن سے اِس کا اصلی اور غیر محرّف ہونا ثابت ہوتا ہے۔

۷۔ اِس کی تعلیم اور اِس کی صداقت کی قدرت بے مثل ہے۔ کوئی عالم اِس کی تعلیم کے برابر اور اِس کی تعلیم سے اعلیٰ تعلیم نہیں دے سکا۔ اگرچہ آج کل بہت بڑے بڑے عالم پیدا ہوئے ہیں لیکن کوئی بھی اِس کی برابری نہیں کر سکا۔ یہ کتاب ہزاروں سالوں کی لکھی ہوئی ہے۔ اور کسی زمانے کے عالم بھی اِس کی برابری نہیں کر سکے۔ کوئی دانشور بھی اِس کی تعلیم کے برابر یا اِس کی تعلیم سے اعلیٰ تعلیم نہیں دے سکا۔ یہ ہیں بائیبل مُقدّس کے کتابی مُعجزے۔

بائیبل مُقدّس کا مُطالعہ:-

جو لوگ اِس کتاب کا مطالعہ کرتے رہتے ہیں وہ اِس کا مُطالعہ کیوں کرتے ہیں؟ وہ اِس کا مطالعہ اِس لئے کرتے ہیں کیونکہ اِس میں سچائی دانائی راہنمائی اور رہائی کے خزانے ہیں۔ یہ نجات اور نیکی کی تعلیم سے معمُور ہے۔ جو اِسے پڑھتے ہیں وہ اِس میں سچائی نیکی اور نجات کی تلاش کرتے ہیں۔ ہر شخص کو بچانے والے کی ضرورت ہے اور وہ اِس میں بچانے والا پاتے ہیں۔

یہ کتاب دُنیا کی سب کتابوں سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے۔ بہت سے لوگ اِسے بہت پڑھتے ہیں۔ وہ اِس کے پڑھنے پر بہت وقت صرف کرتے ہیں۔ پوپ لیو تیرھواں بائیبل اِس قدر پڑھا کرتا تھا کہ وہ سو جانے تک پڑھا کرتا تھا۔ جب وہ اِسے پڑھتے پڑھتے سو جاتا تھا تو بائیبل یا تو اُس کی چھاتی پر گر

جاتی تھی اور یا چارپائی پر ایک طرف گر جاتی تھی اور یہ حالت اُس وقت ہوتی تھی جبکہ وہ رات کے وقت اپنی چارپائی پر لیٹے لیٹے اِسے پڑھا کرتا تھا۔

مَیں نے بائیبل شاید بیس دفعہ سے بھی زیادہ دفعہ پڑھی ہے۔ مجھے بڑھاپے میں یہ خیال آیا کہ کاش مَیں بائیبل کو سو دفعہ پڑھتا۔ اگر مَیں اِسے سو دفعہ پڑھتا تو کیا خوب ہوتا۔ اگر یہ خیال مجھے اپنی جوانی میں آتا تو مَیں اب تک اسے ضرور سو دفعہ پڑھ لیتا۔ جو اس وقت پڑھے لکھے جوان ہیں اگر وہ اب اِسے سو دفعہ پڑھنے کا ارادہ کریں تو وہ میری عمر کو پہنچنے تک اِسے ضرور سو دفعہ پڑھ سکتے ہیں۔ اِسے سو دفعہ ختم کرنے کے لئے اِسے نگلنا نہیں چاہیئے بلکہ اِسے چبا چبا کر کھانا چاہیئے یعنی اُس کا مطالعہ بڑے غور سے کرنا چاہیئے۔

جب ہم دُعا مانگتے ہیں تو ہم خُدا کے دوست بنتے ہیں لیکن جب ہم بائیبل پڑھتے ہیں تو ہم دانا بنتے ہیں اور اِس کتاب میں بتایا گیا ہے کہ دانا کون ہوتا ہے اور دانائی کیا ہے۔ دانائی خُدا کا خوف ہے کیونکہ خُدا کا خوف دانائی کا شروع ہے۔ دانائی سچی دینداری ہے اور دانا وہ ہے جو خُدا کو جانتا اور مانتا ہے۔ اُس سے محبت کرتا ہے۔ اُس کی عبادت کرتا ہے۔ اُس کی تمجید اور حمد وثنا کرتا ہے۔ اُس کا جلال ظاہر کرتا ہے۔ اُس کی عزت کرتا ہے۔ اُس پر بھروسا رکھتا ہے۔ اُس کا شکر کرتا ہے۔ اُس پر فخر کرتا ہے۔ اُس کے آگے اپنی عرضیں پیش کرتا ہے اور اُس کی فرمانبرداری کرتا ہے۔ غرضیکہ دانا وہ ہے

جو خُدا کی مرضی پوری کرتا ہے یا یہ کہ دیندار ہے۔

آج کل کے پڑھے لکھے جوان بائیبل نہیں پڑھتے وہ رسالے اخبار ڈائجسٹ جنسی حالات اور جنسی کتابیں پڑھتے ہیں۔ بائیبل سونا ہے اور یہ بائیبل کے مقابلے میں راکھ ہیں۔ وہ راکھ کو سونے پر ترجیح دیتے ہیں۔ وہ سونے کو پھینک کر راکھ کو اپنے دامن میں ڈالتے ہیں۔

جس قدر کوئی چیز اعلیٰ ہوتی ہے اُسی قدر اُس کا علم اعلیٰ ہوتا ہے رُوح بدن سے اعلیٰ ہے۔ رُوح کا علم بدن کے علم سے اعلیٰ ہے۔ دین دُنیا سے اعلیٰ ہے اور دین کا علم دُنیا کے علم سے اعلیٰ ہے۔ بائیبل سب کتابوں سے اعلیٰ ہے اور بائیبل کا علم سب علموں سے اعلیٰ ہے۔ بائیبل نیک بناتی ہے اور نیک آدمی حقیقت میں بڑا آدمی ہوتا ہے۔ بائیبل کی باتوں کا علم سب علموں سے اعلیٰ ہے اِس لئے بائیبل کی باتوں کو ماننے والا سب سے اعلیٰ علم کا ماننے والا ہوتا ہے اور اِس وجہ سے وہ بڑا عالم ہوتا ہے اور اعلےٰ علم سکھانے والا اعلیٰ اُستاد ہوتا ہے اس لئے بائیبل کی باتوں کا سکھانے والا اعلیٰ اُستاد ہوتا ہے اور بائیبل کو مانتے جاننے اور سکھانے والا بڑا آدمی بڑا عالم اور بڑا اُستاد ہوتا ہے۔

بائیبل مُقدّس کو کس طرح پڑھنا چاہیئے۔

۱۔ بائیبل مُقدّس خُدا کا شخصی پیغام یا حکم ہے یعنی ہر شخص کے لئے پیغام ہے اور انسانوں کے لئے نجات کا پیغام ہے۔ جب

ہم بائیبل پڑھتے ہیں تو اُسی وقت ہم اپنا آپ بھی پڑھتے ہیں کہ ہم کیا ہیں اور کیسے ہیں اور ہمیں کیسے ہونا چاہیئے۔

۲۔ جب ہم دُعا مانگتے ہیں تب ہم خُدا سے باتیں کرتے ہیں لیکن جب ہم بائیبل پڑھتے ہیں تب خُدا ہم سے باتیں کرتا ہے کیونکہ بائیبل کی ہر سطر ہر آیت اور ہر باب خُدا کا کلام ہے۔

۳۔ بائیبل کو دل کی پاکیزگی اور طبیعت کی خاکساری اور فروتنی سے پڑھنا چاہیئے۔

۴۔ بائیبل کو ہر روز پڑھنا چاہیئے۔ عموماً صبح کے وقت پڑھنا چاہیئے اور کم از کم پندرہ منٹ پڑھنا چاہیئے۔

۵۔ بائیبل میں جو کچھ پڑھیں اُسے یاد کرنا چاہیئے اور یاد رکھنا چاہیئے۔ بائیبل کی خاص خاص باتوں کو یاد کرنے اور یاد رکھنے کے بارے میں ہمارا یاد رکھنا شیخ چلی کے یاد رکھنے جیسا نہیں ہونا چاہیئے۔ اُسے کسی شخص نے کہا کہ کیا بک بک لگائے رکھتے ہو ان فضول باتوں کی بجائے اگر تم مذہبی باتیں سیکھ کر لوگوں کو سُنایا کرو تو لوگوں کا بھی بھلا ہو اور تمہارا بھی بھلا ہو۔ کہنے لگا مَیں دینی علم میں بھی کورا نہیں ہُوں مَیں نے دو حدیثیں ایسی سیکھی ہوئی ہیں جن کے جاننے اور ماننے سے اِس جہان میں بھی بھلا ہو اور اگلے جہان میں بھی بھلا ہو۔ اُس شخص نے پوچھا کہ بھلا بتاؤ تو وہ کون سی ایسی دو حدیثیں ہیں جن کو جاننے اور ماننے سے دونوں جہانوں کا بھلا ہوتا ہے۔ کہنے لگا کہ جب اُستاد نے وہ دو حدیثیں بتائی تھیں ایک تو مَیں اُسی وقت بھُول گیا تھا اور دوسری اب بھُول

گیا ہُوں۔ یہ تھیں شیخ چلی کی دو حدیثیں جن کے جاننے اور ماننے سے دونوں جہانوں میں بھلا ہوتا ہے اور اِس قسم کا تھا اُس کا یاد رکھنا پس ہمیں اُس کی طرح یاد کرنا اور یاد رکھنا نہیں چاہیئے۔

۶۔ خُدا کے کلام کو سب سے پہلے اپنے بارے میں سمجھنا چاہیئے صرف دُوسروں کے بارے میں نہیں سمجھنا چاہیئے۔ مثلاً خُدا کے کلام میں ہے کہ چوری نہیں کرنا چاہیئے یہ سب سے پہلے اپنے بارے میں سمجھنا چاہیئے کہ مجھے چوری نہیں کرنا چاہیئے۔

۷۔ خُدا کے کلام کی فوری اطاعت اور فرمانبرداری کرنا چاہیئے اور اُسے اپنی زندگی کی حالت پر عائد کرنا چاہیئے۔

۸۔ بائیبل کا مطالعہ بڑی محبت رغبت اور چھوٹے بچّے کی سی سادگی کے ساتھ کرنا چاہیئے۔

۹۔ اپنی مرضی اور اپنی زندگی کو خُدا کے سپُرد کر کے سخت محنت سے بائیبل کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔

۱۰۔ بائیبل مُقدّس کا مطالعہ اِس لئے کرنا چاہیئے کہ اُس میں کارآمد اور مفید خزانوں کی تلاش کی جائے۔

۱۱۔ بائیبل مُقدّس کا مطالعہ دُعا کی رُوح کے ساتھ کرنا چاہیئے اور جس رُوح کی مدد سے یہ لکھی گئی ہے اُسی رُوح کی مدد سے اس کا مطالعہ کرنا چاہیئے یہ رُوح القُدس کی مدد سے لکھی گئی ہے اور اس کا مطالعہ رُوح القُدس ہی کی مدد سے کرنا چاہیئے۔

۱۲۔ "ہر ایک صحیفہ جو خُدا کے الہام سے ہے وہ تعلیم اور الزام اور اصلاح اور راستبازی میں تربیت کرنے کے لئے فائدہ مند ہے۔"

اور ہر صحیفے کے ملنے اور مطالعہ کرنے کی غرض و غایت یہ ہے کہ "مردِ خُدا کامل بنے اور ہر نیک کام کے لئے بالکل تیار ہو جائے" (۲۔ تیموتاؤس ۳: ۱۶-۱۷)۔

نتیجہ :-

جب ہم کامل بن جائیں گے اور ہر نیک کام کے لئے بالکل تیار ہو جائیں گے اور اپنی اپنی باری پر خُدا کے پاس چلے جائیں گے تو وہاں خُدا کی صحبت میں رہیں گے۔ اُس کی رفاقت میں رہیں گے۔ اُس کی دوستی میں رہیں گے اور اُس کا مبارک دیدار کر کر کے ہمیشہ ہمیشہ خوش رہیں گے۔ آمین۔

کتابیات

پال ارنسٹ — حقائقِ بائیبل مُقدّس

جی۔ ٹی مینلی — ہماری کُتبِ مُقدّسہ

ٹی۔ایل سکاٹ — پُرانے عہدنامے کی کتابوں کا دیباچہ

ٹی۔ایل۔سکاٹ — پاک کلام کے منظومی حِصّے

ایچ۔ کڈلی — کتاب بہ کتاب بائیبل کا مختصر مطالعہ

یُوحنّا خاں — جغرافیہ بائیبل

ڈاکٹر آر۔ ایس — عہدِ جدید کی کتابوں کے دیباچوں پر سوالات

برکت اللہ — صحتِ کُتبِ مُقدّسہ

فینڈر — میزان الحق

ٹینزڈل — اعتراض المسلمین۔

مولوی صفدر علی — نیاز نامہ

ڈاکٹر کے۔ ایل۔ ناصر — موسوی شریعت

اکبر مسیح — زندہ جاوید بائیبل یا وید۔

ولیم جی۔ بلیکی — تاریخِ بائیبل

کے۔ ایل ناصر — بائیبل کے زمانے کے دستور و رسوم

عیمانوئیل ناصر — اناجیلِ اربعہ اور آثارِ قدیمہ

مُصنّف کے بارے میں :۔

خدمات :۔ بحیثیت معلّم سینٹ تھامس اسکول ۱۹۲۳ء – ۱۹۵۸ء
سینٹ البرٹ ٹریننگ سنٹر ۱۹۴۷ء – ۱۹۷۷ء
بحیثیت مترجم کلامِ مقدس (کاتھولک) سوسائٹی آف سینٹ پال روما ۱۹۸۵ء

خطابات :۔ نائٹ آف سینٹ سلویسٹر (پاپائے اعظم پولوس ششم ۔ ویٹیکن)
شمس العلماء (کاتھولک تنظیم المصنفین پاکستان)
علّامہ (ادارہ ہم لوگ کاریتاس لاہور)
ادیبِ اعظم (وائی ۔ ایم سی سی ۔ خوشپور)

تمغہ جات :۔ تمغۂ شجاعت (پاپائے اعظم پولوس ششم ۔ ویٹیکن)
تمغۂ خدمت (ڈایوسیس آف فیصل آباد)
تمغۂ فضیلت (بین الاقوامی سردارِ اعظم لاسال برادرز)
تمغۂ امتیاز (برادر مائیکل معاون بین الاقوامی سردارِ اعظم لاسال برادرز)

خط و کتابت کیلئے :۔

علامہ پال ارنسٹ ۔ خوشپور چک نمبر ۵۱ ۔ گ ب
تحصیل سمندری ۔ براستہ گوجرہ
ضلع فیصل آباد (پاکستان)